



دل میں ہو تم
از قلم : ممنت ریاض

دیکھو کس قدر بے شرم اور بد کردار لڑکی ہے باہر کوئی اور اسے محبت کا اظہار کر رہا تھا اور اب بند کمرے میں اپنے کسی اور عاشق کے ساتھ مزے کر رہی ہے۔

نہایت پسندیدہ

ناجانے رات کا کون سا پہر تھا وہ چیخ مارتی اٹھ بیٹھی اپنے چہرے پہ ہاتھ پھیرنے لگی جو ڈر کی وجہ سے پسینے سے شرابور ہو گیا تھا وہ کامپ رہی تھی رو رہی تھی ۔۔۔۔ سینے میں درد اٹھ رہا تھا سانس پھول رہی تھی جیسے پتا نہیں کتنا سفر طے کر کے آئی ہو

میں بدکردار نہیں ہوں میں نے کچھ نہیں کیا کچھ بھی نہیں کیوں مجھے اس چیز کی سزا مل رہی ہے جو میں نے
کی ہی نہیں اور وہ بھی ناراض ہو کے چلے گئے ایک بار بھی مڑ کے نہیں دیکھا۔

یا اللہ میرے ساتھ ہی کیوں میں نے تو آج تک کسی کا دل نہیں دکھایا میرے مالک میری مدد فرما
وہ روتے ہوئے اپنے بال نوچنے لگی۔

یا اللہ میرا دل درد سے پھٹ رہا ہے میں کیا کروں مجھے سکون آ جائے۔

(جب تمہیں لگے تمہارا کوئی نہیں تو اللہ کو یاد کر لیا کرو اور جب تمہیں لگے تم تکلیف میں ہو تو سجدہ ریز ہو
گیا کرو بیشک تمہارا خدا ہر چیز سے واقف ہے)

اسکے ذہن میں آج کی پڑھی ہوئی تحریر گونجی تھی
دکھتے سر اور دھڑکتے دل کے ساتھ وہ بیڈ سے اٹھی تھی کمرے میں زیر و لائٹ جل رہی تھی۔۔۔
لڑکھڑاتے قدموں کے ساتھ وہ واش روم گئی اور وضو کر کے باہر آئی۔

الماری سے اپنی سفید بڑی چادر نکالی اور نماز پڑھنے کے سٹائل میں اوڑھی پھر چلتی ہوئی کمرے میں رکھی میز کے قریب گئی اور اس کے دراز سے جائے نماز نکال کے فرش پہ بیچھائی اور نفل ادا کرنے لگی نفل ادا کرتے ہوئے اسکی آنکھوں سے مسلسل آنسوں جاری تھے جو چہرے کو بھگور رہے تھے۔

یا اللہ مجھے سکون بخش دیں مجھے کہیں چین نہیں ہے آپ تو ہر ایک کے دل کے راز جانتے ہیں میرا حال آپ جانتے ہیں اللہ جی میں تیری گنگنا رہندی ہوں میرے دل سے وہ گزر رہے ہوئے تکلیف دہ سالوں کے خیالات کو نکال دیں۔ مجھے اس بیماری سے نجات دلا دیں میرے مالک۔ مجھے راحت بخش دیں۔

میرے مالک مجھے خود سے نفرت ہوتی ہے میں نے اپنے ماما بابا کا یقین توڑا اپنے بھائی کا یقین توڑا۔۔۔۔۔ جب انکو پتا چلا تو۔۔۔۔۔ اس کے آگے مجھ سے سوچا نہیں جاتا میں کیا کروں ایسا کہ میں سکون سے ہمیشہ کے لیے سو جاؤں۔۔۔۔۔ وہ روتے ہوئے دعا مانگتی وہیں جائے نماز پہ سو گئی۔

مامین بیٹا۔۔۔۔۔

آمنہ بیگم کیچن میں داخل ہوتے ہوئیں بولیں جو ہلکے بھورے رنگ کے سادہ سے سوٹ میں ملبوس
تھیں۔۔۔۔۔

جی امی۔۔۔۔۔

ماہین کیچن میں ملازموں کو دوپہر کے کھانے کی ہدایت دیتی انکی جناب متوجہ ہوئی۔۔۔۔۔

بیٹا جاو جاناں کو اٹھا آؤ پتا نہیں آج اتنی دیر ہو گئی ہے وہ ابھی تک نہیں اٹھی ورنہ تو اس ٹائم وہ اپنے
آفس ہوتی ہے اسکے بھائی اور بابا تو کب کے چلے گئے ہیں۔۔۔۔۔

اوہوامی آپ پریشان کیوں ہو رہی ہیں میں ابھی اٹھاتی ہوں اسکو۔۔۔۔۔

ماہین انکو وہاں کیچن میں رکھی کر سی پہ بیٹھتی ہوئی خود کیچن سے باہر چلی گئی۔۔۔۔۔

وہ دروازہ کھول کر کمرے میں داخل ہوئی تو اندھیرے نے اسکا استقبال کیا۔۔۔۔۔
سرنفی میں ہلاتے ہوئے سوچ بٹنوں کو دبایا تو کمرہ روشنی سے نہا گیا۔۔۔۔۔

بلیک، وانٹ اور گرے کمر سے سجا کمرہ وانٹ کمر کی دیواریں، بلیک اور گرے کمر کے کنٹراس کے پردے اور فرش پہ بلیک کمر کا پچھا کارپٹ، جو یہاں رہنے والے شخص کی تنہائی اور خاموشی کو بیان کر رہا تھا۔

جونی ماہین نے سامنے دیکھا تو خالی بیڈ کو دیکھتے اسنے پورے کمرے میں نظریں دوڑائیں تو بیڈ کے دائیں جانب وہ اسے جائے نماز پر بے سود لیٹی نظر آئی۔

وہ ڈور کر اس کے پاس گئی اور نیچے بیٹھ کر اسکا سر اپنی گود میں رکھا

چندہ اٹھو کیا ہوا۔۔۔۔۔

وہ اسکے گالوں کو چھوتی بولی

افف میرے خدایا کتنا تیز بخار ہے۔۔۔۔۔

چندہ میری جان اٹھو۔۔۔۔۔

ہاں میری جان ہمت کرو اٹھو بیڈ پہ چلو۔۔۔

امی-----امی

وہ سیڑھیاں اترتی آئمنہ بیگم کو آوازیں دینے لگی جو کچن سے نکل رہی تھیں

کیا ہوا ہے ماہین —

وہ اسکی طرف متوجہ ہوتی بولیں

امی وہ جاناں کو بہت تیز بخار ہے اور اسے ہوش نہیں آ رہا آپ زرام کو کال کریں
وہ کہتے بھاگ کر کچن سے ٹھنڈا پانی لے کے روم میں گئی۔

کیا کروں اس لڑکی کا کیوں ایسی ہو گئی ہے ہر وقت کچھ سوچتی رہتی ہے
آمنہ بیگم پریشان ہوتیں لاؤنچ میں گئیں تاکہ زرام کو فون کر سکیں

افسار جگر ب اے گا تو آ بھی جا میں انتظار کر کر کے تھک گیا ہوں

زرام ایئر پورٹ پر ادھر ادھر ٹھلٹا منہ میں بڑبڑایا

جب اسے سامنے سے مغرور چال چلتا ملیو جینز، اور سکن ٹی شرٹ کے ساتھ براؤن بوٹ پہنے ساتھ ہی
بلیک لونگ ہڈ پھرے پہ گئے، بلیک اور گرے مکر کے رومال سے چہرے کو کور کیے اور آنکھوں
پہ سن گلاسز لگائے وہ اسے اپنے پاس آتا دکھائی دیا اور آتے ہی اسے زرام کو آٹھٹلی ہگ

کیا

افسار شازل کتنا انتظار کروایا ہے تم نے مجھے۔۔۔۔۔

زرام بھی اسے ہک کرتے ہوئے بولا۔۔۔۔

میری جان ناراض کیوں ہو رہا ہے فلائٹ لیٹ ہو گئی تھی۔۔۔۔
وہ زرام سے الگ ہوتا ہوا بولا

بس کرتو مجھے انتظار کروانا چاہتا تھا
وہ دونوں باتیں کرتے ہوئے پارکنگ ایریا میں آ گئے۔۔۔۔

اچھایا زرام جلدی چل سب لوگ اکھٹے ہو جائیں گے سب فیمنز سے چھپ چھپا کے آیا ہوں۔۔۔۔

شازل ادھر ادھر دیکھتا ہوا بولا

اچھا چل۔۔۔۔

زرام نے کہتے ہی ڈرائیونگ سیٹ سمبھالی اور شازل فرنٹ سیٹ پہ آ کے بیٹھا

گاڑی سٹارٹ کرتے وہ لوگ روڈ پہ نکل آئے۔۔۔۔۔

یار زرام تیرا فون بج رہا ہے

شازل ڈیش بورڈ پہ بجتے فون کو دیکھتے ہوا کہنے لگا

تواٹھالے

زرام سٹرک پہ نظریں مرکوز کیے مصروف سا بولا۔۔

یار میں کیسے۔۔۔۔۔ اچھا اٹھاتا ہوں

کچھ سوچتے ہوئے اسنے فون اٹھایا۔۔۔

ہیلو

بیٹا۔۔۔۔۔ بیٹا وہ جلدی گھر آؤ جانناں کو بہت تیز بخار ہے اسے ہوش نہیں آ رہا اور ڈاکٹر کو ساتھ لیتے آنا آمنہ بیگم روتے ہوئے کہنے لگی اور کچھ سنے بغیر کال کاٹ گئیں۔

اے میرے خدایا یہ لڑکی آج بھی ٹھیک نہیں ہوئی۔۔۔

شازل فون واپس رکھتا ہوا بولا

کیوں کیا ہوا شازکس کا فون تھا
زرام نے پریشانی سے اسکی طرف دیکھا۔۔۔

وہ ممانی جان کا فون تھا رو رہی تھیں اور کہہ رہی تھیں جاناں کو بہت تیز بخار ہے اسے ہوش نہیں آ رہا
اور کہتی ڈاکٹر کو لیتے آؤ۔۔۔

اے میرے مولایہ۔۔۔ یہ پھر سے کسی ٹینشن میں تھی۔۔۔۔۔

زرام اپنے بالوں میں پریشانی سے ہاتھ پھیرتا ہوا بولا

یار زرام یا ریپنک ہونے کی ضرورت نہیں ہے جلدی سے ڈاکٹر کو لیتے ہیں پھر گھر چلتے ہیں۔۔۔
شازل نے اسکے کاندھے پہ ہاتھ رکھا۔۔۔

Don't worry

میں اپنے چہرے کو رومال سے کور کر لیتا ہوں

شازل نے کہا تو زرام نے گاڑی کی سپیڈ تیز کر دی

وہ لوگ ڈاکٹر کو لیتے ہوئے گھر پہنچے۔۔۔۔۔

شکر ہے بیٹا تم آگے آمنہ بیگم سیرھیاں اترتی ہوئی بولیں

تو زرام ڈاکٹر کو لیتے جاناں کے کمرے میں چلا گیا

ارے شازل بیٹا آپ کب آئے اور کیسے ہو۔۔۔۔۔

شازل کو لاؤنچ میں داخل ہوتے دیکھ کر حیرت سے بولیں

ممافی جان ابھی آیا ہوں زرام کے ساتھ

وہ چلتے ہوئے انکے پاس آیا۔۔۔۔۔

اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے تم واپس آ گئے

و بخوش ہوتیں شازل کا ماتھا چومتی اللہ کا شکر ادا کرنے لگیں۔۔۔۔۔

بخار کا زور ٹوٹ گیا ہے انہوں نے پھر سے کوئی ٹینشن لی ہے جس کی وجہ سے انکو ہوش نہیں آرہا۔۔۔۔۔ باکی ٹینشن کی کوئی بات نہیں ہے یہ میڈیسن لکھ دی ہی یہ لے آئیں اور ان کو ٹائم پہ دیں۔۔۔۔۔

ڈاکٹر چیکاپ کرتا ہوا زرام سے بولا جو میں بیڈ کے قریب کھڑا تھا اور ماہین اسکے سرہانے بیٹھی اسکی پٹیاں کر رہی تھی۔

جی ڈاکٹر۔۔۔۔۔

یہ کہتے زرام ڈاکٹر کو لیے باہر چلا گیا۔۔۔۔۔

واپس آیا تو اس کے ساتھ آمنہ بیگم اور شازل بھی تھے اور شازل کو دیکھ کر ماہین بھابی بہت حیران ہوئیں اور پھر دل میں خوش بھی ہوئیں کہ شکر ہے واپس آ گیا۔

شازل نے جیسے ہی قدم کمرے میں رکھا وہ حیران ہی تو رہ گیا اور کمرے کا جائزہ لینے لگا جس لڑکی کو رنگوں سے عشق تھا جس کے کمرے میں بے تحاشا رنگ پائے جاتے تھے اب وہاں صرف بلیک، وائٹ اور گرے رنگ رہ گئے تھے تو مطلب اسکی زندگی میں بھی یہی رنگ رہ گئے تھے یہ سوچ آتے ہی شازل نے سامنے بیڈ کی جانب دیکھا جہاں اسکے کالے گہرے بال کسی آبخار کی طرح تکیوں پہ پھیلے ہوئے تھے گورا رنگ جو اب زرد پڑ رہا تھا گلانی بھرے بھرے لب، معصوم چھوٹی سی ناک جس میں نوزپن پہنی ہوئی تھی، کالی آنکھیں جو ابھی بند تھیں کتنی معصومیت تھی اسکے چہرے پہ۔

آج 5 سال بعد بھی وہ اسے اتنی ہی خوبصورت لگی جتنی پہلے تھی۔

بھابی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ ہوش میں آتی ماہین کو پکارنے لگی

جی چندا اٹھو میری جان۔۔۔۔۔

اسکو ہوش میں آتا دیکھ آمنہ بیگم اسکے سر ہانے کے دائیں جانب بیٹھیں کیوں کہ بائیں جانب ماہین بھابی بیٹھی ہوئیں تھیں۔

اٹھو چند کیا ہوا ہے ہوش کرو

آمنہ بیگم اسکے بالوں میں ہاتھ چلاتے جاناں کو اٹھانے لگی جو آہستہ آہستہ آنکھیں کھولتی اور بند کر جاتی
مما جان۔۔۔

کتے اسنے آنکھیں کھول دی اور سب کو دیکھنے لگی پھر زرام کے ساتھ کھڑے شخص کو دیکھ کر جاناں نے ناک چڑھائی تھی۔۔۔ اور اسکے ناک چڑھانے پر شازل دل و جان سے مسکرایا تھا اور اسکے مسکرانے پر اسکے دونوں گالوں پر ڈمپل نمودار ہوئے تھے جس کی ناجانے کتنے ہی اسکے فینز دیوانے تھے جو اس کی ایک جھلک دیکھنے کے لیے بے تاب رہے تھے کہ کب شازل میران ملک مسکر آئے اور وہ ان خوبصورت گرڑھوں کو دیکھیں۔

گرڈیا یہ کیا حالت بنائی ہوئی ہے کس چیز کی ٹینشن لی تھی جو اتنا تیز بخار ہو گیا

زرام اسکے پاؤں والی سائیڈ پہ بیٹھتے ہوئے جاناں سے پوچھنے لگا۔

کچھ نہیں ہوا بھائی بس ایسے ہی بخار ہو گیا۔۔۔۔۔

وہ نظریں چراتے ہوئی کہنے لگی

اور اسکا یوں نظریں چراناں شازل نے بہت غور سے دیکھا تھا۔

میں کچھ دیر کے لیے اکیلے رہنا چاہتی ہوں پلیز مجھے اکیلا چھوڑ دیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جاناں ماتھے پہ بل لائے غصے سے کہنے لگی۔

اور اسکا یہ انداز شازل کو ذرا پسند نہیں آیا تھا

اوکے ممانی جان میں گھر جا رہا ہوں سب ویٹ کر رہے ہوں گے۔

وہ مابین سے مل کر چلتا ہوا آمنہ بیگم کے پاس آیا جو جاناں کے سرہانے بیٹھی تھیں

اے سوری شازل بیٹا ہم نے تمہیں کھانے کا نہیں پوچھا نہ ہی کوئی اچھا سا استقبال کیا۔۔۔۔۔

ارے رہنے دیں ماما جان ان کا استقبال حیدر انکل اچھے سے کریں گے۔۔۔

٧٧٧٧٧٧

جاناں نے تھوڑا سا اوپر اٹھ کے شوشا چھوڑا تو زرام کا کہہ کا بلند ہوا

ارے کوئی بات نہیں ممانی جان اب ہمیشہ کے لیے میں یہی ہوں۔

شازم نے اسکی بات کو نظر انداز کرتا ہوا کہنے لگا

چلو بیٹا ہم شام میں چکر لگائیں گے

وہ اسکے ماتھے کو چومتی ہوئیں بولی

چل زرام یار اپنی گاڑی کی چابی مجھے دے دے

شازل اسکے آگے ہاتھ کرتا ہوا بولا

نہیں یار میں تمہیں خود چھوڑ کے آتا ہوں اس طرح اکیلے جانا ٹھیک نہیں کچھ بھی ہو سکتا تمہارے گارڈز بھی نہیں ہیں

او کے چلو پھر —

شازل کہتے باہر چلا گیا تو زرام بھی جاناں کے سر پہ ہاتھ پھیرتا اسکے پیچھے ہولیا۔۔

افس اس شخص کا ایڈیٹورڈ 😊

اپنے آپ کو سمجھتا کیا ہے ہوگا سپر اسٹار واحیات ماڈل اپنے بے حیا فینز کے لیے میرے لئے نہیں ہے۔۔۔

وہ غصے سے ناک چڑھاتی ہوئی بولی

غلط بات ہے بیٹا تم سے بڑا ہے اور اسکے غصے کا تو پتا ہے تمہیں پھر کیوں اسکو ایسے کہا۔۔۔۔

ہاں ماما جان آپ مجھے ڈانٹ لیں۔۔۔۔
وہ روتے ہوئے کہنے لگی

افس لڑکی میں نے کب ڈانٹا۔۔۔
آمنہ بیگم اسے اپنے ساتھ لگاتے ہوئے بولیں۔۔۔

سہی کہہ رہی ہیں امی ہماری چندا کو کوئی نہیں ڈانٹ رہا
ماہین بجانی اسکے بالوں کو سمیٹتی کہنے لگی

کچھ دیر یونہی باتیں کرتی رہیں جب وہ ٹھیک ہو گئی تو اسے ریسٹ کرنے کا کہتیں لائٹ آف کرتی باہر
آگئیں

یہ یہاں میڈیا کیا کر رہا ہے پکا کسی نے انفارم کیا ہوگا۔۔۔

اپنے مینشن کے باہر اتنے سارے میڈیا کے لوگوں کو کھڑا دیکھ کر دھاڑا

ریلیکس یا ر میرے خیال سے یہ بیغیرتی ایک ہی شخص کر سکتا ہے۔۔۔

زرام کچھ سوچتے ہوئے بولا

اس سالے کو کس نے بتایا اور اسے آج بھی سکون نہیں ہے
شازل نے ماتھے پہ بل لاتے ہوئے کہا

اسے سکون ہو یہ دنیا کی کسی ڈیکشنری میں نہیں لکھا ہوا
زرام نے اپنی بات پہکڑ لگایا

اور تو شاید بھول رہا ہے وہ ولی برہان ملک ہے مشہور و معروف بزنس مین اور اس کے لیے مشکل کام
نہیں ہے یہ پتلا گوانا کہ پاکستان اور امریکا کا نمبر ون ہاٹ ماڈل پاکستان کب واپس آ رہا
ہے

www.urdu novelsmania.com

اپنی آخری بات پہ شازل کو آنکھ مارتا ہوا بولا

جس پہ شازل نے اس کے سینے پہ مکا مارا

یار سہی تو کہہ رہا ہوں ابھی تو میرا انکل تجھے بتائیں گے جب وہ تیری شکل اور تیری ماڈلنگ کی تصویریں ٹی وی پہ دیکھیں گے جہاں تو شرٹ لیس اپنی باڈی کے پارٹ دکھاتا ہوا نظر آئے گا

یار یہ دیکھ میرے جوڑے ہوئے ہاتھ ایک بار میں ڈیٹ سے مل لوں پھر تم سے اور ولی بیغرت سے نبٹوں گا

زرام کو اپنے لیے اتنا برا نقشہ بناتے دیکھ وہ جلدی سے بولا تھا کہیں سچ میں ایسا نہ ہو جائے
جامعہ کیا تجھے تو بھی کیا یاد رکھے گا تیرا کس سخی سے پالا پڑا ہے

زرام اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھتا ہوا بولا

یہ غلام ہمیشہ آپ کا شکر گزار رہے گا

شازل نے اپنے سر کو جھکاتے ہوئے کہا تو زرام نے اپنے کالر کو فخریا انداز میں ہلایا

اچھا یا ران سے کون نیبے گا میں بہت تھکا ہوا ہوں
شازل ماتھا مسلتا ہوا بولا

کچھ نہیں ہوتا شازبات کر لے ان سے تھوڑی دیر کی تو بات ہے پھر چلے جائیں گے یہ لوگ

تو پاگل تو نہیں ہو گیا یہ لوگ پورا ایک گھنٹہ ضائع کریں گے میرا جوا بھی تو میں بالکل افورڈ نہیں کر
سکتا

تو پھر

زرام شازل کی طرف مڑا

ایسا کر تو گاڑی مینشن کی بیک سائیڈ پہ لے چل

شازل کچھ سوچتے ہوئے کہنے لگا

تو شازل گاڑی کو ریورس لیتا بیک سائیڈ پہ لے گیا

اب کیا کرنا

وہاں پہنچ کر زرام نے پوچھا

چیک کر دروازہ کھولا ہے یا نہیں

شازل دروازے کو دیکھتا ہوا بولا

زام اسکی بات سنتے باہر نکلا اور ابھی ایک قدم ہی لیا تھا کہ واپس اسکی طرف مڑا

Waitamoment

میں تیرا نوکر نہیں ہوں جو تو مجھے کب سے آرڈر دے رہا ہے

I'mSPZramAsfandMalik

www.urdu novelsmania.com

جس کو تو نے اپنا نوکر سمجھ لیا ہے جو آج اپنا اہم کیس چھوڑ کر تجھے پک اینڈ ڈراپ کر رہا ہے

زام ماتھے پہ بل لاتے ہوئے بولا

تو شازل نے اس کی طرف دیکھا

پولیس یونیفارم میں بھورے بال ماتھے پہ گرائے ہوئے نیلی آنکھیں اور بھوری ہلکی داڑھی، انابی لب لمبا چوڑا قد، مغرور کھڑی ناک، وہ ایک خوبصورت مرد تھا جو کسی کو بھی اپنے سحر میں جکڑ سکتا تھا۔

ماشاء اللہ
شازل دل میں کہتا مسکرایا اور پھر
اہ بھائی معاف کر مجھے آج کے لیے آئندہ تجھے نہیں کہتا۔

شازل اسکے سامنے ہاتھ جوڑتے ہوئے بولا

اچھا صبر کر
اسکے ایسے کرنے پر زرام دروازے کو چیک کرتا فون نکالنے لگا اور شازل کو بھی اشارہ کیا کہ بند
ہے۔

یا اللہ یہ زرام بھائی مجھے کال کیوں کر رہے ہیں۔

وہ جو زویا کے ساتھ باتیں کرنے میں لگن تھی اپنے فون پہ آتی زرام کی کال پہ رونے جیسی شکل بناتے ہوئی بولی۔

افن نور زرام بھائی سے اتنا کیوں ڈرتی ہو کھا نہیں جائیں گے تمہیں ویسے ہمیں تو کاٹ کھانے کو ڈورتی ہو اب ادھر دو مجھے۔

جی بھائی

وہ اس سے فون لیتی ہوئی لاؤڈ سپیکر پہ کرتی ہوئی بولی۔

زویا گڑیا وہ نور میڈم کہاں ہیں میرا فون کیوں نہیں اٹھا رہی تھی زرام کی بھاری دلکش آواز سپیکر پہ گونجی۔

اھم زویا کو گڑیا اور مجھے میڈم

نور منہ بناتی ہوئی بولی۔

وہ بھائی وہ بچن میں ہے کچھ بنانے کی کوشش کر رہی ہے

وہ اپنی ہنسی کنٹرول کرتی ہوئی بولی

اسکی بات پر زارم کا کھٹا گونجا۔۔۔۔۔

بنا ہی نہ لیں میڈم۔۔۔۔۔

افس سڑیل انسان آج کیوں ہنس رہے ہیں پہلے تو کبھی نہیں ہنسے

نور موبائل کو گھورتی ہوئی بولی جیسے فون نہ ہو سامنے زرام اسفند ملک ہو۔۔۔۔۔

اچھا گڑیا تم ایسا کرو پچھلا دروازہ کھولو میں باہر کھڑا ہوں۔۔۔۔۔

"مگر بھائی۔۔۔۔۔"

وہ بول ہی رہی تھی کہ فون کٹ گیا

بھائی بھی نہ

کستے ہی وہ اٹھی اور وہاں پہنچ کر دروازہ کھولا اور دروازہ کھولنے کی دیر تھی کہ اسکی چچ: نکلی

"بھائی آپ آگے۔"

زویا اسکے گلے لگتی ہوئی بولی

جی بھائی کی جان آگیا ہوں

شازل اسکے ماتھے پہ بوسہ دیتا ہوا بولا

مگر آپ نے تو بتایا تک نہیں

بس بس گڑیا اپنے بھائی کو اندر لے جاؤ باکی اندر جا کے پوچھ لینا

شازل کی بجائے زرام جلدی سے بولا تو شازم نے اسے گھورا

زویا پیچھے ہٹی تو وہ اندر آیا

بھائی آپ بھی آجائیں نہ

وہ اسے باہر کھڑا دیکھ کر اندر آنے کا کہنے لگی

جانے دوزوی اسے آویں گھر میں رش ہو جائے گا

شازل زویا کو اپنے ساتھ لگاتے ہوئے بولا

تو زرام نے اسکی کمر پہ مکا جڑا
 اہ ظالم پولیس والے کمر توڑ دی میری —

ابھی کہاں ٹوٹی ہے ابھی تو میرا انکل توڑیں گے
 زرام کہاں لگا تا شازل کا مذاق اڑانے لگا —

بکواس نہ کر
 شازل منہ بناتے ہوئے بولا

اوکے یار میں چلتا ہوں وہ شازل کے گلے لگتا ہوا کہنے لگا —

ہمم

زویا گڑیا پھوپھو کو میرا سلام کہنا —

جی بھائی —

وہ زویا کے سر پہ ہاتھ رکھتا ہوا چلا گیا۔

شازل میران ملک اور زویا سیڑھیاں اترتے مینشن میں داخل ہوئے جہاں نور بقول (زرارام اسفند ملک) کے میڈم سوفے پہ بیٹھی اپنے موبائل میں ناولز پڑھنے میں مگن تھی جس کو دیکھتا شازل نے سر نفی میں ہلایا

ناولوں کی ملکہ۔

اور سامنے سوفے پہ صوفیہ بیگم نفیس سی ساڑھی زیب تن کیے حیرت سے ایل سی ڈی پہ چلتی خبر سن رہی تھیں

جہاں دکھایا جا رہا تھا میڈیا میران ملک مینشن کے باہر کھڑی دنیا کے جانے مانے اور امریکہ کے نمبر ون ماڈل شازل میران ملک کا انتظار کر رہی ہے۔

یار ذویا ڈول یہ لوگ تو اپنے کاموں میں مگن ہیں کیوں نہ میں واپس چلا جاؤں لگتا ہے یہاں میری ضرورت نہیں ہے۔

شازل زویا کے کان کے پاس جھٹکا آہستہ آواز میں رائے مانگنے لگا تو زویا کو اس بات پہ تب ہی چڑھ گئی

خبردار اگر آپ نے دوبارہ واپس جانے کی بات کی تو میں بھول جاؤں گی کہ آپ میرے بڑے بھائی ہیں اور آپ کی دنیا میں کوئی ریپوٹیشن ہے۔

زویا اتنی زور سے چیخنی کی شازل کو تو کچھ نہیں ہوا مگر نور میڈم کا فون فرش پہ جا گرا اور خود جھٹکے سے اٹھ کھڑی ہوئی مگر اب چیخنے کی باری نور کی تھی۔

جانووووووو بھائی

اس کی چیخ پر شازل نے اپنے کان میں انگلیاں دی تھی اور اسکی موم آنکھوں میں آنسو لیے اپنے بیٹے کو دیکھ رہی تھیں جس کو انہوں نے ناجانے کتنا یاد کیا تھا مگر اس نے کبھی پلٹ کر نہ دیکھا ان 5

سالوں میں وہ کتنا مشہور ہو گیا تھا ہر طرف اسی کے چرچے تھے وہ تھا ہی اتنا خوبصورت کہ ہر کوئی اس کا دیوانہ بن جاتا تھا۔

بلو جینز کے ساتھ براؤن ٹی شرٹ، لونگ ہڈیوں پر سر پہ نہیں تھی اور نہ ہی اس نے اب چہرے کو کور کیا ہوا تھا جس سے اسکی خوبصورتی اب نظر آنے لگی تھی۔

صاف رنگت، دونوں گالوں پہ پڑنے والے ڈمپل، بھاری داڑھی موچھ، لمبے بھورے بال جن کو پیچھے پونی میں قید کیا ہوا تھا، انابی لب، لمبی ناک، 6 فٹ سے نکلتا قد، جسامت سے وہ کوئی باڈی بلڈر لگتا تھا جس کی وجہ سے وہ دنیا کا ہاٹ اور ہینڈسم ماڈل تھا جیسا زرام نے اسکا نقشہ کھینچا تھا وہ سچ ہی تو کہہ رہا تھا ناجانے کتنی ہی لڑکیاں پاگل تھیں شازل میران ملک کے لیے اور ہر ایک کی خواہش ہوتی تھی کہ وہ دی نمبر ون ہاٹ اینڈ ہینڈسم ماڈل کے گالوں پہ پڑنے والے شریر گڑھوں کو چھوئیں مگر شازل میران ملک دی نمبر ون نے کبھی کسی کو اتنی اجازت نہیں دی تھی کہ وہ اس کے اتنا پاس آئیں وہ ان گڑھوں پر کسی اور کا حق اور امانت سمجھتا تھا جن کو دیکھ کر کوئی بہت بری طرح ان کو گھورتا تھا۔

Oh My Allah Jii_____

میرے جانو بھائی واپس آ گئے

نور بھاگتے ہوئی شازل کے گلے لگی تو شازل نے اسے اٹھا کر گول گول گھومنا شروع کر دیا اور زویا مسکراتی ہوئی اس ناولوں کی ملکہ کو دیکھ رہی تھی جو اپنے بھائی کو جانو کہتی تھی سب اس کے جانو کہنے پر اسے گھورتے تھے مگر اسے کون سا فرق پڑتا تھا وہ تو اپنے بھائی کو پیار سے جانو کہتی تھی اور پھر ان کو ہمیشہ ایک جملہ کہہ کے خاموش کر دیتی

وہ ڈائلاگ تو سنا ہوگا

Small peoples small soch_____

پھر خود ہی اپنی بات پہ کہنا لگا دیتی کیوں کہ کوئی اور تو اس بات پہ کہنا جو نہیں لگاتا تھا

www.urdu novels mania.com

ارے پوچھیں نہ کیوں

بھئی اس کی اس بات پر سب ناولوں کی ملکہ کو گھورنے لگ جاتے مطلب یہ اب فلمیں بھی نہیں چھوڑتی

وہ شازل کے گلے لگی اسکی دونوں گالوں کو چٹا چٹ چوم گئی
سچی جانوبھائی آپ واپس آ گئے

یس جانو کی گڑیا میں ہمیشہ کے لیے واپس آ گیا ہوں —

وہ اسے نیچے اتارتا کہنے لگا تو شازل اپنی موم کے پاس گیا جو روتی ہوئیں اسے دیکھ کم گھور زیادہ رہیں
تھیں

اسلام و علیکم موم کیسی ہیں —

چٹاخ

شازل اپنی موم کو گلے لگانے ہی لگا تھا کہ انہوں نے اسکے منہ پہ تھپڑ مار دیا اور تھپڑ کی آواز اس قدر تیز
تھی کہ نور کی آنکھوں میں آنسو آ گئے تھے اپنے جانوبھائی کے پڑنے والے تھپڑ کی وجہ سے اور زویا
بھاگ کر اپنی موم کے پاس آئی

موم - - - - - پی - - - - - پی

شازل منہ پہ ہاتھ رکھے بے یقین نظروں سے اپنی ماں کو دیکھنے لگا۔

مما جان یہ کیا کیا آپ نے بھائی کو کیوں تھپڑ مارا۔۔۔

زویا اپنی ماں کے بازو کو ہلاتی ہوئی بولی

چپ بلکل چپ زویا اور تم شازل میران ملک دنیا کے ہاٹ اور بینڈ سٹم ماڈل واہ بہت بڑی کامیابی حاصل کر لی ہے تم نے تو بہت مشہور ہو گئے ہوں نہیں بلکہ تم تو دی نمبر ون ماڈل ہو جو اپنی شہرت کے چکر میں اپنے ماں باپ اور بہنوں کو بھول گیا اپنے باپ کے منع کرنے پر امریکہ چلا گیا اور ایک بار بھی مڑ کر نہیں دیکھا ہم زندہ بھی ہیں یا مر گئے ہیں۔

وہ روتے ہوئیں سو فہ پہ ڈھ گئیں کیوں کہ انکا سانس پھولنے لگا تھا اور شازل میراں ملک تو ابھی تک صدمے کی حالت میں وہیں جم کے کھڑا تھا اسے ابھی تک یقین نہیں آ رہا تھا اسکی موم نے زندگی میں پہلی بار اسے تھپڑ مارا تھا وہ بھی اسکی چھوٹی بہنوں کے سامنے وہ جانتا تھا جتنے سال اس نے باہر اپنی

دنیا میں گزاریں ہیں جب واپس جائے گا تو سب کا ریاکشن بہت بڑا ہوگا مگر اسے اپنی موم کے اس
قسم کے ریاکشن کا بلکل بھی اندازہ نہیں

تھا۔

وہ موم میری بات۔

ترن۔ ترن

وہ بولنے ہی لگا تھا کہ اس کا فون بجنے لگا تو شازل نے غصے سے فون کی طرف دیکھا جہاں اس کے مینیجر
کی کال آرہی تھی

یس شاز سپیکنگ

سر وہ میڈیا کو پتا چل گیا ہے آپ پاکستان پہنچ چکے ہیں انہوں نے بہت مسئلہ کیا ہوا ہے آپ پلیز ان
سے بات کریں

ارمان پریشان سے لہجے میں بولا

ارمان ابھی میں ان سے نہیں مل سکتا میرے مینشن کے باہر بھی میڈیا کی فوج کھڑی ہے تم 10 منٹ میں میرے مینشن کے باہر لوگوں سے بات کرو اور ان سے کہوں کل شام 6 بجے کانفرنس میں شاز میرا ملک آپ سے بات کریں گے۔

اوکے سر۔

موڈلنگ کی دنیا میں وہ شاز تھا اور اپنی اصلی دنیا میں شازل میرا ملک اسے اپنا شارٹ نام پسند تھا جس کی وجہ سے اسے شاز رکھا تھا

موم میری بات سنیں

شازل صوفیہ بیگم کے پاؤں میں بیٹھتا ہوا بولا تو نور بھی بھاگ کر اپنے جانو بھائی کے ساتھ آکر بیٹھی

ارے ماما جان دیکھیں تو سہی آپ نے دی نمبرون شاز کو گٹھنوں کے بل بیٹھنے پہ مجبور کر دیا بے جو آج تک کوئی نہ کر سکا۔

وہ اپنی بات کہتی شازل کو آنکھ ماری جو اسے گھور رہا تھا کہ اس بات پہ تو موم اور ناراض ہو جائیں گی اور زویا اپنی ہنسی کنٹرول کرنے کے لیے اپنے ہونٹوں پر ہاتھ رکھ گئی۔

تو کس نے کہا ہے دی نمبرون کو کہ آکر میرے سامنے گھٹنے ٹیکے اور تم دونوں اپنے بھائی کی سائیڈ مت لو پہلے تو تمہارے بھائی کو تھپڑ مارا ہے اب تم دونوں کے ایک لگاؤں گی۔

وہ سب کو گھورتے اٹھ کر اپنے کمرے میں جانے لگی تو نور اپنے جانو بھائی کی طرف مڑی۔

ارے جانو بھائی چھوڑیں ان کو یہ تو کسی حال میں خوش نہیں ہیں جب آپ نہیں تھے تو روتیں تھی اب آپ آگے ہیں تو ہم سب کو رلا رہی ہیں اور آپ کو مار رہی ہیں چلیں اب آپ واپس جائیں آپ نے ہم سے مل لیا ہم اتنے میں خوش ہیں۔

آخری بات پہ شازل کو آنکھ ماری تو وہ حیران ہو گیا اس کا یہ پٹا خابست تیز ہے وہ اسکی بات کو سمجھتا اٹھ کھڑا ہوا اور زیادہ دونوں کی ایکٹینگ پہ توبہ کرنے لگی۔

ٹھیک ہے زویا گڑیا اور جانو کی گڑیا میں اب جا رہا ہوں میری تو یہاں ضرورت نہیں ہے مگر میرے امریکن فیئرز کو میری بہت قدر ہے تو میں ان کے پاس واپس جا رہا ہوں۔

شازل اونچا اونچا بولتا صوفیہ بیگم کو سنانے لگا جو کمرے کے پاس پہنچ گئی تھیں

خبردار شازل میراں ملک اگر تم نے اس گھر سے ایک قدم بھی باہر نکالا تو تم اپنی موم کو ہمیشہ کے لیے کھودو گے

وہ روتے ہوئیں زور سے پچھتی تھیں

تو پھر اپنے بیٹے کو سینے سے لگا کر معاف کر دیں میں اب ہمیشہ کے لیے لوٹ آیا ہوں۔

شازل اپنی موم کے پاس جاتا ہوا بولا تو انہوں نے اسے سینے سے لگا لیا۔

میں نے تمہیں بہت یاد کیا تھا شازل تم اپنے ڈیڈ سے ناراض ہو کر ہم سے بھی دور چلے گئے ایک دفع بھی فون کر کے نہیں پوچھا۔

سوری موم اگر میں آپ سب سے بات کرتا تو میں کمزور ہو جاتا مجھے دنیا کا بیسٹ ماڈل بننا تھا میں جانتا تھا آپ لوگ فحاشی کے لیے ناراض ہیں بعد میں سب ٹھیک ہو جائے گا دیکھیں اب میں واپس آ گیا ہوں۔

وہ انکوا اپنے ساتھ لگاتا ہوا سونے پہ بیٹھ گیا۔

دیکھا جانو بھائی میں جانتی تھی یہ مہاجان اینویں نکھرے کر رہی ہیں

نور اپنے جانو بھائی کی دوسری سائیڈ پہ آکر بیٹھی۔

بہت ہی کوئی بد تمیز ہو تم وہ زرام بیٹا تمہارے ساتھ بالکل سہی کرتا ہے پھر کیسے رونے بیٹھ جاتی ہو

صوفیہ بیگم اسے گھورتی ہوئیں بولیں تو زویا نے کہا لگایا

اے مہاجان بالکل سہی کہا تب تو ایسے کا پتی ہے جیسے کوئی جن دیکھ لیا ہو
زویا اپنی مہاجان کی سائیڈ پہ بیٹھتی نور کا مذاک اڑانے لگی شازل تو حیران ہو رہا تھا کیا ایسا بھی ہوتا ہے ان کے
گھر۔

اھم وہ بھورا بلا، کھڑوس، سڑا ہوا کڑوا زہر یلا ناگ جب بھی بولتے ہیں منہ سے زہر اور غصہ نما اور آگ
کی طرح شولے نکالتے ہیں جیسے میں تو ان کی مجرم ہوں ہر وقت گھورتے رہتے ہیں اور کہتے کیسے
میں۔

تم نور میڈم کوئی میسرز ہوتے ہیں نہ تو تمہیں کھانا آتا ہے اور نہ تمہیں پکانا خیر پکانا کیسے آئے گا جب کھانا ہی نہیں آتا اور اپنا دوپٹا دیکھو جو فرش کو سلامی دے رہا ہے تم لڑکی ہو اور لڑکی کی حفاظت اس کا دوپٹا کرتا ہے اور آئندہ تم مجھے ایسے نظر آئی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا۔

وہ زرام کے سٹائل میں کھڑی ہوتی ہوئی اسکی نقل اتارنے لگی جس پر شازل کا روکا ہوا کہکا بلند ہوا اور ساتھ زویا اور صوفیہ بیگم کا جوابنی چھوٹی سی خوبصورت بیٹی کی دل ہی دل میں نظر اتار رہیں تھی۔

جوانتہا کی خوبصورت تھی گورا رنگ، بڑی بڑی ہیزل گرین آنیز، لمبی خوبصورت ناک، خوبصورت گلابی ہونٹ، لمبے بال جو کمر تک آتے تھے جن کو لیرز کی شکل دی گئی تھی نہ تو وہ کالے تھے نہ ہی بھورے جو ہر وقت اسکی کمر پہ کھولے رہتے اسے بند کرنے کا شوق نہیں تھا وہ کہتی تھی اگر میں نے اپنے بالوں کو پونی میں قید کیا تو ان کے ساتھ زیادتی ہوگی، مناسب قد، پٹیلالشلوار قمیض پہنے وہ نازک سی نور بہت خوبصورت تھی اور ہر وقت چہرے پر رہنے والی مسکان اسے اور زیادہ خوبصورت بناتی تھی

اور زویا تو چپکے سے اسکی ریکارڈنگ بنانے میں مصروف تھی۔

اب ان خشک مزاج آدمی سے پوچھے آپ سے برادنیامیں ہے کیا ارے مجھے تو ماموں اور ممانی جان پہ ترس آتا ہے اور دکھ بھی

نور شازل کو دیکھتی ہوئی بولی جو اس کی بات کو بہت غور سے سن رہا تھا۔

کیوں ہی کیوں ترس آتا ہے تمہیں مائی ایبل۔

شازل دلچسپی لیتے ہوئے پوچھنے لگا

ارے جانو بھائی وہ بھی اللہ جی سے کہتے ہوں گے ہم نے تو آپ سے بیٹا مانگا تھا مگر آپ نے تو زہریلا ناگ دے دیا جس سے ہم بھی ڈرتے ہیں۔

وہ معصومیت سے کہتے ہوئی افسوس کرنے لگی تو شازل نے اٹھ کر اسے اپنی گود میں اٹھایا تھا اور پھر نور کو گھومنے لگا تو وہ کھلکھلا کر ہنس دی

افف مائی ایبل کیوں ہو تم اتنی پیاری۔

شازاسکی خوبصورت گالوں کو چومتا ہوا بولا

کیوں کہ میں جانو بھائی کی اینٹھل ہوں

جانوبھائی نیچے اتاریں مجھے کچھ گڑبڑ لگ رہی ہے یہ زویا کی بیچی اپنے فون کے ساتھ کیا کر رہی ہے۔

نور کی نظر جیسے ہی زویا پہ پڑی تو اسے کچھ غلط ہونے کا احساس ہونے لگا تو شازل نے بھی اسکی طرف دیکھتے نور کو نیچے اتارا تو زویا بھی بھاگ کر سوفے کے دوسری جانب چلی گئی۔

اب تو بس میں نے زرام بھائی کو سینڈ بھی کر دی اور انہوں نے دیکھ بھی لی وہ آنکھیں میٹھے ہیں اب وہ تمہیں بتائیں گے وہ کون سے والے ناگ ہیں

زویا ہنستی ہوئی اپنا کارنامہ بتانے لگی اور نور میڈم وہ تو اس کی بات سنتی نیچے بیٹھ گئی اور رونے لگی

نہیں۔۔۔۔۔ وہ۔۔۔۔۔ اب مجھے۔۔۔۔۔ چھوڑیں گے نہیں

..... بہت غصہ کریں گے۔۔۔۔۔ یہ کیسا مذاک تھا زویا کی بیٹی

اچھا ہوا ابھی کیسے کہہ رہی تھی تم ایک ان کے ہاتھ تو آتی ہو تم ورنہ ہمیں تو کچھ سمجھتی نہیں ہو۔

صوفیہ بیگم اس کی حالت دیکھتی بسنے لگیں اور زویا میڈم اسکی تصویریں بنانے لگی۔

دیکھو ایٹھل ذوی تمہاری تصویریں بنا رہی ہے

شازل اسے اٹھاتا ہوا زویا کی طرف متوجہ کرنے لگا جو اسکی تصویر بناتی ہوئی مسکرا رہی تھی۔

رک جاؤ تم زونی کی بچی تمہاری تصویریں تو میں ولی بھائی کو سینڈ کروں گی پھر دیکھنا وہ کیسے ہماری جان تم سے چھڑواتے ہیں۔

اور یہاں لگی تھی زویا کی ہنسی کو بریک اور اس کے نام پہ دل تھما تھا۔

تم بد تمیز لڑکی بھائی ماما اس کو دیکھ رہے ہیں کتنی بے شرم ہو گئی ہے۔

کیوں گڑیا تم اس کمینے ولی کے لیے شرمنا رہی ہو

شازل بھی اسے تنگ کرنے لگا

مماا _____

زویا نے اپنی ماما کو پکارا جو شازل کے سر میں انگلیاں چلا رہیں تھی کیوں کہ شازل اب کی گود میں سر رکھے لیٹا ہوا تھا۔ _____

نہیں کرو شازل میری بیٹی کو تنگ۔ _____

ہاں ہاں یہ تو اچکی بیٹی ہے میں تو سستی ہوں نہ۔ _____

نورناک چڑھاتی شازل کے سینے پہ سر رکھ گئی

ارے تم میری بیٹی ہو اس لیے سب تم سے جیس ہوتے ہیں

شازل اسکے بالوں میں ہاتھ چلاتا ہوا کہنے لگا۔ _____

ہاں میں صرف آپ کی بیٹی ہوں اور آپ کو ایک بات بتاؤ۔ _____

وہ سید ہی ہوتی ہوئی بولی

روکو تم نور تمہاری تو باتیں ختم نہیں ہو رہیں زویا ادھر آؤ میرے ساتھ ہم آج دونوں مل کر شازل کے لیے کھانا تیار کرتے ہیں کتنا عرصہ ہو گیا ہے اسے میرے ہاتھوں کا کھائے ہوئے۔

صوفیہ بیگم اٹھی اور زویا کو ساتھ لیتیں کچن میں چلی گئیں۔

ہاں اسنجل کیا بتا رہی تھی تم

شازل نور کو اپنے پاس بیٹھاتا ہوا بولا۔

جانو بھائی آپ کو پتا ہے جاناں آپنی بابا کا سارا آفس سمجھاتی ہیں جب آپ امریکہ چلے گئے تھے تب بابا کے ساتھ انہوں نے کام کرنا سٹارٹ کیا تھا اور سب سے بڑی بات پتا ہے کیا؟

ہاں بولو کیا

شازل پہلے تو حیران ہوا پھر تجسس ہوا تو پوچھنے لگا۔

وہ آپنی پورے آفس میں غصیلی میڈم کے نام سے مشہور ہیں اور غصہ تو انکی ناک پہ بیٹھا رہتا ہے سب آفس والے ان سے اس قدر ڈرتے ہیں کہ بچارے کبھی چھوٹی بھی نہیں لے سکے اور کام کام تو ایسے کرتے ہیں کہ جاناں میڈم خوش ہو کر خود ہی چھوٹی دے دیں مگر انکی دیکشنری میں تو چھوٹی ہے ہی نہیں۔

وہ ابھی بات کر رہی تھی کہ شازل بیچ بول پڑا۔

جھوٹ سراسر جھوٹ میں مان ہی نہیں سکتا۔

شازل کھڑا ہوتا ہوا اپنی شرٹ سہی کرنے لگا۔

کیوں آپ کو جھوٹ کیوں لگا آپ تو آج آئے ہیں۔

کیوں کہ میری اینجل آج وہ چھوٹی پہ ہے میں پہلے وہاں ہی گیا تھا تو محترمہ بیمار ہوئی پڑی تھیں۔

کیا ااااا

آپی کو کیا ہوا جانو بھائی،
وہ پریشان ہونے لگی

ارے کچھ نہیں ہوا وہ بس بخار تھا اب ٹھیک ہے

وہ اسکے گالوں کو کھیپتا ہوا نور کے ماتھے پہ بوسہ دیا

اچھا اینجل میں فریش ہو کر آتا ہوں میرا کمرہ صاف تو ہے نہ

ہاں جانو بھائی ماما جان روز سفائی کرواتی ہیں وہ بھی اپنی نیگرانی میں
وہ اپنے دوپٹے کو فرش سے اٹھاتی ہوئی بولی جو کب سے زمین پر پڑا رو رہا تھا اور کہہ رہا تھا مجھے اٹھا لو پلیز
نور

اوکے میں آیا فریش ہو کر
وہ کہتا ہوا سیڑھیاں چڑھتا اپنے کمرے کی طرف چلا گیا

جیسے ہی وہ کمرے میں داخل ہوا تو اندھیرا ہی اندھیرا نظر آیا پھر ہاتھ بڑھا کر لائٹ ان کی تو کمرہ روشنی سے نہا گیا شازل نے رکی ہوئی سانس خارج کی آج بھی اسکا کمرہ ویسا ہی تھا جیسا وہ 5 سال پہلے چھوڑ کر گیا تھا

جہاز می سائز بیڈ جس پر نیوی بلو چادر بچھی ہوئی تھی بلیک کمر کی بیک وال جس پہ اسکی ڈھیر ساری تصویریں لگی ہوئیں تھی باکی والز پہ شیشے کا کام ہوا ہوا تھا بلو اور بلیک کمر کے پردے، دائیں جانب ڈریسنگ روم اور ایچ واش روم اور بائیں جانب 2 سینٹر سوفہ اور اسکے سامنے رکھی چھوٹی کانچ کی ٹیبل اور سامنے ڈریسنگ ٹیبل، وہ چلتا ہوا شیشے کے سامنے گیا اور اپنی ٹی شرٹ اتارتا اور بالوں کو کھولا چھوڑتا وائٹ روم گھس گیا۔

20 منٹ بعد ٹاول باندھے باہر نکلا اور ڈریسنگ روم میں چلا گیا اسے یقین تھا اسکے کپڑے پڑے ہوں گے ابھی کے لیے اسے گزارہ کرنا تھا کیوں کہ وہ اپنے ساتھ کوئی سامان نہیں لے کر آیا تھا بلکہ اسے ٹھیک 1 مہینے بعد واپس جانا تھا۔

وائٹ ڈریس شرٹ کے ساتھ ٹراؤزر پہنے باہر نکلا اور شیشے کے سامنے کھڑا ہوتا بال کنگھی کرنے لگا

اس بار تمہیں اپنا نہ بنایا تو کہنا مس جان میں شازل میراں ملک تم سے وعدہ کرتا ہوں اس بار پیچھے نہیں ہٹوں گا چاہے کچھ بھی ہو جائے اس بار اس 1 مہینے کے اندر تمہیں اپنی بیوی نہ بنایا تو کہنا اس بار تمہاری ایک نہیں سنوں گا تمہیں خود میں قید کر لوں گا اس قدر تمہیں اپنا عادی بنا دوں گا کہ تم میرے بنا ایک پل سانس بھی نہیں لے پاؤ گی میری جان مس جاناں تیار ہو جاؤ شازل کا بننے کے لیے شازل میراں ملک اس بار تیار ہو کر آیا ہے تمہیں اپنا بنانے مائی لو۔۔۔۔۔

شازل مسکراتا ہوا خود سے باتیں کرتا روم سے باہر چلا گیا۔۔۔۔۔
ہائے میرے مولا کہاں چلا گیا میرا شو نال جاؤ پلیر ورنہ تمہاری یہ نور تمہارے بغیر بالکل تنہا ہے۔۔۔۔۔

نور لاؤنچ میں ہر جگہ دیکھتی اپنی کل جائیداد ڈھونڈ رہی تھی مگر وہ تھی کہ اسکی مینتوں پر بھی سامنے ہی نہیں آرہی تھی۔۔۔۔۔

کیا ہوا مائی اسبل کیا ڈھونڈ رہی ہو۔۔۔۔۔

شازل سیڑھیاں اترتا ہوا اسکے پاس آیا۔۔۔۔۔

جانو بھائی میرا ہمسفر نہیں مل رہا پتا نہیں کہاں کھو گیا ہے۔

وہ منہ بسورتی سو فہ پہ جا کے بیٹھ گئی۔

اینجل تمہیں پتا بھی ہے تم کیا کہ رہی ہو ڈیڈ کو اس بارے میں پتا ہے کیا اور تم نے مجھ سے اتنی بڑی بات چھپائی۔

شازل تو شکد ہی ہو گیا کہ اسکی چھوٹی سی اینجل اتنی بڑی ہو گئی پریشانی سے وہ اپنی داڑھی پر ہاتھ پھیرنے لگا۔

ارے جانو بھائی میرے ہمسفر کے بارے میں تو سب جانتے ہیں بابا نے ہی تو لا کر دیا ہے وہ بھی اپنی پسند کا۔

www.urdu novelsmania.com

وہ خوش ہوتی اپنے جانو بھائی کو شک دینے لگی۔

کیا ڈیڈ نے تمہیں لا کر دیا ڈیڈ پاگل ہو گئے تھے کیا مجھے تو کچھ سمجھ ہی نہیں آ رہی ڈیڈ نے تمہیں اتنی چھوٹی سی عمر میں افہم میرے مولا آگے چل کہ پتا نہیں کون سے شوک ملنے ہیں۔

وہ اپنے گھٹنوں پہ ہاتھ رکھتا اسکی جانب جھکتا پوچھ رہا تھا اور پریشانی اسکے چہرے سے صاف نظر آرہی تھی۔

اہ جانو بھائی اب آپ نے ماما جان کی طرح میرے ہمسفر کے بارے میں کچھ نہیں کہنا نہیں تو میں نے ناراض ہو جانا ہے۔

وہ شازل کو سائیڈ پہ کرتی سو فوں کے نیچے دیکھنے لگی۔

یہ کیا کر رہی ہوا سبھل۔

وہ اسکی عجیب سی حرکتوں پر حیران ہونے لگا۔

جانو بھائی بتایا تو ہے اپنے ہمسفر کو ڈھونڈ رہی ہوں جو نجانے اپنی نور ڈارنگ کے بغیر کون سے سیر سپاٹوں پہ نکل گیا۔

نور اپنی گردن شازل کی طرف گھوما کر جواب دیتی واپس اپنے کام میں مصروف ہو گئی۔

اف ایبل وہ انسان ہے سونوں کے نیچے فٹ تھوڑی ہوگا مجھے تو ڈیڈ پہ غصہ آ رہا ہے اور اب تم مجھے
غصہ دلا رہی ہو۔

وہ سونے پر بیٹھتا اسکی حرکتوں کو دیکھنے لگا۔

آآآآ

وہ چیتختی ہوئی فرش سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

ایبل کیا ہوا کچھ لگ گیا کیا گڑیا بتاؤ کیا ہوا۔

شازل بھاگ کر اسکے پاس گیا اور اسکے ہاتھوں اور پاؤں کو دیکھنے لگا۔

کیا ہوا نور کیوں چیخ رہی ہو میری توجان ہی نکال دی تم نے کیا ہوا ہے ایسے کیوں رو رہی ہو میری گڑیا

صوفیہ بیگم بھی کچن سے باہر نکلتی اسکے پاس آئیں۔

بھائی کیا ہوا ہے نور کو اور یہ اس طرح خاموش کیوں کھڑی ہے جیسے اسے کوئی صدمہ لگا ہو۔

زویا نور کے بال چہرے سے ہٹاتے پریشانی سے اپنی بھائی سے پوچھنے لگی جو خود پریشان سا کھڑا تھا نہ تو نور کچھ بول رہی تھی نہ ہی کچھ سن رہی تھی بس آنسوں بہا رہی تھی۔

پتا نہیں گڑیا مجھے خود کچھ نہیں بتا رہی اینجل بتا دیا کیا ہوا ہے اور آنسوں بہا نہ بند کرو مجھے تکلیف ہو رہی ہے۔

وہ اسکے آنسوں صاف کرتا اپنی اینجل کو چپ کروانے لگا۔

میرا ہمسفر ٹوٹ گیا وہ دیکھیں۔

وہ سامنے سو فے کی طرف اشارہ کرتے ہوئی پھر سے رونے لگی تو شازل نے غصے سے سامنے سو فے کی طرف دیکھا جہاں اسکا ہمسفر مطلب اسکا موبائل ٹوٹی ہوئی سکرین کے ساتھ پڑا اپنی نور ڈارلنگ کی طرح رو رہا تھا۔

افس ہو تم نے ڈرا دیا ہمیں کوئی بات نہیں میری گڑیا ہم تمہیں نیا لادیں گے۔

صوفیہ بیگم اسے اپنے ساتھ لگاتی ہوئی بولیں اور زویا اسکا ہمسفر اٹھا کر لائی۔

ہاں نور بابت ہمیں سیم ایسا لادیں گے تم رونا بند کرو ورنہ میں نے بھی رونے لگ جانا ہے۔

انکو کہاں برداشت تھا ان کا سکون انکی جان نور روئے اس لیے نور جب بھی روتی تھی تو زویا بھی ساتھ رونے لگ جاتی۔

شاز تمہیں کیا ہوا ہے تم کیوں صدمے میں چلے گئے ہو۔

صوفیہ بیگم شازل کو دیکھنے لگی جو کب سے خاموش کھڑا تھا جیسے اسے بہت گہرا شک لگا ہو۔

موم کیا یہ موبائل نور کا ہمسفر تھا کیا یہ ڈیڈ نے لا کر دیا تھا جس کی وجہ سے یہ رو رہی تھی اور خود کو اسکی ڈارلنگ کہہ رہی تھی۔

شازل گم سم سا اپنی موم سے پوچھنے لگا جو اس کو حیران ہو کر دیکھ رہیں تھی۔

ہاں یہی ہے نور کا ہمسفر 1 سال پہلے اس کے بابا نے اسے یونیورسٹی جانے سے پہلے لے کر دیا تھا تو تب سے یہ اسے اپنا ہمسفر کہتی ہے۔

اففف میرے خدایا۔

وہ ایک دم سونے پہ گرا تھا۔

کیا ہوا جانو بھائی آپ کو بھی میرے ہمسفر کا افسوس ہو رہا ہے۔

وہ سوں سوں کرتی شازل کے پاس آئی تو شازل نے اسے اپنے پاس بٹھایا اور اسکے ماتھے پہ بوسہ دیا

www.urdu novelsmania.com

میری پیاری اینجل کیوں اس پرانے ہمسفر کے لیے رو رہی ہو میں تمہیں نیا لادوں گا وہ بھی آئی فون کا لیٹیٹ ماڈل اب تم نے رونا نہیں ہے اوکے۔

وہ اسے اپنے سینے سے لگا گیا

پہنچ جانو بھائی

نور اپنے جانو بھائی کی بات سن کر خوشی سے چیختی تھی۔

یس میری اینجل اب رونا نہیں ہے اوکے۔

ہم اب نہیں رو گی ٹوٹنے والی چیز تھی ٹوٹ گئی زوئی تم اسے سٹور روم میں رکھ دینا ٹھیک ہے۔

وہ سونے پہ ٹیک لگاتے ہوئی زویا کو آرڈر دینے لگی۔

تو شازل اور اسکی موم تو اس ڈرامے باز کو دیکھ رہے تھے آئی فون کا نام سنتے ہی بچارے اپنے ہمسفر کو سٹور روم میں رکھنے کا کہہ رہی تھی جس کی وجہ سے اسنے شازل کو اتنا بڑا صدمہ دے دیا تھا کیا چیز تھی آخر۔

ابھی تمہارا آئی فون نہیں آیا جو تم مجھے آرڈر دے رہی ہو اور کتنی بے وفا ہو جو اس ہمسفر کو بھول گئی ہو۔

زویا اسکو شرم دلانے لگی جو نور میں تو بالکل نہیں پائی جاتی تھی۔

زویا کی بچی تم تو چپ کرو بس یہ سوچو جب میں یونی جاؤں گی تو مجھ سے جلنے والے اور زیادہ جل جائیں گے بلکہ جل کر راکھ ہو جائیں گے۔

وہ اٹھ کر گول گول گھومنے لگی۔

اسکا کچھ نہیں ہو سکتا آؤ زویا کچن میں چلیں تمہارے بابا بھی آنے والے ہیں۔

صوفیہ بیگم زویا کو ساتھ لیتی واپس کچن میں چلی گئیں۔ تو وہ بھی اپنے جانو بھائی کے پاس بیٹھتی آئی فون کے بارے میں پوچھنے لگی آخر اب وہ بھی اس پہ ٹک ٹاک بنائے گی اور پھر اپنی فرینڈز کو دکھائے گی۔



سلطان ملک اور فمیدہ بیگم کے تین بچے تھے سب سے بڑا اسفند ملک اسکے بعد سعدیہ ملک اور سب سے چھوٹی صوفیہ ملک۔ اسفند ملک نے آمنہ بیگم سے شادی اپنی پسند سے کی تھی جن کے تین بچے ہیں (فیضان، زرام اور سب سے چھوٹی جاناں) اور اسکے بعد سعدیہ ملک کی شادی اپنے بھتیجے برہان ملک کے ساتھ کی جو اپنے ماں باپ کا اکلوتا بیٹا تھا جن کے 2 بچے ہیں (سب سے بڑی ماہین اور اس سے چھوٹا ولی) اور سب سے آخر میں صوفیہ کی شادی اپنی بہن کے بیٹے میران ملک کے ساتھ کی جن کو انہوں نے خود اپنے ہاتھوں سے پالا تھا کیوں کہ ان کی بہن بیوہ ہو کر اپنے میران کے ساتھ واپس اپنے بڑے بھائی سلطان کے گھر واپس آ گئی تھی پھر کچھ عرصے بعد دنیا سے چلی گئیں تھی جب میران نے اپنی بزنس اسٹڈی مکمل کی اور پھر اپنا بزنس سٹارٹ کیا جس میں اسفند ملک اور سلطان صاحب نے مدد کی تھی اور پھر شادی کے بعد اپنے نئے گھر میں شفٹ ہو گئے اللہ نے ان کو 3 بچوں سے نوازا شازل، زویا اور نور جو ابھی بھی پڑھ رہی ہے کیوں کہ وہ خاندان میں سب سے چھوٹی اور شرارتی ہے باقی سب اپنی تعلیم مکمل کر چکے ہیں

www.urdu novelsmania.com

رات آٹھ بجے سب کھانے کی میز کے گرد بیٹھے تھے سربراہی کرسی پر اسفند صاحب انکی دائیں جانب آمنہ بیگم انکے ساتھ جاناں اور بائیں جانب فیضان بھائی ان کے ساتھ ماہین بھابی جن کی شادی 1 سال پہلے ہی ہوئی تھی

اب کیسی طبیعت ہے میری بیٹی کی۔

اسفند صاحب نے جاناں کو پکارا جو خاموشی سے کھانا کھانے میں مصروف تھی۔

جی بابا جان اب ٹھیک ہوں ہلکا سا بخار ہو گیا تھا۔

وہ مسکرا کر اپنے بابا کی طرف متوجہ ہوئی

ارے چندا کوئی ٹینشن تھی کیا۔

فیضان بھائی نے اسکے بیمار ہونے کی وجہ پوچھی۔

نہیں نہیں بھائی بس ایسے ہو گیا تھا 3 دن سے آفس میں بہت کام تھا تو تھکاوٹ ہو گئی تھی آپ لوگ پریشان نہ ہوں میں اب ٹھیک ہوں۔

ہاں سہی کہہ رہی ہے چندا اب بار بار پوچھ کر اسے پریشان نہیں کرو فیضان۔

ماہین بھابی اسکے چہرے پہ پریشانی دیکھتی ہوئیں فیضان کو ٹوکا۔

اسفند وہ مجھے آپ کو اور فیضان کو ایک اچھی خبر سنائی تھی پتا ہے شازل واپس آ گیا ہے۔

آمنہ بیگم خوشی سے ان کو بتانے لگی جو پہلے سے ہی مسکرا رہے تھے۔

ہاں وہ میں نے نیوز سنی تھی میں اور فیضان ایک ساتھ ہی تھے ہی ہمارا شہزادہ بہت مشہور ہو گیا ہے مجھ تو بہت خوشی ہوئی یہ سب جان کر۔

اسلام و علیکم !!!!!!!!

اسفند صاحب کی بات بچ میں رہ گئی جب زرام اسفند ملک لاؤنچ میں داخل ہوا اور سب کو سلام کیا۔

www.urdu novelsmania.com

والیکم اسلام بر خردار آج اتنی جلدی کیسے اپنا دیدار کروادیا۔

OhComeondad

روزہ ہی کروا تا ہوں وہ الگ بات ہے آج کچھ جلدی کروادیا۔

زرام چلتا ہوا ان کے پاس آیا اور فیضان کی کرسی کے پاس کھڑا ہوا۔

بہت ہی کوئی تیز انسان ہو تم باپ سے بھی زیادہ ہوشیار ہو۔

اسفند صاحب نے اپنے خوبرو بیٹے کی طرف دیکھا۔

ہا ہا ہا ڈیڈا اگر ہوشیار نہ ہوتا تو آج یہ وردی مجھ پہ نہ ہوتی۔

وہ اپنی وردی کی طرف اشارہ کرنے لگا۔

بلکل سہی کہہ رہا میرا زرا اگر یہ ہوشیار نہ ہوتا تو آج یہ پولیس والا نہیں ہوتا۔

فیضان زرام کو محبت سے دیکھتا ہوا بولا جواب اس کے بال خراب کر رہا تھا۔

اچھا ہی تم لوگوں نے اسے باتوں میں لگا لیا آ جاؤ بیٹھو زرام میں تمہاری پلیٹ میں کھانا نکالتی ہوں۔

آمنہ بیگم اپنے بیٹے کو بیٹھنے کا کہنے لگی جو جاناں کو دیکھ رہا تھا۔

نہیں ماماں میں ابھی فریش ہوں گا پھر ایک کیس کی اسٹڈی کرنی ہے پھر ٹائم ہوا تو کھانا کھا لوں گا اب میں روم میں جا رہا ہوں فریش ہونے۔

بھائی۔

ابھی وہ مڑا ہی تھا کہ جاناں جھٹ سے اٹھ کھڑی ہوئی جو اس سے بات نہیں کر رہا تھا نہ ہی آج اس کے پاس آیا تھا۔

ہمم بولو۔

وہ اسکی طرف متوجہ ہوا جو اسکے پاس آکر کھڑی ہو گئی تھی اور پھر تھوڑا اٹھ کر زرام کے ماتھے پہ بوسہ دیا تھا اسکی عادت تھی وہ جب بھی گھر آتا تھا وہ اسکے ماتھے پہ بوسہ دیتی تھی کیوں کہ زرام اسفند ملک جاناں کا فرزند تھا ایک بہن کا فرزند تھا۔

سوری آئندہ بیمار نہیں ہوں گی آج کے لیے معاف کر دیں۔
وہ اسکے کندھے پہ سر رکھ گئی۔

میں کبھی تم سے ناراض نہیں ہو سکتا جاناں گڑیا۔
زرام نے اسکے سر پہ بوسہ دیا۔

افسوس کہ تم دونوں کبھی اپنی اس بھابی کو بھی پوچھ لیا کرو۔

ماہین منہ بسورتی دونوں بہن بھائیوں کے پاس آئی۔

ارے آپ کو کون بھول سکتا ہے میری بھابی کم بڑی بہن زیادہ ہیں یہ فیضی بھیا نے سب بیگاڑ دیا
ورنہ آپ ہماری بڑی بہن ہی رہتیں۔

زرام ماہین کے ہاتھوں پہ بوسہ دیتا اپنے بھائی کو چھیڑا جو اسے گھور رہا تھا جاناں کھلکھلا کر ہنسی تو ماہین نے زرام کے کندھے پہ چھیٹ ماری۔

اسفند صاحب اور آمنہ بیگم ایک دوسرے کو دیکھ کر مسکرائے کہ اللہ نے ان کو کتنی اچھی اور نیک اولاد سے نوازا تھا۔

بس کرو بغیر تو کبھی باپ کا بھی لحاظ کر لیا کرو۔

وہ اپنی بے شرم اولاد کو شرم دلانے لگے

ارے ڈیڈ آپ نے کبھی ہمارا لحاظ کیا ہے جو اپنے جوان جہاں اولاد کے سامنے ہماری مہمان کو گھور رہے ہوتے ہیں۔

www.urdu novelsmania.com

ہاہا

زرام کی بات پر لاؤنچ میں سب کا کھنگو نجاتھا۔

وہ زرام اسفند ملک تھا جو ہر طرف نہ دیکھنے کے باوجود سب دیکھ لیتا تھا کوئی بھی چیز اس سے چھپی نہیں رہ سکتی تھی ایسے تو وہ ایس پی زرام اسفند ملک نہیں بنا تھا۔

شرم کر لو بیٹا جو تمہارے پاس ہے نہیں پھر بھی تمہیں نصیحت کر رہا ہوں جو تم میرے ساتھ کرتے ہو یہ نہ ہو کل تمہاری اولاد بھی تمہارے ساتھ یہی کرے اور تمہیں اپنی ماں کے پاس بھٹکنے نہ دیں

اسفند صاحب نے ہمیشہ کی طرح اسے شرم دلانی جو ہمیشہ سب کے سامنے ان کو شرمندہ کر دیتا تھا۔

ارے ڈیڈ ٹینشن نہ لیں میں ان کے پیدا ہوتے ہی ان کو بورڈنگ اسکول بھیج دوگا۔

وہ ان کو اپنی ہمیشہ والی بات کہتا اور آخر میں آنکھ مارتا سیرٹھیاں چڑھ گیا۔

پتا نہیں یہ کس پہ چلا گیا بے شرم آدمی۔

اسفند صاحب زرام کو گھورتے ہوئے جہاں وہ آخری سیرٹھی چڑھ رہا تھا۔

بابا ماما کہتی ہیں زرام بھائی آپ پر گئے ہیں۔

بابا بابا

جاناں اپنی مسکراہٹ روکتی اپنے بابا کو چھیرنے لگی تو ایک بار پھر سے سب کا کھکا گونجا جس میں سب سے اونچا اسفند صاحب کا تھا پھر اپنی ہنسی کو روکتے فیضان کو پکارا جو ناجانے ماہین کو آہستہ آواز میں کیا کہہ رہا تھا۔

اچھا فیضان ٹائم کیا ہوا ہے۔

بابا ابھی تو ساڑھے آٹھ ہوئے ہیں خیریت۔

وہ سیدھا ہوتا اپنے بابا کی طرف متوجہ ہوا۔

ہاں میں سوچ رہا تھا میرا ان کے گھر چلتے ہیں پتا نہیں وہاں کیا ہو رہا ہو گا دونوں باپ بیٹے زدیوں کے سردار ہیں۔

انکی بات پہ سب انکی طرف متوجہ ہوئے۔

ہاں سہی کہہ رہے ہیں آپ میں نے شازل بیٹے کو بھی کہا تھا ہم شام میں چکر لگائیں گے مگر میرا ان سے معاف نہیں کرے گا تو پھر۔

آمنہ بیگم اسفند صاحب سے اتفاق کرتی ہوئیں بولیں۔

ارے یہ ہماری جاناں ہے نہ وہ منائے گی میرا انکل کو اس کو ساتھ لے چلتے اس کی تو انکل کوئی بھی بات نہیں ٹالتے کیوں جاناں چلو گی نہ۔

فیضان کی بات پر سب جاناں کو دیکھنے لگے جو شازل نامے سے بیزار ہوئی بیٹھی تھی۔

ہاں چندا بولو نہ چلو گی۔

ماہین بجانی بھی اسکی رائے لینے لگی۔

اوکے میں تیار ہو کر آتی ہوں مگر ہم گھر جلدی سے آجائیں گے۔

وہ ان سب کی مدد طلب نظروں کو دیکھتی ہامی بھر گئی جو مدد طلب نظریں شازل میران ملک کے لیے تھیں۔

اوکے اوکے تم چلو تو سہی۔

ہم میں 15 منٹ میں آئی۔
وہ کہتی اپنے روم کی طرف چل دی

اہمسم اچھا ہوتا اس واحیات انسان کو انکل سے مار پڑتی اور ساری ریو کا بیڑا غرق ہوتا بڑے بالوں والا جنگلی کہیں کا بس اللہ نے اتنے پیارے خوبصورت دمپل اسکو دیے ورنہ تو کچھ نہیں اس جنگلی میں پتا نہیں کون سی حوریں ہیں جو اس کو پسند کرتی ہیں آیا بڑا دی نمبرون۔

جاناں اپنے کپڑے لیتی شازل دی نمبرون کو برا بھلا کہتی واش روم گھس گئی اور اگر وہ خود یہاں ہوتا اور اپنی اتنی خوبصورت تعریف پہ پہلی فرصت میں ہی اوپر کا ٹکٹ کٹوا چکا ہوتا۔

وہ سکن کرتا اور واٹ کپری کے ساتھ چھوٹی مگر خوبصورت بلیک ہیلز پہنے دوپٹے کو ایک سائیڈ پہ گرا لے، بالوں کو کھولا چھوڑے اور میک اپ کے نام پہ پنک کلر کی لپسٹک لگا لے وہ سادگی میں بھی غضب ڈھا رہی تھی۔

چلیں بابا جان۔

جاناں تیار ہو کر لاؤنچ میں آئی جہاں اسفند صاحب اس کا انتظار کر رہے تھے باکی سب پہلے سے ہی گاڑی میں بیٹھے اس کا انتظار کر رہے تھے۔

ہانجی چلو بابا کی جان۔

اسفند صاحب اسے اپنے حصار میں لیتے باہر کی جانب بڑھ گئے۔

بس کر دیں ڈیڈ ضروری نہیں ہے باپ بزنس مین ہو تو بیٹا بھی بزنس مین ہی ہوتا ہے مجھے کوئی انٹرسٹ نہیں ہے بزنس میں کیوں کہ میرا پیشہ موڈلنگ تھا ہے اور ہمیشہ سے یہی رہے گا۔

اگر تم نے یہ بیغیرتی والا کام کرنا تھا تو واپس ہی کیوں آئے ہو میں نے تمہیں واپس آنے کا نہیں کہا تھا اگر یہاں رہنا ہے تو میرے ساتھ آفس کو سمجھانا ہوگا ورنہ میں آج بھی اور ہمیشہ کی طرح یہی کہوں گا مجھے ضرورت نہیں ہے تمہاری تم جاسکتے ہو واپس اگر یہ کتا کام کرنا ہے تو

میران ملک اور شازل میران ملک لاؤنچ میں آمنے سامنے کھڑے ایک دوسرے سے ہمیشہ کی طرح لڑنے میں مصروف تھے اور صوفیہ بیگم اور زویا پریشانی سے دونوں کو دیکھ رہی تھی کہ آخر ان کی آپس میں کیوں نہیں بنتی تھی کہنے کو دونوں باپ بیٹا تھے مگر لڑتے میاں بیوی کی طرح تھے جن کو زبردستی ایک دوسرے کے ساتھ باندھ دیا گیا ہو

اور نور میڈم ان کے پاس کھڑی اپنی باری آنے کا انتظار کر رہی تھی کہ کب وہ چپ ہوں اور وہ بولنا سٹارٹ کرے آخر کو اسکی زبان پہ خارش جو ہو رہی تھی

میری بات بھی سن لیں میں آج اگر واپس آیا ہوں تو صرف اپنی موم اور بہنوں کے لیے نہ کے آپ کے لیے کیوں کہ مجھے پتا تھا آپ کو میری کبھی ضرورت نہیں پڑے گی مجھے تو موم پہ افسوس ہوتا ہے آخر اتنے سال کیسے گزار لیے آپ جیسے فیدی انسان کے ساتھ نہایت افسوس کی بات ہے موم بیچاری کی زندگی خراب ہو گئی

ہا ہا ہا

شازل کی اس بات پہ نور کا کھانا نکلا مگر میران صاحب کی گھوری پر اپنے ہونٹوں پہ انگلی رکھ گئی اور
چہرے پر تاسر ایسے تھے کہ اب میرا کیا قصور ہے جانو بجائی نے بات ہی ایسی کہی تھی

اور صوفیہ بیگم تو اپنے بیٹے کی باتوں پر اسکو گھورے جا رہی تھیں کہ بیٹا تمہارا کچھ نہیں ہو سکتا اور زویا
میڈم ہمیشہ کی طرح ویڈیو بنانے میں مصروف تھی جیسے یہاں تو فلم کی شوٹنگ چل رہی ہے اور وہ
ٹھہری کیمرا مین اہ معاف کرنا کیمرا مین نہیں نہیں کیمرا وین

بکواس بند کرو شازل میں تمہارا باپ ہوں تم میرے باپ نہیں ہو اور اپنی زبان کو کنٹرول میں رکھو
ورنہ میں ہاتھ اٹھانے میں بھی گریز نہیں کروں گا

اب کی بار میران ملک دھاڑے تھے جس پر سب کامپ کے رہ گئے اور نور تو بھاگ کر اپنی ماما جان
کے پاس گئی تھی مگر سدا کا ڈھیٹ شازل میران ملک اب بھی مسکرا کر اپنے ڈیڈ کو دیکھتا اپنے ڈمپلز
کی نمائش کر رہا تھا

اچھا تو آپ مجھے ماریں گے

وہ چلتا ہوا ان کے نزدیک گیا تو باکی سب حیرت سے اس کو دیکھنے لگی حیران تو میران ملک بھی ہو گئے تھے مگر یہ کیا —

تو ماریں نہ یار میں تو ان پانچ سالوں میں ترس گیا ہوں آپ کی مار کو یار آپ گلے لگائیں نہ لگائیں مگر ایک تھپڑ تو ضرور ماریں میں افست تک نہیں کہوں گا بس آپ نے یہ آفس کا نام نہیں لینا موڑ ہی سارا خراب ہو جاتا ہے —

وہ جانناں کی طرح ناک چڑھتا ہوا اتنا پیارا لگا کہ زویا نے پھر سے کیمرا ان کرتی اسکی تصویر بنا گئی —

ہا ہا

اب کی بار پھر سے کہنا نکلا تھا مگر یہ کہنا نور کا نہیں بلکہ اسفند صاحب، آمنہ بیگم، فیضان اور ماہین کا نکلا تھا جو کب سے لاؤنچ کے اینٹرنس میں کھڑے ان کو لڑتا دیکھ رہے تھے اور جانناں تو مسلسل شازل کو گھور رہی تھی کہ کتنا بد تمیز انسان ہے اسکے فیورٹ انکل کا مذاک اڑا رہا ہے —

اسلام و علیکم انکل —

جاناں آگے بڑھتی میراں انکل کو سلام کیا جو سب کو دیکھتے ان کے پاس آرہے تھے۔

والیکم سلام میری بیٹی۔

میراں صاحب اسکے پاس آئے اور اس کے سر پہ پیار کیا تو باکی سب شازل سے اور صوفیہ، زویا اور نور سے ملنے لگے اور پھر سب سوفوں پر جا کر بیٹھے۔

اسلام و علیکم جان مائی لو کیسی ہو۔

شازل اسکا راستہ روکتا سا منے آکر کھڑا ہو گیا جو سامنے سونے پر بیٹھنے جا رہی تھی۔

پہچے ہٹیں اور یہ گھٹیا بکواس کسی اور سے کیجیے گا اور یہ ڈمملز کو دکھانے کی ضرورت نہیں ہے ورنہ میں۔

ورنہ تم ان کو چوم لوگی رآنٹ۔

شازل جاناں کی انگلی نیچے کرتا اسکی بات بچ میں پکڑ گیا جو اسکو دکھانے والی نظروں سے گھور رہی تھی

افس بے شرم آدمی چھوڑو میری فینگر سب دیکھ رہے ہیں —

جاناں اپنی فینگر اسکے ہاتھ چھڑواتی آہستہ آواز میں غصے سے غرا آئی —

بہت خوبصورت لگ رہی ہو جان دل تو چاہ رہا ہے سب یہی ہیں کیوں نہ مولوی صاحب کو بلا کر نکاح پڑھوالیں —

شازل مسکراتا ہوا اسکو آنکھ مارتا ہوا بولا تو وہ اسکی اس بات پر اپنا ہاتھ چھڑواتی اسکے پاؤں پہ ہیل زور سے مارتی ہوئی سوفہ پہ جا کر بیٹھ گئی اور اپنی نظریں غصے سے پھیر گئی تو وہ بھی اسکو گھورتا اسی کے ساتھ سونے پر بیٹھ گیا کیونکہ باکی سوفوں پر جگہ نہیں تھی —

یار میراں جس بات کا ڈرتا تھا وہی ہوا —

اسفند صاحب میراں صاحب کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگے جوان کے سامنے سوفے پہ صوفیہ بیگم کے ساتھ بیٹھے تھے ساتھ والے سوفے پہ جاناں نور اور شازل بیٹھے تھے جاناں کو وہاں بیٹھے دیکھ نور اس کے ساتھ آکر بیٹھی تھی اور اس کا ہاتھ پکڑے ہوئی تھی آخر کو اسکی فیورٹ آپی تھی —

اسفند صاحب، آمنہ بیگم ایک ساتھ جب کہ فیضان ماہین اور زویا ایک سوفے پہ بیٹھے تھے —

کیا مطلب بھائی صاحب میں سمجھا نہیں۔۔۔۔۔

ارے میراں تم شازل بیٹے کو معاف کیوں نہیں کر دیتے اور ویسے بھی موڈلینگ میں تو یہ دنیا کا نمبر ون ماڈل مانا جاتا ہے تمہیں تو خوش ہونا چاہئے مگر تم اس بچارے کو گھر سے نکلنے کا کہہ رہے ہو۔۔۔۔۔

اسفند صاحب کی جگہ پہ آمنہ بیگم شازل کے حق میں بولیں تو وہ خود مسکرا اٹھا جو سونے پر ٹانگ پر ٹانگ رکھے بیٹھا تھا۔۔۔۔۔

ہاں خالو جان امی جان بلکل سہی کہہ رہی ہیں آپ مان جائیں نہ۔۔۔۔۔

ماہین بھابی بھی اسکے حق میں بولی۔۔۔۔۔

ماہین یار آج زندگی میں پہلی بار تم نے کوئی اچھی بات کہی ہے۔۔۔۔۔

فیضان ماہین کو چھیرتے ہوئے کہا تو سب نے کہا لگایا۔۔۔۔۔

فیضی بھائی آب ایسے تو نہ کہیں آپ کو کو_____

نورماہین کی سائیڈ لیتی ہوئی بولی تو فیضان اسکو ناک چڑھا گیا تو وہ منہ بناتی اپنے بابا جان کی طرف متوجہ ہو گئی جو کچھ کہہ رہے تھے_____

نہیں میں اس کو ہرگز معاف نہیں کروں گا اگر اس نے اپنا یہ کتنا کام نہ چھوڑا اور پھر یہ بھی بھول جائے اس کا کوئی باپ تھا_____

میران صاحب ایک بار پھر سے غصے سے بولے تو جانناں نے صوفیہ اپنی پھوپھو اور زویا کی طرف دیکھا جو رونے جیسی شکل بنا کر بیٹھی تھیں پھر اس نے شازل کی طرف دیکھا جولا پروہ سا بیٹھا تھا جانناں اسکو دیکھ کر سر نفی میں ہلایا کہ خدا جانے وہ اتنا زدی کیوں تھا_____

جی میران انکل آپ مان جائیں نہ شازل کو معاف کر دیں بلکہ آپ کو تو اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے کہ اس بندے نے آپ کا آفس نہیں سمبھالا ورنہ تو آپ کی کمپنی اب تک بند ہو چکی ہوتی_____

جاناں میران صاحب کے پاس گھٹنوں کے بل بیٹھتی ہوئی ان کو راضی کرنے لگی تو اس کی اس بات پر سب کے ہونٹ مسکراہٹ میں ڈھل گئے مگر اس کی اس بات پر شازل کو تو تپ چڑھ گئی۔

اے ہیلو محترمہ میں نے انکا مکس میں ایم بی اے کیا ہوا ہے تو مجھے تم سے بھی زیادہ پتا ہے بزنس کو کیسے چلانا ہے۔

شازل کی بات پر سب اسکی طرف دیکھنے لگے کہ بیٹا تم کسی حال میں خوش نہ ہونا۔

تو پھر ٹھیک ہے 2 دن بعد اگر یہ آفس آ گیا تو میں اس کو معاف کر دوں گا اور اس کے کام کو قبول کر لوں گا۔

بولو منظور ہے تمہیں۔

میران صاحب کی بات پر سب اسکی طرف دیکھنے لگے کہ اب تم پر ہے تم کیا چوز کرتے ہو تو وہ اپنی داڑھی پر ہاتھ پھیرنے لگا اور پھر کچھ سوچتا سب کو ایک نظر دیکھتا اپنا سر ہاں میں ہلا دیا۔

چلو اس خوشی میں میں سب کے لیے چائے بنا کر لاتی ہوں۔

جاناں اٹھ کر کھڑی ہوئی تو زویا بھی ساتھ کھڑی ہو گئی۔

چلو میں بھی تمہارے ساتھ چلتی ہوں۔

ہاں جاؤ تم دونوں مجھے بہت طلب ہو رہی تھی چائے کی۔

فیضان چائے کے نام پر خوش ہوتا ہوا بولا تو وہ دونوں مسکراتی کچن میں چلی گئیں اور نور بھی اپنا دوپٹا سمبھالتی ماہین کے پاس جا کر بیٹھی جو اسے اپنے پاس بلا رہی تھی اور فیضان شازل کے پاس جا کر بیٹھا اور آپس میں باتیں کرنے لگے۔

اسلام و علیکم ولی برہان ملک از سپیکنگ

www.urdu novels mania.com

وہ اپنے کمرے کی کھڑکی کے پاس کھڑا سموکنگ کر رہا تھا جب اسکا فون بجابغیر فون نمبر دیکھے اس نے کال ایڈنڈ کی۔

میں جانتا ہوں تو کمینہ ولی برہان ملک ہی ہے جس نے قسم کھا رکھی ہے وہ ایس پی زرام اسفند ملک کو بلیک میل کرنا نہیں چھوڑے گا بغیرت وہ دن کیا وہ گھڑی منوس تھی جس دن تو دنیا میں آیا تھا اور پھر میری قسمت خراب تھی جب میں نے تجھے اپنا سب سے بڑا راز بتایا اس سالے شازل سے بچنے کے لیے۔

ہا ہا میں جانتا ہوں میں بہت بڑا کمینہ ہوں اور تو یہ بھی اچھی طرح جانتا ہے جب میں کمینگی پہ اترتا ہوں تو تیرے جیسے کیرے مکوڑے ایس پی رونے بیٹھ جاتے ہیں۔

دیکھ ولی میرے بھائی زویا کبھی نہیں مانے گی اتنی جلدی شادی پر تو کیوں نہیں سمجھ رہا ایسی کون سی لڑکی کی شادی ہوتی ہے جو ایک ہفتے کے اندر ہو جائے۔

زرام اب کی بار اسے سیدھے طریقے سے سمجھاتا ہوا بولا۔

ٹھیک ہے اگر وہ نہ مانی تو میں تیرا وہ راز شازل کو جا کر بتا دوں گا اور تو جانتا ہے کہ میں بار بار اپنی بات نہیں دہراتا۔

وہ یہ بات کہتا سیگڑ کے گہرے کش لینے لگا

بہت ہی گھٹنا کتا کینہ انسان ہے تو میں کوشش کرتا ہوں باکی تیری قسمت —

کہتے ہی زرام کال کاٹ گیا تو وہ بھی فون بیڈ پہ پھینکتا سوچ بواڑ کے قریب آیا جو کمرے کے دروازے کے دائیں جانب دیوار میں فٹ تھا پھر وہ ایک ہاتھ سے اپنی بلیک شرٹ کے بٹن کھولتا اور دوسرے ہاتھ سے سیگٹ منہ میں دباتا اور دوسرے ہاتھ کی مدد سے لائٹ ان کر دی جس سے کمرہ روشنی سے نہا گیا —

کمرہ کیا تھا وہ تو کوئی بہت بڑا محل لگ رہا تھا جہاں سائز بیڈ جس پروانٹ کالر کی چادر پچھائی ہوئی تھی بائیں جانب ایچ واش روم اور اسکے ساتھ ڈریسنگ روم اور اس کے بالکل سامنے اسٹڈی روم اور اسکے دائیں جانب ونڈو تھی جہاں سے باہر کا خوبصورت سویمینگ پول نظر آتا تھا —

اس کی خاص بات یہ تھی کہ وہ جگہ ہر وقت رات کا منظر پیش کرتی تھی اور ہر چیز نیلی نظر آتی تھی کیوں کہ وہاں بہت بڑی اور کافی بڑی تعداد میں نیلی روشنی کا انتظام کیا گیا تھا جس سے وہاں کا پانی اور تمام پھول اور پودے نیلے نظر آتے اور اس سے بڑھ کر اس جگہ کی دیواریں تھیں جو کانچ کی نظر آتیں اور جو شخص ولی برہان ملک کے کمرے میں آتا تو وہ اس خوبصورتی میں کھوجاتا وہ یہ اندازہ نہیں لگا سکتا تھا کہ دیواریں کانچ کی ہیں یا انٹوں کی یہی حال اسکے کمرے کی دیواروں کا تھا جہاں ہر چیز کانچ کی تھی مگر یہ

کانچ کوئی معمولی کانچ نہیں تھا کہ کوئی چیز لگنے سے ٹوٹ جائے اکثر لوگوں کا اس سے یہی سوال ہوتا تھا کہ جو کانچ آپ نے اپنے گھر میں لگایا ہوا ہے وہ کون سا کانچ ہے اور یہ ہمیں کیوں نہیں ملتا ہم نے بہت ڈھونڈا ہے مگر کہیں نہیں ملا۔

جو چیز عام ہو جائے جو سب کے پاس آسانی سے مل جائے اور اس چیز کا علم ہر ایک کو ہو تو ایسی چیز اور اس چیز کو ولی برہان ملک اپنے پاس بھی نہیں آنے دیتا اپنے میر رہاؤس میں رکھنا تو بہت دور کی بات ہے اسی طرح یہ کانچ بھی بہت خاص اور قیمتی ہے جس کو سب ڈھونڈنا بھی چاہیں تب بھی ان کو نہیں مل سکتا۔

اسکے اس جواب پر سب خاموش ہو جاتے تھے کیوں کہ وہ اتنی ہمت نہیں رکھتے تھے کہ وہ ولی برہان ملک سے دوبارہ پوچھ سکیں۔ وہ ولی برہان ملک تھا جو سو سوالوں کا ایک جواب دیتا تھا اگر موڈ نہ ہو تو یہ ایک جواب بھی نہیں دیتا تھا اگر کوئی غلطی سے پوچھ بھی لیتا تھا وہ اسے یہ کہ کے چپ کروا دیتا تھا کہ وہ ولی برہان ملک ہے جو کسی کو جواب دینے کا پابند نہیں ہے اور اگر دوبارہ زبان چلانے کی کوشش کی تو پھر ساری زندگی سوال پوچھنے کے قابل نہیں رہو گے۔

وہ ایک مغرور انسان تھا جس کو اللہ نے انتہا کا ذہین بنایا تھا اور اس کو حد سے زیادہ خوبصورتی دی تھی

لمباقد، گوری رنگت، کالے بال، کالی گہری آنکھیں جن میں کوئی ایک دفہ دیکھ لیتا تو وہ ان آنکھوں کا دیوانہ ہو جاتا، لمبی مغزورناک، خوبصورت ہونٹ، ہلکی مگر کالی داڑھی جو اس پر انتہا کی نجحتی تھی اور جو چیز اسے سب سے زیادہ مغرور اور پرکشش بناتی تھی وہ تھی اسکی حد سے زیادہ سنجیدگی تھ نہ تو وہ زیادہ بولنا پسند کرتا تھا اور نہ ہی کسی کو زیادہ سننا ولی برہان ملک نے زندگی میں تین ہی دوست بنائے تھے ایک زرام اور دوسرا شازل اور تیسرے کو شاند وہ کھوپٹھا تھا۔

ولی برہان ملک نے یہ سب چیزیں اپنے باپ سے چر آئی تھیں وہ ملک برہان کی کاربن کاپی تھا ویسا ہی ذہین ویسا ہی خوبصورت مگر وہ اس کی طرح شدت پسند نہیں تھے ولی برہان ملک اس دن تنہا پسند اور شدت پسند بن گیا تھا جس دن اسے کال آئی تھی کہ اس کے بابا اور ماما اس دنیا میں نہیں رہے جب اسے بتایا گیا تھا کہ لندن سے پاکستان آنے والی فلائٹ حادثے کا شکار ہو گئی ہے جس سے تمام مسافر وہیں دم توڑ گئے ہیں تب وہ بارہ اور ماہین 15 سال کی تھی اور اس کے بعد وہ ہمیشہ کے لیے اسفند صاحب کے پاس آ گئے تھے پھر نجانے 5 سال پہلے ایسا کیا ہوا کہ وہ سب کو چھوڑتا واپس اپنے گھر آ گیا تب سے ولی برہان ملک نے اپنے وائٹ ہاؤس کو میر رہاؤس میں بدل کر رکھ دیا اسے کے بابا ملک برہان بزنس مین تو تھے مگر اس نے آکر بزنس کی دنیا کا نقشہ ہی بدل کے رکھ دیا وہ بزنس کی دنیا کا مغرور بادشاہ بن گیا تھا انٹرنیشنل بزنس مین جس کا بزنس پاکستان میں ہی نہیں دنیا کے بڑے بڑے ملکوں میں پھیلا ہوا تھا۔

آج سارے ملازم نظر نہیں آرہے خیریت۔

جاناں نے خالی کچن میں قدم رکھا تو زونی سے پوچھنے لگی جو اسکے ساتھ ہی آرہی تھی —————

مت پوچھو جاناں یا ریہ ماما جان نے سب کو چھوٹی دے دی ہیں وہ کہتی ہیں تمہاری تعلیم مکمل ہو چکی ہے تو تم اب کھانا پکانا سیکھو ورنہ اگلے گھر جا کر میری ناک کٹواؤ گی —————

زویا ہونٹوں کو باہر نکالتی ہوئی بہت پیاری لگی —————

افس زونی تم کتنی پیاری ہو بلکل ڈول جیسی —————

جاناں نے آگے بڑھ کر اسکے گلابی بھرے بھرے گال کھینچے تو وہ شرماتی ہوئی اپنے چہرے پہ دونوں ہاتھ رکھ گئی —————

ہاں وہ ایسی ہی تھی گلابی نازک سی زویا دیکھنے میں وہ کوئی گڑیا لگتی تھی اور جو اسکی تعریف کرتا وہ شرماتا جاتی اور وہ پیاری تب زیادہ لگتی تھی جب وہ چھوٹی چھوٹی آنکھیں کر کے کسی کو دیکھتی تھی —————

مناسب قد، گورا مگر گلابی رنگ، سبز آنکھیں اور دائیں آنکھ کے نیچے چھوٹا سا تل جو اسکی آنکھوں کو پرکشش بناتا تھا، لمبی ناک جس میں خوبصورت چھوٹی سفید نوزپن پہنی ہوئی تھی، گلابی ہونٹ، بھورے بھاری بال جن کو وہ تھوڑا سا اوپر اٹھا کر پونی میں قید رکھتی باکی کے پیچھے کمر پہ کھولا چھوڑ دیتی جو نیچے سے قدرتی طور پر ہلکے ہلکے کرل تھے اگر کوئی زویا سے پوچھتا کہ اسے دنیا میں سب سے زیادہ کیا چیز پیاری ہے تو وہ اپنے بالوں کا نام لیتی ہاں کوئی شک نہیں تھا اللہ نے اسے نہایت بھاری سلکی خوبصورت بال دیے تھے مگر اسے اپنی آنکھوں سے چیر تھی ایک تو ان کا رنگ سبز تھا اور دوسرا غضب اسکا تل جو ولی برہان ملک کو اپنا دیوانہ بناتا تھا وہ اسکی آنکھوں کا دیوانہ تھا۔

وہ کسی سے اپنے لاڈ نہیں اٹھواتی تھی نہ شازل سے نہ ہی اپنے بابا سے اگر وہ کسی کے نزدیک تھی تو وہ جاناں سے یا اپنی ماما جان سے جاناں کے علاوہ نہ تو اسکی کوئی دوست تھی نہ اسنے کبھی بنائی تھی زویا سمجھتی تھی دوست ایک ہی اچھا ہوتا ہے ورنہ زیادہ دوست انسان کو تکلیف دیتے ہیں وہ جذباتوں سے بھری لڑکی تھی وہ زویا تھی جو چھوٹی چھوٹی باتوں پہ رونے بیٹھ جاتی تھی زویا نور کے بلکل برعکس تھی اگر نور چلاک تھی تو زویا معصوم تھی نور اپنی باتوں سے سب کو گھوما سکتی تھی تو وہیں زویا سب کی باتوں میں آ جاتی تھی اس لیے ولی برہان ملک اسے سبز آنکھوں والی معصوم گڑیا کہتا تھا۔

زویا یہ چائے سب کو دے آؤ تب تک میں شازل کے لیے کافی بنا لوں پھر لے کر آتی ہوں چاہے تم وہیں بیٹھ جانا۔

جاناں اسے چائے کی ٹرے اسکی طرف کرتی ہوئی بولی جو اسکو مسکرا کر دیکھ رہی تھی۔

جاناں تمہیں یاد ہے بجائی کوئی پیٹے ہیں۔

ہاں غلطی سے یاد آ گیا اور اب تم مسکرا کر آنا بند کرو اور چائے لے کر جاؤ ٹھنڈی ہو رہی ہے۔

جاناں اسکے سر پہ تھپڑ مارتی ہوئی بولی تو وہ چائے کی ٹرے اٹھاتی کیچن سے باہر چلی گئی۔

کچھ دیر بعد وہ کوئی بنا کر فارغ ہوئی تو دودھ کو فریج میں رکھتی پلیٹی ہی تھی کہ کسی نے زور سے پکڑ کر فریج کے ساتھ لگا دیا اور خود اسکے قریب ہو گیا اتنا کہ جانناں اسکی سانسیں اپنے چہرے پر محسوس کرنے لگی۔

www.urdu novels mania.com

چھوڑیں مجھے کیا کر رہے ہیں آپ شازل کچھے ہٹیں تمیز نہیں آپ کو۔

وہ اسکے ہاتھوں سے اپنے دونوں ہاتھ چھڑواتی ہوئی بولی تو شازل نے اسکے دونوں ہاتھ اوپر اٹھا کر فریج کی ساتھ لگا دیے اور خود جانناں کے بے حد نزدیک ہوا تو اسکی آنکھیں حیرت سے کھول گئی۔

یہ ————— یہ کیا کر رہے ہیں شاز کچھے ہٹیں —————

جاناں گھبراتی ہوئی اسے کچھے کرنے لگی —————

ششش ————— خاموش آواز نہ آئے —————

وہ کہتے اس کی گردن پہ جھکا اور وہاں اپنا لمس چھوڑتا پیچھے ہٹا اور مسکراتا ہوا اسکی آنکھوں میں دیکھنے لگا جو بڑی بڑی آنکھیں کھولے اسے گھور رہی تھی —————

یہ کیا تھا شازل میراں ملک سہی کہتی ہوں میں آپ کو آپ سچ میں ایک واحیات انسان ہیں —————

www.urdu novelsmania.com

جاناں دھیمی آواز میں غرائی —————

یہ شازل میراں ملک کا لمس ہے جو تمہیں ہر پل یاد کرو آئے گا تم میری ہو صرف اور صرف شازل
میراں ملک کی اور تھینک یو سوچ جان اتنی پیاری کوئی کے لیے —————

وہ اسکا ماتھا چومتا اپنی کوئی اٹھاتا باہر چلا گیا تو جاناں آنکھیں بند کیے رونے لگی کتنی بے بس تھی وہ نہ تو اس شخص سے لڑ سکتی تھی نہ ہی اس سے پیار کر سکتی تھی زندگی نے اسے کیا سے کیا بنا دیا تھا نجانے کتنے آنسو ٹوٹ کر بے مول ہوئے تھے۔

کیا ہوا ہے جاناں کیوں رو رہی ہو۔

زویا کچن میں داخل ہوئی تو اسے روتا دیکھ بھاگ کر اس کے پاس آئی۔

کچھ نہیں ہوا زویا میرا دل گھبرا رہا ہے تم پریشان نہیں ہو۔

جاناں اسکی رونی صورت دیکھ کر جلدی سے اپنے آنسو صاف کرتی بہانہ بنایا وہ اسے نہیں بتا سکتی تھی اگر وہ اسے بتاتی تو وہ رونے بیٹھ جاتی مگر وہ نہیں جانتی تھی زویا 5 سال پہلے سے سب جانتی ہے اور وہ اپنی زندگی میں جاناں کے لیے کیا کچھ کر چکی ہے صرف جاناں کی خوشی کے لیے اپنی خوشیوں کو داؤ پہ لگا چکی ہے وہ جاناں کو کبھی بھی دکھ میں نہیں دیکھ سکتی تھی۔

یار زویا چلو میرے ساتھ باہر لان میں میرا دل بہت گھبرا رہا ہے۔

ہاں چلو باہر تمہیں اچھا لگے گا اگر اور کچھ ہے تو پلیز مجھے بتاؤ۔

زویا اپنی سبز آنکھوں میں آنسو لیے اس سے پوچھنے لگی۔

ادھر آؤ میری جان کچھ نہیں ہوا مجھے تمہیں پتا تو ہے کبھی کبھی میرا دل گھبرا نے لگتا ہے۔

جاناں اسے سینے سے لگاتی ہوئی بولی۔

افس بد تمیز میں نہیں ہوں تمہاری جان وہ تو تمہارا شوہر ہوگا۔

زویا ہنستی ہوئی اس سے دور ہوئی تو جاناں اسے مارنے کے لیے اس ہاتھ بڑھایا تو زویا اسے زبان چڑھاتی لان کی طرف بھاگی جہاں کچن کا بیک ڈور تھا۔

روکو تم زوئی کی بچی نور تمہیں سہی کہتی ہے دکھنے میں معصوم ہو تم آویں ڈرامیں کرتی ہو رونے کے۔

جاناں بھی اسکے پیچھے بھاگی مگر پھر لان کے درمیان میں آ کر روک گئی کیوں کہ اسنے ہیلز پہنی ہوئی تھی۔

یہ تم لوگوں کو شرم تو آتی نہیں ہے کہاں ہے میری بچی ابھی اس دنیا میں آئی نہیں ہے اور تم لوگوں نے اسے بدنام کر دیا ہے۔

زویا خود ہی چل کر اس کے پاس آئی اور غصے سے اپنی چھوٹی آنکھیں کر کے جاناں کو گھورنے لگی۔

ہاہاہاہا

لڑکی تمہیں بڑی جلدی ہے بچی کی کہتی ہو تو بات کروں تمہاری رخصتی کی۔

جاناں قہقہہ لگاتی ہوئی اسے تنگ کرنے لگی تو وہ اسکی بات پر اسے گھورتی گھاس پہ جا کر بیٹھ گئی اور پیٹھ جاناں کی طرف کر دی مطلب تمہاری اس بات پر میں تم سے ناراض ہوں۔

ہائے سبز آنکھوں والی معصوم گڑیا ناراض ہو گئی۔

جاناں بھی مسکراتی ہوئی اسکے پاس جا کر بیٹھی اور اس کے دونوں ہاتھ پکڑ کر اپنے ہاتھوں میں لیے

بات مت کرو تم مجھ سے بہت بد تمیز ہو گئی ہو تم بے وفا کہیں کی نور کم ہے جو ہر وقت مجھے تنگ کرتی رہتی ہے اب تم بھی شروع ہو گئی میں کبھی بھی شادی نہیں کروں گی میں بابا کو انکار کر دوں گی

زویا کی پھر سے سبز آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئیں تو جاناں نے اسے گلے لگایا۔

سوری زوئی مجھے نہیں پتا تھا تم میرے مزاق کو اتنا سیریس لے جاؤ گی نہیں کر رہے یار تمہاری رخصتی جب تم کہو گی تب ہی ہو گی اب میں دوبارہ تمہاری ان سبز آنکھوں میں آنسوؤں نہ دیکھوں۔

جاناں اسکے آنسوؤں صاف کرتی اسکے ماتھے پہ بوسہ دیا تو وہ کھلکھلا گئی۔

ہائے جاناں جب تم ایسے کرتی ہو نہ تو مجھے بڑی بہنوں والی فیلنگز آتی ہیں۔

زویا نے بھی اسکے گال چومے۔

ہاں تو میں تم سے ایک سال بڑی ہوں اور میں تمہاری بڑی بہن ہی ہوں سمجھی اور تمہاری آنکھوں میں
کبھی آنسو نہیں دیکھ سکتی۔

جاناں زویا کی ناک کھیچتی ہوئی بولی۔

ہاں مجھے یاد ہے جب ایک بار ہماری کلاس کی صبا نے مجھ دھکا دے کر گرانے کی کوشش کی تھی تو تم
نے اسے سب کے سامنے کیسے گرایا تھا اور پھر ہمیشہ کی طرح تم نے میرے آنسو اپنے دوپٹے سے
صاف کیے تھے اور میرے ماتھے پہ بوسہ دیا تھا بلکل بڑی بہنوں کی طرح اور پھر تم نے میری وجہ سے
اپنا ایک سال زائع کیا تاکہ ہم دونوں ایک ہی کلاس میں ایڈمشن لے سکیں۔

اب کی بار زویا کی سبز آنکھیں مسکرائی تھیں۔

ہانجی تم مجھے بہت عزیز ہو اور تمہاری آنکھوں میں ایک بھی آنسو برداشت نہیں کر سکتی وہ تو پھر بھی
ایک سال تھا تمہارے لیے تو تمہاری جاناں اپنی جان بھی دے سکتی ہے کیوں کہ تم جاناں کی چھوٹی
سی معصوم سی بہن ہو۔

جاناں اسکے ہاتھوں کو چومتی ہوئی بولی تو وہ جاناں کی اتنی محبت پر مسکرا دی

ہائے اللہ یہ آپ دونوں مجھ جیسی سٹار کو کیسے بھول جاتی ہیں حد ہوتی ہے بھلکڑ پن کی

وہ اپنے دو پٹے کو کندھے پہ سیٹ کرتی ہوئی جاناں کے ساتھ آکر بیٹھی

ارے میرا شوٹا سٹار ہم تمہیں بھول سکتے ہیں کیا

جاناں اسکے گالوں کو کھینچتی ہوئی بولی

ہاں وڈی آئی سٹار بہن کون سا تیرا راہے تم نے

زویا اسکو گھورنے لگی

زونی کی بچی تم تو جلیس ہوتی رہنا مجھ سے اس لیے جاناں آپنی میری بہن ہیں

نور جاناں کو ہگ کرتی زویا کو چڑانے لگی جو اس نام سے پہلے ہی غصہ ہوئی بیٹھی تھی۔

نوراں بیگم آئندہ تم نے مجھے زونی کی بچی کہا تو میں نے تمہیں زرام بھائی کے سامنے نوراں بیگم کہہ دینا پھر مجھے مت کچھ کہنا۔۔۔۔۔

زویا اپنی سبز آنکھوں سے اسے گھورتی ہوئی وارن کرنے لگی۔

کیا زویا ڈارنگ اب تم اپنی پیاری نادان سی بہن کا نام اس زہریلے ناگ کے سامنے لوگی تمہیں شرم نہیں آنے گی مجھ معصوم کے ساتھ ایسا کرتے۔۔۔۔۔

نور اپنے اس نام پر زویا کو شرم دلانے لگی جس کے پاس خود شرم کی کمی تھی۔

زہریلا ناگ ہاہاہاہاہا

جاناں کا جاندار قہقہہ گونجا

افس میرے مولا کیا چیز ہو تم زرام بھائی کا نام کا نام نور تم نے رکھا اور تمہارا نام نور اس بیگم کیا نام رکھا ہے زونی نے میں صدقے جاؤں _____

کیا یا رآپی اب آپ اس ڈرپوک کے کہنے پر مجھے اس بوڑھی اماں کے نام سے پکاریں گی پتا نہیں کس نے نام رکھا تھا میرا پہلے یہ تو پتا کروا لیتے کہ یہ کسی بڑھی کا نام تو نہیں ہے ساری پر سنیلٹی خراب کر دیتی ہے _____

نور منہ بناتی ہوئی کھڑی ہو گئی تو زویا چیخ پڑی _____

تم نے مجھے ڈرپوک کہا چلاک عورت رو کو تمہیں تو میں بتاتی ہوں _____

زویا بھی اٹھتی ہوئی اسکے پیچھے بھاگی جولاؤنچ کی طرف بھاگ کے جا رہی تھی مطلب تھا آجاؤ پکڑ سکتی ہو تو _____

افس کیا ہوگا ان کا _____

جاناں گردن کو موڑے ان کو دور جاتا دیکھنے لگی _____

کیسی ہو جان۔۔۔"

شازل اسکی گود میں سر رکھتا ہوا اسکے بالوں کی لٹ کو کھینچا اور اپنی طرف متوجہ کیا تو جاناں ہڑبڑا گئی۔۔۔

یہ۔۔۔ یہ آپ کیا کر رہے ہیں تمیز نہیں ہے آپ کو اٹھیں یہاں سے ورنہ میں نے آپکا سر پھوڑ دینا ہے۔۔۔

جاناں اپنی دھڑکنوں کی دھک دھک سے گھبراتی ہوئی اسے اٹھانے لگی جو مسکرا کر اپنے شریر گڑھوں کی نمائش کر رہا تھا اور جاناں نے اپنے دونوں ہاتھ پیچھے کی جانب گھاس پر رکھے تھے کہ کہیں وہ شازل سے ٹپچ نہ ہو جائیں۔۔۔

www.urdu novelsmania.com

نہیں بلکل تمیز نہیں ہے تمہارے معاملے میں تو بلکل بھی نہیں میری مس جان۔۔۔

شازل اس کے چہرے پہ بھونک مارتا پیچ کرنے لگا

آپ اپنی ان چھجھوری حرکتوں سے باز آجائیں ورنہ میں نے سب کو بتا دینا ہے اور جو حرکت آپ نے کچن میں کی تھی میں وہ بھولی نہیں ہوں سمجھے آپ —————

جاناں بے آواز رودی تھی جس سے اسکے آنسو شازل کے چہرے پر گرے تھے تب شازل کی مسکراہٹ تھمی تھی وہ ایک جھٹکے سے اٹھ بیٹھا —————

دیکھو جان وہ جو کچھ ہوا میں مانتا ہوں مجھے ایسے نہیں کرنا چاہیے تھا اس لیے میں سوری کرنے آیا تھا —————

مجھے معاف کر دو آئندہ ایسی غلطی کبھی نہیں کروں گا ہاں مگر جب بھی ملوں گا تمہارے ماتھے کو ہمیشہ عقیدت چوموں گا اس کے لیے تم مجھے نہیں روک سکتی —————

شازل میرا ملک معافی بھی مانگ رہا تو جیسے جاننا یہ احسان کر رہا ہو اس کی معافی پر جاننا اپنے آپ سے باہر ہوئی تھی —————

بس بہت بکواس کر لی آپ نے اور میں نے سن بھی لی اب بس بہت ہو گیا نہیں چاہیے مجھے آپ کی یہ معافی اپنے ہی پاس سمبھال کر رکھیں جاننا اسفند ملک کو ان معافیوں کی ضرورت نہیں ہے —————

غصے سے کہتی اٹھ کھڑی ہوئی اور جانے کی لیے موڑی۔

جان تمہیں میری محبت پر یقین کیوں نہیں آتا آخر کیوں تم مجھے اتنے سالوں سے انکسور کرتی آئی ہو اور تم جانتی ہو تمہارے انکار نے مجھے امریکہ جانے پر مجبور کر دیا صرف تمہارے لیے میں نے ڈیڈ کی ناراضگی بھی برداشت کر لی۔

شازل کی تکلیف بھری آواز اور اسکی باتوں پر جاناں کے دل میں درد اٹھا تھا مگر پھر سے وہ بے حس بن گئی تھی۔

میں نے آپ کو نہیں کہا تھا جائیں یہاں سے میں نے آپکو نہیں کہا تھا انکل کو ناراض کر کے جائیں میں نے تو صرف آپ سے شادی کرنے سے انکار کیا تھا اور مجھ سے دور رہنے کو کہا تھا۔

www.urdu novelsmania.com

وہ اپنے دل کی دھڑکنوں کو خاموش کرواتی شازل کو اپنی باتوں سے ازیت پہنچانے لگی۔

نہ تو میں 5 سال پہلے آپ سے پیار کرتی تھی نہ اب کرتی ہوں اور نہ ہی کبھی زندگی میں کروں گی آج آپ میرے نزدیک آگئے ہیں آئندہ میرے پاس مت آئیے گا کوئی حق نہیں رکھتے آپ مجھ پر اور نہ ہی کبھی رکھ سکیں گے۔

وہ اپنی بات کہتے جانے لگی تو شازل میراں ملک نے اسے بازو سے پکڑ کر اپنے قریب کیا تھا اور ایک ہاتھ اسکی گردن پر رکھ کر دباؤ ڈالا اور پھر اسکے کان کے قریب اپنا چہرہ کیسے سر غوشی کرنے لگا۔

تم مجھ سے کل بھی محبت کرتی تھی آج بھی کرتی ہو اور ہمیشہ مجھ سے ہی کرو گی تم میری جاناں اور میری جان ہو تم پر صرف میرا حق ہے اور اللہ نے تمہیں صرف میرے یعنی شازل میراں ملک کے لیے بنایا ہے۔

اور تم حق کی بات کرتی ہو تو ٹھیک ہے میں اب تم سے وعدہ کرتا ہوں جب تک تمہارے تمام حق اپنے نام نہیں کروا لیتا تب تک نہ تو میں تمہارے پاس آؤں گا اور نہ ہی تم سے بات کروں گا اور ایک بات کان کھول کر سن لو تمہارے پاس صرف ایک ہفتہ ہے تو خود کو اچھی طرح تیار کر لو ٹھیک ایک ہفتے بعد تم جاناں اسفند ملک سے جاناں شازل ملک بن چکی ہو گی تب تمہارے پاس بھی آؤں گا تمہیں ہاتھ بھی لگاؤں گا تب تم مجھے روک نہیں سکو گی یہ شازل میراں ملک کا وعدہ ہے تم سے

اور پھر آخری بار شازل اس پر جھکا اور اسکا ماتھا چومتا اندر کی جانب بڑھ گیا۔

جاناں تو اسکے اس قدر جنونی انداز پر کامپ کے رہ گئی اس نے دیکھا ہی کب تھا شازل میراں ملک کا یہ جنون وہ تو پر سکون سا بندہ تھا تو پھر یہ کون سا روپ تھا تو کیا وہ اپنا وعدہ پورا کرے گا یہ سوچتے جاناں ایک بار پھر سے رو دی۔

جاناں لوگ سب اپنے گھر واپس چلے گئے تو وہ بھی اپنے روم میں آگئی اور اپنا نائٹ ڈریس اٹھاتی واش روم چلی گئی کچھ دیر بعد واپس آئی تو بے بی پنک کمر کے ٹراؤزر شرٹ میں تھی جس پر کارٹون بنے ہوئے تھے اور پھر اپنے بال کنگھی کرتی کیمیسٹری کی بک اٹھاتی بیڈ پہ جا کر بیٹھ گئی اور بک گود میں رکھتی پڑھنے لگی صبح اس کا آنلاین کورس تھا کیوں کہ کراچی میں کیا ملک بھر میں سب یونیورسٹیاں بند تھی۔

وہ پڑھنے میں مگن تھی کہ اسے اپنے کمرے کی کھڑکی کھولتی اور بند ہوتی محسوس ہوتی تو اس نے گردن موڈ کر دیکھا تو اپنی سانس بند ہوتی محسوس ہونے لگی کیوں کہ وہاں زرام اسفند ملک بلیک ٹی شرٹ اور سکن ٹراؤزر پہنے رف حلیے میں ہاتھ پیچھے باندھے اسے غصے سے گھورنے میں مصروف تھا۔

یہ۔ یہ زرام بھائی۔ آپ یہاں میرے کمرے میں کیا کر رہے ہیں۔

ڈر کے مارے نور سے بولا نہیں جا رہا تھا مگر ہمت کر کے اس سے پوچھنے لگی جو اطمینان سے چلتا ہوا اس کے پاس آ رہا تھا اور پھر اسکے قریب آتا اپنا ایک پاؤں اسکے پاس اسکے بیڈ پر رکھا اور اپنے گھٹنے پر کہنی سمیت بازو رکھتا اس پر ہلکا سا جھکا تو نور کی سانسوں کی رفتار تیز ہوئی اور ڈر سے کہنی کے بل بیڈ پر گری

آج کیا بجو اس کر رہی تھی تم کہ میں زہریلا ناگ ہوں اور اور

وہ ایک پل روکا تھا اور اپنا ایک ہاتھ اسکے بالوں کی طرف لے جاتا اسکے بال پیچھے ہٹانے لگا جو چہرے پر آرہے تھے زرام کے اس طرح کرنے سے نور کو اے سی میں بھی پسینے آنے لگے اور اسکے چہرے کو دیکھنے لگی جہاں سنجیدگی کے علاوہ کچھ نہیں تھا

اور میرے پیدا ہونے پر میرے ماں باپ بھی افسوس کرتے ہوں گے اور تمہیں ان پر بہت ترس آتا ہے

ایسا ہی کہا تھا نہ ہمممم

زرام نے اپنے دائیں ہاتھ کی شہادت کی اونٹلی سے اسکا چہرہ اوپر اٹھایا جو ڈر سے نیچے کیے ہوئی تھی۔

دیکھیں زربھائی وہ۔۔۔ وہ میں کیسے کہہ سکتی ہوں۔۔۔ میں تو آپ کی بہت بہت عزت کرتی ہوں میری کیا مجال میں آپ کو برا بھلا کہوں۔۔۔ وہ تو زوئی مجھے کہہ رہی تھی کہ بھائی ایک زہریلے ناگ ہیں جو ہر وقت ہر ایک کو ڈسنے کو تیار رہتے ہیں اور نور بیچاری کو بلاوجہ ڈانٹتے رہتے ہیں اور جب بولتے ہیں تو زہر اگلے ہیں پتا نہیں اللہ انکو کب ہدایت دے دیں گے۔۔۔

اور ہاں وہ کہہ رہی تھی کبھی یہ زہریلا ناگ میرے ہاتھ لگے پھر میں اسکو ایریل میں بھگو بھگو کر ایسے دھوؤں دھوؤں کہ ایک سال تک بیہوش ہو جائیں اور نور بیچاری ایک سال تک سکون سے زندگی گزار سکے اور یہ بھی کہہ رہی تھی کہ جاننا آپنی تو بالکل پری جیسی ہیں پھر یہ جلاد جن بلکے چڑیل نما جن کہاں سے پیدا ہو گیا۔۔۔

www.urdu novelsmania.com

وہ اسکے چہرے کی طرف دیکھے بغیر زویا کا نام لیتی اپنی دلی مرادیں زرام اسفند ملک کو بتانے لگی جس کے نور میڈم کے نایاب خیالات سن کر کانوں سے دو حواں نکل رہا تھا۔۔۔

جسٹ شٹ اپ۔۔۔

اگر اب تم نے یہ فیر کی نمازبان زیادہ چلائی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا سمجھی۔

جب زرام کو اپنے کانوں پر اس قدر ظلم برداشت نہ ہوا تو اسکے منہ پر اپنا ہاتھ رکھ دیا اور اسکی آنکھوں میں دیکھتا اسکو خاموش کروانے لگا اور تو اور زرام اسفند ملک کو اپنا قہقہہ روکنا مشکل لگنے لگا کیوں کہ زرام اسفند ملک کو اسکی فیر کی نمازبان بہت پسند تھی مگر وہ ہمیشہ اس کو ڈرا کر رکھنا چاہتا تھا کہ نور میڈم جب بھی اسکو دیکھے تو ڈر کے مارے اپنی زبان کے جوہر دکھانے لگے۔

آپ کو پتا بھی ہے آپ سے برا اس پوری دنیا میں کوئی نہیں ہے میں تو پہلے دن سے کہتی آرہی ہوں آپ کو ہی مجھ پر یقین نہیں ہے اب خود ہی مان گئے نہ۔

وہ زرام کا ہاتھ ہٹاتی پھر سے اپنی زبان کے جوہر دکھانے لگی۔

یہ۔۔۔۔۔ یہ میں تو بالکل بھی نہیں کہہ رہی یہ بھی زونی کہہ رہی تھی میں تو آپ کی بہت عزت کرتی ہوں مجھے تو زونی پہ افسوس ہوتا ہے جو آپ جیسے پیارے انسان کو اتنا برا بھلا کہتی ہے جو اس کراچی کا محافظ ہے حد ہو گئی ہے زبان درازی کی۔

زرام کی گھوری پہ اپنے سارے کارنامے زویا بیچاری پہ ڈالیتی سرنفی میں ہلانے لگی زویا تو کیا اسکے تو فریشتوں کو بھی علم نہیں ہوگا کہ وہ ایسا بھی کچھ کر سکتی ہے اور وہ بھی اپنے زرام بھائی کے بارے میں افن نور میڈم کیا کہنے آپ کے آپ کو تو 21 توپوں کی سلامی پیش کرنی چاہئے۔

چپ بلکل چپ اب تمہاری آواز نہیں آنی چاہئے اور میری بات کان کھول کر سنو۔

زرام نور کا چہرہ اپنے چہرے کے نزدیک کرتا ہوا اسکی آنکھوں میں دیکھتا غرا آیا تو وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتی خاموش ہو گئی اور اسکی بات سننے لگی۔

آئندہ میں تمہاری اس فیر کی نما زبان سے شازل کو جانو بھائی کہتے نہ سنوں ورنہ میں تمہاری یہ چلتی زبان ایک سیکنڈ میں کاٹ کر شازل کو دے دوں گا کہ یہ پکڑو اس بلا کو جو ہر وقت جانو بھائی جانو بھائی کہتی رہتی ہے

www.urdu novelsmania.com

زرام اپنے اصلی مدعے پہ آتا ہوا بولا جو بات اسے ہر وقت غصہ دلاتی رہتی تھی زرام اسفند ملک کو کہاں برداشت تھا کہ اس کا یہ پٹا خا اسکے علاوہ کسی اور کو جانو کہے اس لیے اتنی رات کو وہ اسکے پاس آیا تھا۔

دیکھیں زربھائی اب آپ مجھے ڈرا رہے ہیں اور میری پیاری زبان کے ساتھ نہ انصافی کر رہے ہیں اگر آپ نے اسے کاٹ دیا تو آپ کی اتنی خوبصورت اور جاندار تعریفیں کون کرے گا آپ کو زہر یلاناگ کون کہے گا آپ کے ابھی تک پیدا نہ ہونے والے بچوں کو کالا کلوٹا کون کہے گا آپ کی موٹی بھنسن بیوی کو بھنسن کون کہے گا

بس آخری بار معاف کر دیں آئندہ اپکو زہر یلاناگ نہیں کہوں گی نہ ہی آپ کی اولاد کو افریقہ کی کالی عوام کہوں گی

نور ڈر سے آنکھیں بند کیے اپنے دل کی بھڑاس نکالنے لگی یہ دیکھے بغیر کہ زرام اسفند ملک اس کی تمام باتیں اپنے فون میں ریکارڈ کر رہا ہے اسے تو پروہ تھی تو بس یہ کہ کیا پتا اس کی زبان کل ہونہ ہو

ہو گئی بکواس یا کچھ اور رہتا ہے اگر رہتا ہے تو وہ بھی کر لو میں سکون سے بیٹھا ہوں

زرام سامنے صوفے پہ ٹانگ پہ ٹانگ رکھے بیٹھا ہاتھ میں موبائل پکڑے نور کو طرف دیکھتے بولا جو آنکھیں پھاڑے دیکھ رہی تھی

اب کیا بجواس کردی میں نے اور مجھ معصوم کو بخش دیں کل اس نسیم بیگم کھڑوس میم نے نہیں
بخشنا۔

وہ زرام کے پاس آتی ہوئی بولی اور اسکے پاس کھڑی ہو گئی۔

تم اور معصوم حیرت کی بات ہے مس پٹا خا۔

زرام اسے اپنے ساتھ بٹھاتا ہوا بولا۔

دیکھیں زربھائی آج کے لیے بخش دیں کیوں کہ مجھے کیمسٹری بلکل بھی نہیں آتی مجھے پڑھنا
ہے۔

www.urdu novelsmania.com

وہ رونے والی صورت بناتی بولی

وعدہ کرو آئندہ تم جانو بھائی نہیں کہو گی پھر میں چلا جاؤں گا

وہ اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں کے پیالے میں لیتا ہوا بولا۔

ٹھیک ہے آپ بھی مجھے سب کے سامنے ڈانٹیں گے نہیں۔

اوکے نہیں ڈانٹوں گا۔

کستے زرام نے اسکا ماتھا چوما اور واپس چلا گیا۔

زہریلا ناگ۔

نور اس کو گھورتی پھر اپنے ماتھے کو چھوتی بیڈ پر جا کر بیٹھ گئی اور پڑھنے لگی۔

جیسا کہ آپ سب جانتے ہیں اس کمپنی کے اوئر میران ملک ہیں اور ان کے اکلوتے بیٹے جو 5 سالوں سے امریکہ میں مقیم تھے مگر وہ 2 دن پہلے ہی واپس آ چکے ہیں تو اب سے وہ خود اپنی کمپنی کو ٹیک اوور کریں گے تو آج سے جتنے بھی پراجیکٹ یا فائلز ہوں گی تو اب سے ان کے ہی سائن ہوا کریں گے۔

وہ بلیک کرتا اور کیپری کے ساتھ ہائی ہیلز پہنے لمبے کڑھائی دار سرخ دوپٹے کو ایک سائیڈ پہ گرائے
لائٹ میک اپ کیے بالوں کو ہمیشہ کی طرح کھولا چھوڑے انتہا کی خوبصورت لگ رہی
تھی

وہ سب ورکرز کو آج کی اہم خبر سنارہی تھی کہ سب کی نظریں اس سے ہٹ کر سامنے اینٹرنس پہ گئیں
جہاں وہ بلیک تھری پیس سوٹ میں بالوں کو ہمیشہ کی طرح پونی میں قید کیے براؤن سنگلا سز لگائے مغرور
چال چلتا ہوا ان کے قریب آ رہا تھا اس کو دیکھ کر جاناں کی منہ سے بے ساختہ ماشاء اللہ نکلا تھا اور پھر
اپنی نظریں اس پر سے ہٹالیں کہ کہیں اسکی خود کی ہی نظر نہ لگ جائے

_____ "OMGShazthenumberone" _____

اس کمپنی میں ہائے میرے مولا کتنا خوبصورت اور ہاٹ انسان ہے یہ آج تک اس کوئی وی میں دیکھا
تھا آج حقیقت میں دیکھ لیا کاش یہ میرا بولے فرینڈ بن جائے

تمام فیملی ورکرز ایک دوسرے کے کان میں سرگوشیاں کرنے لگیں تو جاناں کو ان پر حد سے زیادہ
غصہ آیا مگر کنٹرول کر گئی مگر میل ورکرز تو اس بندے کی پرسنلیٹی دیکھ کر حیران ہو گئے کوئی اس قدر
خوبصورت اور رعب دار لگ سکتا ہے

اسلام و علیکم !!!!!!!!

وہ ان سب کے پاس آتا ہوا بولا اور ایک نظر جاناں کو دیکھتا دل میں مائی لوکی سرگوشی کرتا اپنی نظریں پھیر گیا۔

سمر ہم آپ کے بہت بڑے فین ہیں پلیز کیا ہم آپ کے ساتھ ایک ایک فوٹو لے سکتے ہیں پلیز

سب ورکرز جاناں کی گھوریوں کو نظر انداز کرتے شازل کو کہنے لگے۔

Waitamomentguys

www.urdu novelsmania.com

یہاں میں شازل ملک ایک ماڈل کی حیثیت سے نہیں بلکہ یہاں ایم ایس کمپنی کے اوزر شازل میراں ملک کی حیثیت سے کھڑا ہوں تو یہاں صرف آفس اور کام کی بات ہوگی۔

اشازل میران ملک کے اس تعارف پر سب حیران نظروں سے اسے دیکھنے لگے انداز ایسا تھا کہ شازل میران ملک کوئی اور نہیں بلکہ شازدی نمبرون ماڈل ہے وہ سب بیہوش ہونے کو ہوئے کیوں کہ آج تک کسی کو پتا نہیں تھا کہ اس کمپنی کا سیکنڈ اوئر کون ہے اب حیران ہونا تو بنتا تھا۔

اینڈیوس جانان اسفند ملک 10 منٹ میں میٹنگ اریج کریں تمام سٹاف مجھے میٹنگ روم میں چاہیے۔

وہ اب اپنا چہرہ جانان کی طرف کیے اسے حکم دینے لگا جو حیران نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی آج زندگی میں پہلی بار شازل میران ملک نے اسے اس کے اصلی نام سے پکارا تھا جانان کے دل میں ایک ٹیس اٹھی تھی مگر وہ نظر انداز کرتی ہاں میں سر ہلا گئی اور ساتھ اپنا چہرہ بھی پھیر گئی تھی کہیں وہ اس کا درد نہ جان جائے اسکے اس طرح کرنے پر شازل نے غصے سے اپنے بائیں ہاتھ کی مٹھی بنائی تھی وہ سمجھ رہا تھا کہ ہمیشہ کی طرح آج بھی اسکی جان نے اسے نظر انداز کیا ہے۔

حیران تو سب ورکرز بھی تھے اور وہ لوگ کبھی جانان کو دیکھتے تو کبھی شازل کو کہ یہ محترم آتے ہی ان کی میڈم پر حکم چلانے لگے جو خود دوسروں پہ حکم چلاتی آئی ہیں۔

ڈیڈ کی سیکڑی کون ہے ۹۹۹۹۹۹

شازل اب پھر جاناں کی طرف چہرہ کیے روعب دار آوازیں پوچھنے لگا جواب اس کو آنکھوں سے گھور رہی تھی جس پر شازل دل میں مسکرایا۔

یس سر میں ہوں میراں سر کی سیکڑی نوشین شاہد میں آپ کی کیا ہیلپ کر سکتی ہوں۔

اس آواز پر شازل نے جاناں پر سے نظریں ہٹاتا اسکی طرف دیکھنے لگا جوائنٹ لیمن کلر کی شرٹ کے ساتھ بلیک جیمیز پہنے ڈاڑھی کیے بال، ہلکے میک اپ میں دیکھنے میں کوئی 26 سالہ لڑکی لگی۔

جی تو آپ ہیں مس سیکڑی۔

وہ چلتا ہوا اسکے پاس آیا تو وہ ایک ادا سے مسکراتی اسکے پاس ہوئی جس پر جاناں نے اس کو گھور کر دیکھا اور شازل کو بھی گھورنے لگی کہ کیا ضرورت تھی اتنا پاس جانے کی۔

تو محترمہ مسکرا نا بند کریں اور میرے ساتھ چلیں اور مجھے ڈیڈ کاروم دکھائیں مجھے اس طرح مسکرانے والی لڑکیوں سے بہت چڑ ہے تو آئندہ پرہیز کیجیے گا۔

شازل کی بات پر جہاں نوشین کی مسکراہٹ رکی تھی وہیں جاناں کی مسکراہٹ نمودار ہوئی اور باکی ورکرز اس نوشین نامی بلا کی بے عزتی پر خوش ہوئے کیوں کہ نوشین ایک ایسی لڑکی تھی جو میران صاحب کی سیکڑی ہونے کا ہمیشہ فائدہ اٹھاتی اور ان کی غیر موجودگی میں ان سب پر روعب جمانی تھی

نوشین شازل کو اوپر کی طرف اشارہ کرتی بھاگنے کے انداز میں سیڑھیاں چڑھی تو شازل بھی ایک بھر پور نظر جاناں پہ ڈالتا سیڑھیوں کی جانب بڑھ گیا

یار ہم نے توٹی وی میں سنا تھا کہ شاز ملک ایک سویٹ اور پرسکون سائبندہ ہے پر یار یہ تو بہت کھڑوس اور غصے والے ہیں

ہاں یار تم لوگوں کو ہی پڑی تھی فوٹو کی کروالی بے عزتی

سب ورکرز شازل میران ملک کے بارے میں باتیں کرنے لگے

اگر آپ لوگ پھر سے اپنی انسلٹ کروانا نہیں چاہتے تو 10 منٹ میں میٹنگ روم میں ملیں اور یہ دس منٹ باتوں میں ذائع نہیں ہونے چاہیے تو اب اپنے اپنے کام پہ لگیں کام کے بعد شازل میران ملک

پہ ٹالک شور کھ لینا اور شہرام تم میرے ساتھ آؤ۔ شہرام جاناں کا پرسنل ایسیسٹنٹ
تھا۔

جاناں کی غصہ بھری آواز پر ایک سیکنڈ میں سب اپنی اپنی ڈیسک پر جا کر بیٹھے اور اپنے کام پہ لگ گئے تو
جاناں اور شہرام اوپر کی جانب بڑھ گئے کیوں کے جانناں اور میران صاحب کا روم ایک ساتھ اوپر اٹیچ
تھے بس درمیان میں گلاس وال تھی جس سے دونوں ایک دوسرے کو دیکھ سکتے تھے دونوں اونرز
اوپر روم میں بیٹھ کر نیچے سب ورکرز کو آسانی سے دیکھ سکتے تھے کے وہ لوگ کیا کر رہے ہیں مگر وہ
لوگ اپنے بوس لوگوں کو نہیں دیکھ سکتے تھے اس لیے وہ کام کے علاوہ کوئی بھی دوسری ایکٹیویٹی
کرتے پکڑے جاتے تھے جس پر جانناں انکو ڈبل کام کرنے کی سزا دیتی تھی۔

حیدر تمہارے پاس ایک دن کا ٹائم ہے مجھے ہماری لندن کی برانچ کے تمام پراجیکٹ کی ڈیٹیل اور
رپورٹ چاہیے۔

وہ اپنے آفس روم میں بیٹھا لپ ٹاپ اپنے سامنے رکھے اپنے پرسنل ایسیسٹنٹ کو حکم دینے
لگا۔

جی باس ہو جائے گا یہ کام

حیدر بھی اسکی حکم پر اپنے سر کو ہاں میں ہلاتا ہوا بولا۔

اور ایک بات یاد رکھنا وہاں کے مینیجر کو اس بات کی بھنک بھی نہیں پڑنی چاہیے۔ آگئی سمجھ

وہ لیپ ٹاپ پر اپنی انگلیاں چلاتا ہوا اسے وارن کرنے لگا۔

جی با۔

حیدر بولنے لگا تھا کہ دھڑم کی آواز سے کوئی اندر داخل ہوا تو دونوں نے سامنے دروازے کی طرف دیکھا جہاں وہ پولیس یونیفارم میں مسکراتا ہوا کھڑا تھا۔

www.urdu novelsmania.com

میزر نام کی کوئی چیز ہوتی ہے زرام اسفند ملک مگر تمہیں ان سب کا کیا پتا کیڑے مکوڑے ایس پی جو ٹھہرے۔

ولی برہان ملک ایک دم دھاڑا تھا جس پر حیدر بھی کامپ گیا تھا مگر وہ ڈھیٹوں کی طرح کھڑا مسکرا رہا تھا۔

اے آہستہ بولا کر سر میں درد کر دیتا ہے جب بھی بولتا ہے تو اور تم حیدر بھائی صاحب جاؤ جا کر میرے لیے جو س لے کر آؤ تمہارے اس سائیکو بوس نے سر میں درد کر دیا ہے۔

زرام اسکی گھوری کو نظر انداز کرتا اسکے سامنے کرسی پہ آکر بیٹھا اور حیدر پہ حکم چلانے لگا جو باہر کی جانب جا رہا تھا۔

تمیز نام کی چیز نہیں ہے تم میں حیدر تمہیں نوکر لگ رہا ہے جو تم اس پر حکم چلا رہے ہو اور تم میرے آفس میں کیا کر رہے ہو نگویاں سے مجھے بہت کام ہے۔

ولی اپنے مخصوص سنجیدہ اور غصے بھری آواز میں بولا۔

ولی یار تو مجھے یہ بتا تو تھکتا نہیں ہے ان کالے اور سفید کپڑوں سے۔

زرام اسکی باتوں کو نظر انداز کرتا اسکے بلیک تھری پیس سوٹ پہ چوٹ کرنے لگا تو وہ پھر سے اپنی کالی آنکھوں سے زرام کو گھورنے لگا۔

تم یہاں یہ بکواس کرنے آئے ہو۔

ولی اپنا لپ ٹاپ سائیڈ پہ کرتا ہوا اس کی طرف مکمل طور پر متوجہ ہوا۔

نہیں میں بکواس نہیں تم سے بات کرنے آیا ہوں مگر تم ہو کہ یہ بوس گری چلا رہے ہو۔

زرام ٹیبل سے پنسل اٹھاتا ہوا بولا تو ولی کو اس پر رج کے پیار آیا مگر صرف ایک سیکنڈ کے لیے۔

تو جلدی سے بولو اور یہاں سے چلتے بنو۔

ولی اٹھ کر کھڑکی کے پاس آیا۔

ولی کتے کمینے آدمی تو مجھے میز زسکھاتا ہے تجھے خود میز ز نہیں ہیں کہ آفس میں آئے مہمان کے ساتھ کیسے پیش آتے ہیں۔

زرام نے وہیں سے اسکو ہاتھ میں پکڑی پنسل ماری جس پر ولی جیسے بندے کو تو کچھ نہیں ہوا مگر بچاری پنسل زمین بوس ہو گئی۔

مہمان کی خدمت کرنا بہت اچھے سے آتا ہے ولی برہان ملک کو مگر روز منہ اٹھا کر آنے والوں کو ولی دروازے سے ہی چلتا کرتا ہے۔

ولی بغیر رخ موڑے سنجیدہ آواز میں بولا۔

تو اتنا بغیرت ہو سکتا ہے میں نے کبھی سوچا نہیں تھا اللہ کرے زویا گڑیا تیرے جیسے مغرور انسان کا جینا حرام کر دے پھر تو روتا ہوا میرے پاس آئے پھر میں تجھے دروازے سے دکھے دے کر سڑک پر پھینکوں گا۔

زرام غصہ سے اسکی پیٹھ کو دیکھتا ہوا بولا۔

ایسا وقت ولی برہان ملک پر کبھی نہیں آئے گا کہ وہ تجھ جیسے کیڑے مکوڑے ایس پی کے پاس آئے

ولی اس کے پاس آتا ہوا مسکرایا تو زرام کو تپ چڑھ گئی اور اٹھ کر اس کے پیٹ میں ایک گھونسہ مارا تو ولی نے بھی اسکے پیٹ میں ایک مکا مارا۔

کتے کہنے تو نے ایس پی پہ ہاتھ اٹھایا۔

زرام پیٹ پہ ہاتھ رکھتا ہوا ولی کو گھورنے لگا تو ولی نے قہقہہ لگایا جس پر زرام اسے دیکھنے لگا اور اسے گلے لگایا۔

یارولی واپس آجا موم اور ڈیڑھ بجے بہت یاد کرتے ہیں اور جاناں کے بغیر کیسے رہ رہا ہے تو۔

ولی اسکی بات سنتا پیچھے ہٹا اور واپس سنجیدہ ہو گیا اور چہرے پر چٹانوں جیسی سختی در آئی۔

جو چیز ممکن نہیں اسکے بارے میں بات مت کیا کرو میں اس گھر میں نہیں آ سکتا مجھے اپنے ڈیڈ کے گھر رہنا ہے۔

ولی واپس اپنی کرسی پر بیٹھتا ہوا بولا

تم بتائیوں نہیں دیتے کیا ہوا تھا کوئی وجہ تھی جس کی وجہ سے تم گھر چھوڑ آئے۔

اسکی بات پوری ہونے سے پہلے دروازہ ناک ہوا اور 20 سالہ لڑکا جو س لائے کمرے میں داخل ہوا اور
جو س ٹیبل پہ رکھتا واپس چلا گیا۔

ہاں میں کیا کہہ رہا تھا۔

زرارم اپنا ماتھا مسلمنے لگا۔

تم کہہ رہے تھے کہ تم جانے لگے ہو۔

ولی سنجیدہ مگر آنکھوں میں شرارت لیے زرارم کی طرف دیکھنے لگا۔

یار ولی جس دن تو پیدا ہوا ہو گا نہ وہ کوئی منسوس دن ہو گا اور اس دن سب نے ماتم کیا ہو گا اور میں اوپر بیٹھا تجھے لعنتیں دے رہا ہوں گا۔

زرام نے جوس کا گلاس ٹیبل پہ پٹا تو ولی کا ایک بار پھر قہقہہ گونجا۔

یہ بات تو مجھے کوئی 10 ہزار 101 بار بتا چکا ہے۔

ولی نے موبائل پہ کچھ لکھتے ہوئے زرام کو جواب دیا۔

اور پھر بھی تجھے 10 ہزار 101 بار بھی شرم نہیں آئی ڈوب کے مر جا تو اگر کہیں تجھے جیسا گنداکٹر کا پانی مل جائے تو۔

زرام کرسی سے اٹھتا ہوا ولی برہان ملک کو شرم دلانے لگا جس کے پاس شائد تھی ہی نہیں۔

شرم میرے پاس نہیں ہے اور میرے جیسا اس دنیا میں ایک ہی ہے سو میرے جیسا تو پانی بھی کہیں نہیں ہو گا۔

اچھا یہ سب چھوڑ تو جا رہا ہے۔

ولی زرام کو دیکھنے لگا جو دروازہ کھولنے لگا تھا پھر رک کر ولی کی بات سننے لگا۔

ہاں جا رہا ہوں کیوں۔

تو جانہ بھائی کھڑا کیوں ہے کوئی کام وام نہیں ہے منہ اٹھا کر روز آ جاتے ہو۔

ولی کی بات پر زرام نے ولی کو دیکھا اور پھر واپس اسکے پاس آیا تو ولی اسکی شکل دیکھنے لگا اور پھر زرام موقع کا فائدہ اٹھاتے اسکا لپ ٹاپ اٹھا کر نیچے فرش پر پھینک دیا اور اسکے گال کو چومنا بھاگ گیا اور ولی وہیں صدمے کو حالت میں کھڑا رہا اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا اس کے ساتھ ہوا کیا ہے۔

کیڑے مکوڑے ایس پی۔

جب اسے سمجھ آیا تو وہ اتنی زور سے دھاڑا کہ حیدر بھاگ کر روم میں آیا اور سامنے لپ ٹاپ کی حالت دیکھتا تھوک منگنے لگا۔

بوس یہ —

جسٹ شٹ اپ — اٹھاؤ اسے اور دیکھو چل رہا ہے یا نہیں اگر چل رہا ہے تو جلدی سے
دوسرے لیپ ٹاپ میں سارا ڈیٹا کرو فاسٹ —

جی بوس —

وہ بیچارہ لیپ ٹاپ اٹھا کر سی پے بیٹھ گیا اور ولی غصہ سے اپنی سیگریٹ نکال کے پینے لگا اب اسے اپنا
غصہ کم کرنا تھا جو صرف اسکی سیگریٹ سے ہی ہونا تھا —
سب کو میڈنگ روم میں بلانے کا مقصد یہی ہے کہ میں سب کو کچھ چیزوں کے بارے میں آگاہ کرنا چاہتا
ہوں تو آج سے بلکہ ابھی سے مجھے کوئی بھی شخص ورک ٹائم میں ایک دوسرے سے باتیں کرتا ہوا نظر
نہ آئے آفس ٹائم ختم ہونے کے بعد آپ جہاں مرضی جائیں جو مرضی کریں اور سب سے اہم بات
اگر کوئی بھی مجھے کسی دوسرے کے ڈیسک پہ بیٹھا نظر آیا تو میں اسے کسی بھی قسم کی وارننگ دیے بغیر
اس کپنی سے ہمیشہ کے لیے فارغ کر دوں گا —

اور جو فائننس کا مینیجر اور اسکی ٹیم ہے وہ ایک گھنٹے کے اندر اپنی تمام فائلز لے کر واپس اسی روم میں
آئے گو فاسٹ —

شازل میران ملک میٹنگ روم میں اپنی بوس والی کرسی کی ٹیک پر اپنی دونوں بازوؤں کی کھنیاں ٹکائے سنجیدگی کے ساتھ کھڑا سب ورکرز کو اہم باتوں سے آگاہ کرنے لگا۔

اور اس کی بات سنتے فائننس کی ٹیم اور مینیجر بغیر اپنا وقت ذائع کیے میٹنگ روم سے باہر چلے گئے کیوں کہ سب کو علم ہو گیا تھا اب ان پر پہلے سے بھی زیادہ برا وقت آچکا ہے۔

اور جاناں اسفند ملک بغیر پلک جھپکائے شازل کو دیکھ رہی تھی اسکو تو یہ بھی نہیں پتا تھا کہ سب ورکرز روم سے جا چکے ہیں وہ تو بس شازل کو دیکھے ایک ہی بات سوچی جا رہی تھی کہ آج اس نے اپنی زندگی میں پہلی بار شازل کو بغیر مسکراہٹ کے دیکھ رہی ہے نہ ہی آج اس نے ایک بار بھی اپنے خوبصورت ڈیملز کا دیدار کروایا جاناں کو تو وہ کوئی اور ہی شازل میران ملک لگ رہا تھا۔

وہ انہی خیالوں میں گم تھی جب شازل نے اس کے سامنے چٹکی بجاتی تو وہ ہوش کی دنیا میں واپس آئی اور اسکی طرف دیکھنے لگی اور پھر روم کی طرف دیکھا جہاں ان دونوں کے علاوہ کوئی نظر نہیں آ رہا تھا۔

کن خیالوں میں گم ہیں آپ مس جاناں اسفند ملک یہ آفس ہے اور یہاں ایٹو ہو کر کام کرنا پڑتا ہے تو آپ کی جو پریشانیاں ہیں تو مہربانی کر کے ان کو اپنے گھر چھوڑ کر آیا کریں اور آئندہ میں آپ کو اس طرح نہ دیکھوں۔

شازل اسکو اچھی خاصی سنا کر باہر کی جانب جانے لگا۔

یوسر و احیات اپنے آپ کو سمجھتے کیا ہیں آتے ہی اپنے روعب جھاڑنے لگے ہیں میں اس کمپنی کی ورکر نہیں ہوں جس پر آپ اپنا حکم چلائیں۔

جاناں نے اسے بازو سے پکڑ کر اس کا رخ اپنے سامنے کیا یہ سب اتنا اچانک ہوا کہ شازل کچھ سمجھ ہی نہیں پایا تھا وہ کبھی جاناں کو دیکھتا جو اس کے قریب کھڑی تھی تو کبھی اسکے ہاتھ کو جو شازل کے دائیں بازو پر تھا۔

www.urdu novelsmania.com

اور جاناں جو اتنی دیر سے اسکا اپنے ساتھ روڈ سارویہ دیکھ رہی تھی اب اسکی ساری برداشت ختم ہوئی تھی وہ کیسے برداشت کر لیتی جس شخص نے ساری زندگی اسے ہمیشہ اس دنیا میں اسپیشل رکھا اپنی جان کہا یوں اچانک اسکا ڈانٹنا، غصہ کرنا جاناں کیسے برداشت کر سکتی تھی۔

مس جاناں اسفند ملک آپ اس کمپنی کی ورکر ہی ہیں کیوں کہ میں اس کمپنی کا اوزر ہوں نہ کے آپ اور دوسری بات آپ کو تمیز نہیں ہے۔ ہاتھ چھوڑیں میرا۔۔۔۔۔

شازل اسکا ہاتھ ہٹاتا ہوا پیچھے ہوا اور دونوں کے درمیان فاصلہ قائم کیا تو جاناں اسکی اس قدر بے رخی پر اسکی آنکھوں میں دیکھنے لگی جن میں ہمیشہ اسے اپنے لیے محبت ہی محبت نظر آتی تھی مگر آج ان میں صرف سرد پن تھا جو جاناں کو تکلیف دے رہا تھا اور جو بات آج تک جاناں اسے کہتی آئی تھی آج شازل میراں ملک نے اسکو وہی بات لٹائی تھی جس پر جاناں کی آنکھوں میں آنسوؤں آ گئے تھے جس کو دیکھ کر شازل نے اپنی نظریں پھیر لی تھیں۔۔۔۔۔

مسٹر واہیات آپ شائد بھول رہے ہیں میراں انکل کی جگہ اب میں اس کمپنی کی اوزر ہوں کیوں کہ وہ اپنی تمام ریسپونسیبیلٹی مجھے یعنی جاناں اسفند ملک کو دے کر گئے ہیں۔۔۔۔۔ میراں انکل کے شیرز 60% ہیں اور آپ کے 40% تو اس حساب سے اس کمپنی کی بڑی اوزر میں ہوں نہ کے آپ مسٹر واہیات۔۔۔۔۔

جاناں اسکے کوٹ کے بٹن بند کرتی ہوئی اسے یاد دلانے لگی جس پر شازل نے اسکے تیور دیکھتا مسکرا رہا تھا مطلب اسکی جان اسکی توجہ چاہتی تھی۔۔۔۔۔

تو تمہارا کہنا ہے کہ اب شازل میرا ملک جانا اسفند ملک کے اندر رہ کر کام کرے گا واہ کیا جوک مارا ہے۔

شازل قہقہہ لگانے لگا انداز ایسا تھا کہ واہ کیا کہنے تمہارے۔

تو جانا اس کے ڈیمپل دیکھنے لگی جس نے آخر اپنا دیدار کروا ہی دیا تھا بے اختیار جانا نے اپنے دونوں ہاتھ جو اس کے کوٹ پر تھے ان کو وہاں سے ہٹاتی شازل کی دونوں گالوں پہ پڑنے والے ڈیمپلز پر رکھ دیے اور ان کو مسکراتا ہوا محسوس کرنے لگی جس پر شازل کی مسکراہٹ رکی تھی اور دل کی دھڑکنیں تیز ہوئیں تھی آخر اس کی جان نے اس کے ڈیمپلز کو چھو ہی لیا تھا مگر کچھ دیر بعد وہ واپس سنجیدہ ہو گیا تھا اور اس کے دونوں ہاتھ اپنے گالوں سے ہٹا دیے تو جاناں بھی ہوش کی دنیا میں واپس آئی اور آنکھوں میں آنسو لیے اپنا رخ موڑ گئی جس پر شازل نے غصہ سے اس کی پشت کو گھورا۔

مس جاناں اسفند ملک 5 منٹ میں خان انڈسٹری کے پروجیکٹ کی فائل لے کر میرے روم میں پہنچو اور 5 منٹ مطلب 5 منٹ ہونے چاہیے ورنہ پھر میں تمہیں بتاؤ گا میں کس قسم کا واہیات ہوں۔

وہ غصے سے کہتا روم سے باہر چلا گیا۔

افس جاننا اسفند ملک کیا ہو رہا ہے تمہیں کیوں ہو رہی ہے اب اتنی تکلیف آج تک تم اسکی انسلٹ کرتی آئی ہو اب کرو برداشت اب وہ تم سے محبت نہیں کرتا وہ ایک مرد ہے اور مرد کبھی بھی اپنی انسلٹ برداشت نہیں کرتا۔

جاننا کو اپنے ضمیر کی آواز اپنے کانوں میں سنائی دینے لگی جس پر وہ شدت سے رو دی۔

نہیں میں بھی اب اس کے نزدیک نہیں جاؤں گی اس سے دور رہوں گی چاہے جو ہو جائے اور مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا وہ مجھ سے بری طرح پیش آئے وہ میرے لیے صرف ایک کزن کی حیثیت رکھتا ہے اور کچھ بھی نہیں۔

جاننا غصے سے اپنے آنسو صاف کرتی باہر چلی گئی اور پیچھے دروازے کے پاس کھڑے شازل نے غصے سے اسکی پشت کو گھورا۔

یہ تمہاری بھول ہے جان تم خود چل کر آؤ گی میرے پاس اور مجھ سے اپنی محبت کا اظہار کرو گی تب تم مجھے بتاؤ گی میں تمہاری زندگی میں کیا حیثیت رکھتا ہوں میری سر پھری جان۔

شازل ایک بار پھر قہقہہ لگاتا اپنے روم میں چلا گیا۔

اور بھی ماڈل صاحب کیس ادن گزرا آج کا۔

وہ سب لوگ رات کے کھانے کے بعد لاؤنچ میں بیٹھے تھے جب میران صاحب نے شازل سے پوچھا
جو نور اور زویا کے درمیان بیٹھا تھا۔

جی ڈیڈ اچھا ہی گزرا ہی ہو گا اب آپ نے سزا دی ہے تو اچھی ہو یا بری نبھانی تو ہے۔

شازل نور کے بال خراب کرتا ہوا بولا جو اسکے موبائل لے کر بیٹھی تھی اب بیچاری کا خود کا تو ہمسفر
ٹوٹ گیا تھا اب اپنے جانو بھائی کا لے کر بیٹھی تھی۔

بیٹا کبھی تو سہی طرح سے بات کر لیا کرو ڈیڈ ہیں تمہارے۔

صوفیہ بیگم لاؤنچ میں آتی ہوئی اسکے سر پہ چپت لگائی۔

موم اچھا ہے نہ گھر میں شوگل لگا رہتا ہے۔

زویا شازل کے کندھے پہ سر رکھتی اپنی مہاجان کو کہنے لگی۔

ہاں بابا تو مذاق ہیں نہ جو آئے ان کے ساتھ کر کے چلا جائے کوئی لحاظ ہوتا ہے تمیز ہوتی ہے مگر زویا کی بچی کو کیا پتا وہ کیا ہوتی ہے۔

نور موبائل یوزر کرتی مصروف سے انداز میں بولی جس پر زویا نے اسکی کمر پر مکہ مارا۔

ہانی میری معصوم کمر توڑ دی اس ظالم نے۔

نور اونچا اونچا بولنے لگی۔

بس کروڈراے باز اتنا بھی نہیں مارا زویا گریٹا نے۔

شازل بھی اسکی کمر پہ تھپڑ مارتا ہوا بولا جس پر زویا کا قہقہہ گونجا میرا صاحب اور صوفیہ بیگم اس کی اداکاری پہ ہنسنے لگے۔

جانو بھائی آپ نے اس زوئی کی بچی کی وجہ سے مجھے مارا اب اس زوئی کی خیر نہیں۔

نور کا صدمے سے برا حال ہو گیا تو شازل نے اسکو گھورا جو زویا کو مارنے لگی تھی۔

بہت چلاق ہو تم ایبل زویا گڑیا بہت معصوم ہے اور تم سے بڑی ہے آئندہ میں تمہیں ایسے کرتے نہ دیکھوں۔

شازل اسے پیار سے سمجھاتا ہوا بولا تو وہ ہاں میں سر ہلا گئی اور زویا کو دیکھا جو سچ میں بہت معصوم تھی وہ ہمیشہ اسے پہلے تنگ کرتی تھی وہ معصوم سبز آنکھوں والی گڑیا نور کو بہت پیاری تھی تبھی تو اسے تنگ کرتی تھی۔

شکر ہے بھائی آپ آگئے ہیں ورنہ یہ ایسے ہی تنگ کرتی ہے مجھے۔

زویا شازل کی طرف دیکھتی معصومیت سے بولی تو اس کے ماما بابا نے ماشاء اللہ کہا۔

ہاں میری گڑیا میں اب یہی ہوں

شازل نے اس کا ماتھا چوما تو نور نے بھی اپنا ماتھا آگئے کر دیا تو مسکراتا ہوا اس کا بھی ماتھا
چوما۔۔۔۔۔

اچھا ڈیڈ آپ لوگوں سے بہت ضروری بات کرنی ہے۔۔۔۔۔

ہاں بولو کیا بات ہے۔۔۔۔۔

میرا صاحب اور صوفیہ بیگم اسکی جناب متوجہ ہوئے۔۔۔۔۔

ڈیڈ وہ ولی زویا کی رخصتی چاہتا ہے اور ویسے بھی 5 سال ہو گئے نکاح کو تو مجھے بھی اسکی بات ٹھیک لگی
مگر وہ اسی ہفتے کا کہہ رہا ہے۔۔۔۔۔

اسکی بات جہاں وہ لوگ خوش ہوئے تھے وہیں زویا کو اپنی سانس لینا مشکل لگنے لگا۔۔۔۔۔

میں روم میں جا رہی ہوں گڈ نائٹ۔۔۔۔۔

وہ کہتے اٹھ کر چلی گئی تو نور بھی اس کے پیچھے جانے لگی۔۔۔۔۔

ایتھل تم یہاں آؤ میرے پاس زویا کو جانے دو۔

شازل نے نور کو اپنے پاس بلایا تو وہ منہ بناتی اسکے پاس واپس بیٹھ گئی۔

کیا جانو بھائی مجھے زویا کو مبارک دینی تھی اب ہمارے گھر میں بھی شادی ہوگی یا ہو۔

ہاں ایتھل بعد میں بات کرنا سہی کہہ رہا ہے تمہارا بھائی ابھی اسکے لیے یہ نیوز بہت بڑی ہے تو اسے ریلیکس ہونے دو۔

میرا ان صاحب نے کہا تو چپ ہو کر بیٹھ گئی۔

بیٹا باکی تو بہت خوشی کی بات ہے مگر ایک ہفتے میں تیاریاں کیسے ہوں گی۔

صوفیہ بیگم کو تیاریوں کی ٹینشن ہونے لگی ظاہر سی بات ہے بیٹی کی شادی وہ بھی اتنی جلدی پریشانی کی تو بات تھی مگر خوش بھی بہت تھیں۔

ارے تیاریوں کی کیا ٹینشن گھر کی بات ہے باکی چار چار بیٹے ہیں ہمارے تو سب ہو جائے گا بس تم صبح ولی کو گھر بلاؤ اور اسفند بھائی اور بھابی کو۔۔۔ باکی صبح بات کریں گے ٹائم بہت ہو گیا ہے تم سب کو انظار م کر دو اور نور بیٹا روم میں جاؤ۔۔۔

میران صاحب کی بات پر شازل نور سے موبائل لیتا اسکا ماتھا چومتا اپنے کمرے کی طرف چلا گیا آخر ان دو نمونوں کو خوش خبری سنائی تھی جنہوں نے دو روز سے تنگ کر کے رکھا ہوا تھا۔۔۔

وہ بھاگتی ہوئی اپنے کمرے میں داخل ہوئی اور دروازے کو بند کرتی وہیں نیچے دروازے کے ساتھ لگ کے بیٹھتی چلی گئی اور آنسوؤں کا سیلاب بہنے لگا۔۔۔

میں کبھی بھی آپ کو معاف نہیں کروں گی آپ کی وجہ سے میری بیسٹ فرینڈ آج اس حالت میں ہے جاناں کا ہر درد میں جانتی ہوں وہ اگر آج تکلیف میں ہے تو اسکی وجہ صرف آپ ہیں میں آپ سے کبھی بھی شادی نہیں کروں گی آپ بہت برے انسان ہیں ولی نفرت ہوتی ہے مجھے آپ سے۔۔۔

وہ غصہ سے اٹھتی ہوئی وارڈروب سے کپڑے نکالتی واشروم میں بند ہو گئی۔۔۔

10 منٹ میں فریش ہو کر باہر آئی اپنے بال سیٹ کیے اور روم سے نکل گئی۔

باہر آئی تو سب اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے تھے وہ سانس خارج کرتی ہوئی پورچ میں آئی اپنی گاڑی میں بیٹھتی گاڑی کو دروازہ کھولنے کا کہتی مینشن سے نکلتی چلی گئی یہ سوچے بغیر رات 10 بجے اسکے ساتھ کچھ بھی ہو سکتا ہے ایسی ہی تھی وہ جذباتی کچھ نہیں سوچتی تھی بس جو دل میں آتا کر دیتی۔

ٹھیک ادھے گھنٹے بعد وہ اس شخص کی آفس کی باہر کھڑی تھی اسکو اندر جاتا دیکھ گاڑی بھاگ کر اسکے سامنے آیا۔

میم آپ اس وقت اندر نہیں جا سکتی۔

www.urdu novels mania.com

کیوں نہیں جا سکتی۔

وہ اسے گھورتے ہوئی بولی

کیوں کہ میم رات کے ساڑھے 10 ہو رہے ہیں اور اس وقت کسی کو اندر جانے کی اجازت نہیں ہے

اے تو مطلب تم مجھے اندر جانے نہیں دو گے۔

نہیں۔

سہی ہے بعد میں مجھے مت کہنا بتایا نہیں۔

زویا سبز آنکھوں کو گھوماتی ہوئی بولی

کیا مطلب۔

وہ پریشان ہوتا ہوا بولا

یہی کہ میں ملک خاندان کی بیٹی، شازل میران ملک کی بہن اور۔

وہ اسکی طرف دیکھتی ہوئی روکی جویہ سب سن کہ پریشان ہو گیا تھا۔

اور

وہ اٹکتا ہوا بولا

اور یس پی زرام اسفند ملک کی سالی ۔۔۔۔

اور یہ بات کہتی وہ نور کو تصور کرتی دل میں مسکرائی تھی

اب بتاؤ جانے دو گے اندر

بجی جی میم آپ جانیں

وہ پیچھے ہٹتا ہوا بولا

ڈرپوک بلکل میری طرح

وہ منہ میں بڑبڑاتی اندر کی جانب بڑھ گئی

آفس میں داخل ہوتے اندھیرے نے استقبال کیا تو زویا کو ڈر لگا تھا وہ غصہ میں آتو گئی تھی اگر وہ نہ ہوا تو

وہ اندھیرے میں چلتی ہوئی آگے بڑھی تو زویا کو سیکنڈ فلور پہ روشنی جلتی ہوئی نظر آئی تو بے خوف ہوتی غصہ سے سیڑھیاں چڑھی۔

روم کے سامنے پہنچتے دھڑم سے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہوئی۔

وہ جو گھر جانے کے لیے چیر سے اپنا کوٹ اٹھا رہا تھا شور پہ مڑ کر دیکھا تو ایک لمبے کے لیے ساکت رہ گیا۔

پورے 5 سال بعد وہ اسکے سامنے کھڑی تھی گرے لونگ شرٹ کے ساتھ ریڈ کیپری پہنے، ہم رنگ ڈوپٹہ جو کندھوں اور سینے پہ پھلا آیا ہوا تھا۔

مناسب قد، گورا مگر گلابی رنگ، سبز آنکھیں اور دائیں آنکھ کے نیچے چھوٹا سا تل جو اسکی آنکھوں کو پرکشش بناتا تھا، لمبی ناک جس میں خوبصورت چھوٹی سفید نوز پن پہنی ہوئی تھی، گلابی ہونٹ، بھورے بھاری بال جن کو پونی میں قید کیا ہوا تھا۔

دہلی پتلی نازک سی زویا آج بھی اتنی ہی دلکش اور خوبصورت تھی شاید زیادہ ہو گئی تھی۔

اسکا جائزہ لینے کے بعد اسنے اپنی گھڑی پہ ٹائم دیکھا جہاں ۱۰:۳۰ ہو رہے تھے۔

ٹائم دیکھتے اسکی کی آنکھوں میں شولے بھڑکنے لگ گئے تو وہ اسکی جانب بڑھنے ہی لگا تھا کہ زویا غصہ سے اس کے پاس آئی اور اسکے کالر کو اپنے دونوں ہاتھوں جکڑا نا جانے اس میں اتنی بہادری کہاں سے آگئی تھی شاید اپنی شادی کی بات سن کر۔

مسٹر ولی برہان ملک صرف تمہاری وجہ سے صرف اور صرف تمہاری وجہ سے میری عزیز دوست آج اتنی تکلیف میں ہے میں تم سے کبھی بھی شادی نہیں کروں گی نفرت کرتی ہوں میں تم سے وہ بھی شدید ترین۔

وہ اپنی سبز آنکھوں میں غصہ لیے ولی کے بہت قریب کھڑی تھی۔

اور ولی برہان ملک غصہ سے کبھی اسے دیکھتا تو کبھی اپنے کالر کو وہ تو اس لڑکی کی ہمت پر حیران ہو رہا تھا جو اس کے کالر تک پہنچ گئی تھی۔

اور زویا اپنی کہہ کر جب خاموش ہوئی اور اسکی آنکھوں کے اشارے کو سمجھی تو اپنے غصہ میں کی گئی غلطی کا احساس ہوا تو اپنے ہاتھ ہٹانے لگی تھی کہ ولی برہان ملک نے اسکے ہاتھوں پر اپنے ہاتھ رکھے اور اسکے طرف قدم لینے لگا اور اسے اپنی طرف اور اتنے نزدیک آتا دیکھ زویا کو سہی معینے میں اب ڈر لگنے لگا تھا اور اپنی غلطی کا احساس ہونے لگا تو وہ بھی پیچھے کی جانب قدم لینے لگی اور ایک اور قدم لینے ہی لگی تھی کہ دیوار کے ساتھ جا لگی اور پھر دیوار کے ساتھ سر ٹکاتے خوف سے آنکھیں بند کر گئی۔

لیکن ولی برہان ملک کی آنکھوں میں صرف غصہ تھا اور کچھ بھی نہیں۔

وہ اسکی جانب جھکا اور اسکے کان میں غراتے ہوئے سرگوشی کرنے لگا۔

تم جانتی ہو تم نے آج اور اس وقت کیا غلطی کی ہے تم نے ولی برہان ملک کے کالر کو پکڑنے کی غلطی کی ہے جو آج تک کسی میں اتنی ہمت پیدا نہیں ہوئی۔

کہتے ہی وہ اسکی گردن پہ جھکا اور وہاں اپنا لمس چھوڑنے لگا اور اپنے کالر سے اسکے ہاتھ چھڑواتے اوپر دیوار کے ساتھ لگا دیے۔

زویا تو اس کے وہشت زدہ لمس اور پتھریلی آواز پہ ہی کا سینے لگی
وووو۔۔۔ وہ میں نے۔۔۔

زویا کو بولتے دیکھ ولی برہان ملک نے اس کی گردن سے منہ نکالا اور اس کی آنکھوں میں گھورنے
لگا۔۔۔

ششش تم جانتی ہو ابھی ٹائم کیا ہو رہا ہے اور اس وقت تم میرے آفس میں اکیلی ہو اور میں تمہارے
بقول بہت برا ہوں جو تمہاری دوست کے ساتھ برا کر سکتا ہے تو سوچو تمہارے ساتھ کیا کچھ کر سکتا
ہے۔۔۔

وہ اسکی کا سینے خوبصورت گلابی ہونٹوں کو دیکھتے کہنے لگا تو زویا کو اپنی جان منگلتی ہوئی محسوس ہونے
لگی۔۔۔

www.urdu novelsmania.com

سوری آئندہ آپ کو کچھ نہیں کہوں گی نہ ہی آپ کے کالر کو پکڑوں گی پلیمز مجھے جانے دیں۔۔۔

زویا کی ساری بہادری ہوا ہوئی تھی اور ولی سے خوف آنے لگا وہ کتنی بڑی غلطی کر چکی تھی۔۔۔

نوئیور آج تو بلکل بھی نہیں۔۔۔ آج تمہیں سزا دینا بہت ضروری ہے تاکہ دوبارہ کبھی بھی رات کے وقت اکیلی میرے پاس اور گھر سے نہ نکل سکو۔۔۔

کہتے ہی وہ اس پر جھکا اور اپنے ہونٹ اسکے ہونٹوں پر رکھ دیے اور اسکی شدت اس قدر تھی کہ زویا کے زویا کو اپنی سانسیں بند ہوتی محسوس ہونے لگی تو وہ آنکھیں بند کیے اسکی شدت بھرالمس برداشت کرنے لگی۔۔۔

کچھ دیر بعد زویا کے آنسوؤں ولی برہان ملک کے چہرے پر گرے تو تب جا کے ولی نے اسکے ہونٹوں کو اپنی قید سے آزاد کیا تھا مگر پیچھے نہیں ہٹا تھا۔۔۔

آئندہ سوچ سمجھ کر گھر سے نکلنا مائی ہارٹ بیٹ۔۔۔

مسکرا کر کہتے وہ ایک بار پھر جھکا اور اسکے ماتھے اور اسکی سبز آنکھوں کو چومتے اور پھر اپنے ہاتھوں سے اسکے ہاتھ آزاد کرتا پیچھے ہٹ گیا۔۔۔ آج پہلی بار ولی برہان ملک دل سے مسکرایا تھا وہ بھی اپنی ہارٹ بیٹ کی وجہ سے۔۔۔

نہایت ہی گھٹیا انسان ہیں آپ پتا نہیں شرم نام کی چیز تو ہے نہیں آپ میں۔۔۔

وہ اپنے ہونٹوں کو ہاتھ سے صاف کرتی ہوئی غصے سے بولی۔

اور بھی گھٹیا بن سکتا ہوں اگر تم کچھ دیر اور میرے پاس رکی تو چلو گھر چھوڑ دوں تمہیں۔

وہ اسکے پاس آتا ہوا بولا۔

نہیں میں آپ کے ساتھ ہر گز نہیں جاؤں گی۔
زویا روتے ہوئی کہنے لگی

چلو وہ نہ ہو میں تمہیں یہیں سے رخصت کر کے اپنے گھر لے جاؤں۔

ولی برہان ملک اسکا نرمی سے ہاتھ پکڑتا ہوا باہر جانے لگا۔

باہر نکلتے گاؤ کو اشارہ کرتا زویا کو لاکے گاڑی میں فرنٹ سیٹ پہ بیٹھا یا جواب بھی اپنے ہونٹوں کو صاف کرنے میں مگن تھی اور خود ڈرائیور انگ سیٹ پہ آ کے بیٹھا اور ایک نظر اسے دیکھ کر گاڑی سٹارٹ کی۔

میران ملک مینشن کے باہر گاڑی روکی تو زویا گاڑی سے نکلنے ہی لگی تھی جب ولی نے اسکی نازک کلائی اپنے مضبوط ہاتھ میں لی تو وہ اسکو خوفزدہ نظروں سے دیکھنے لگی۔

آئندہ بغیر چادر کے گھر سے باہر مت نکلا ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا۔

اور آپ سے برا کوئی ہے بھی نہیں۔

زویا سوسوں کرتی ہوئی بولی تو ولی کو وہ انتہا کی پیاری لگی تو دل شرارت کرنے پہ آمادہ ہوا۔

پھر اسکی جانب جھکا اور بے بی تمہارے ہونٹوں سے بھی زیادہ خوبصورت اور میٹھی کوئی چیز نہیں ہوگی اب جلدی سے جاؤ وہ نہ ہوا نکو پھر سے ٹیسٹ کرنے کا میرا دل کرنے لگے۔

وہ اسکے ہونٹوں کو اپنے انگوٹھے سے رب کرتے ہوئے کہنے لگا تو زویا اسے دھکا دیتی بھاگتی ہوئی مینشن میں

چلی گئی تو وہ مسکراتا ہوا گاڑی بہگالے گیا۔

ساری رات جاگ کر گزارنے کی وجہ سے اسکی آنکھ لیٹ کھلی تھی اور جب اٹھ کر ٹائم دیکھا تو دن کے 11 بج رہے تھے پھر وہ جلدی سے اٹھ کر واش روم گئی اور فریش ہو کر نیچے لاؤنچ میں آئی تو ملازموں کی فوج گھر میں نظر آئی اور نور میڈم کبھی ایک پہ حکم چلاتی تو کبھی کسی دوسرے پر —————

یہ دیکھو یہاں اس صوفے اور ٹیبل پر کتنی مٹی ہے تمہیں دکھائی نہیں دے رہا اپنی آنکھیں کھول کر صفائی کرو —————

اور تم یہاں کیا کر رہے ہو جلدی جاؤ ڈرائنگ روم کی صفائی کرو اور بھی بہت سارے کام پڑے ہیں تمہیں پتا نہیں ہے ولی برہان ملک آ رہے ہیں وہ ہمارے گھر میں گند دیکھیں گے تو کیا کہیں گے اور وہ کہیں یہ بھی تھوڑی سی بھی مٹی اور گند برداشت نہیں کرتے اور پھر میری معصوم بہن کو تو طعانے دے دے کر مار دیں گے کہیں گے —————

دیکھو جب میں تمہارے گھر ہماری شادی کی بات پکی کرنے گیا تو تمہارے گھر میں اس قدر گند تھا کہ میرا وہاں رہنا مشکل ہو گیا اور ٹینشن ہونے لگی کہیں یہ گند مجھے ہی گندانہ کر دے —————

وہ کسی بڑی عورتوں کی طرح اپنا رونا رونے لگی تو وہ بچارے ملازم ایک بار پھر سے لاؤنچ کی صفائی کرنے لگے

یہ ان کی زبان دراز میڈم کا آرڈر تھا اگر نہ مانتے تو وہ اپنی زبان کے جوہر دکھا دکھا کر مار دیتی۔

اور لاؤنچ کے درمیان کھڑی رویا یہ سب دیکھتی رات کے سارے سین آنکھوں کے سامنے آنے لگے اسکا غصہ میں ولی کے آفس جانا پھر ولی کے کالر کو پکڑنا اور پھر ولی کا غصہ اور پھر ولی کا یوں اس پر حق جمانا وہ سب یاد کرتی ایک بار پھر سبز آنکھوں میں آنسو لے آئی اسے بالکل بھی امید نہیں تھی ولی اس کے ساتھ ایسا کچھ بھی کر سکتا ہے اس پر اس قدر غصہ کرے گا رویا نے کبھی نہیں سوچا تھا اسنے تو کبھی ولی سے شادی کا بھی نہیں سوچا تھا۔

میں کیسے آپ جیسے انسان کے ساتھ شادی کر سکتی ہوں جس نے میری دوست کے ساتھ برا کیا پھر آپ جیسے انسان کو تو محبت جیسے لفظ کا بھی علم نہیں ہوگا محبت تو بہت دور کی بات ہے جس انسان کو صرف غصہ آتا ہو جس انسان کو صرف خود سے محبت ہو جو انسان بہت مغرور ہو کسی سے بات کرنا بھی اپنی توہین سمجھتا ہوا اپنے مقام سے جس شخص کو محبت ہو وہ کبھی بھی کسی سے محبت نہیں کر سکتا میں آپ کی ملازمہ نہیں ہوں جس پر آپ غصہ اپنا روعب چھاڑیں گے آپ تو مجھ سے محبت کے دعوے دار تھے آپ نے تو 5 سال پہلے سب کے سامنے مجھ سے نکاح کی بات میرے بابا سے کی پھر مجھ سے نکاح کر کے میری ہی دوست کی عزت خراب کر دی نفرت کرتی ہوں آپ سے شدید ترین میں کبھی بھی آپ جیسے گھٹیا انسان سے شادی نہیں کروں گی۔

وہ اپنی سبز آنکھوں میں ولی برہان ملک کے لیے نفرت لیے خود سے باتیں کرنے لگی اور پھر اپنے دل کی آوازوں پر آنکھوں میں آنسوں خود با خود بہنے لگے زندگی میں ایک ہی شخص سے محبت کی تھی جو اس کا مہم تھا مگر اسی نے اس کا مان بھروسہ سب کچھ توڑ دیا تھا۔

اولے زوئی کی بچی روکیوں رہی ہو کیا ہوا ہے ولی بھائی کی ہارٹ بیٹ نور اسے روتا دیکھ بھاگ کر اسکے پاس آئی تو زویا اسے دیکھ کر اور زیادہ رونے لگی۔

زویا جانو بھائی کی گڑیا میری بہن کیا ہوا ہے میں نے کچھ کہا ہے کیا پلیز چپ ہو جاؤ جانو بھائی آج گھر پر ہی ہیں اور پھر ماما بابا نے بھی آکر مجھے معصوم کو ہی ڈانٹنا ہے کہ تمہاری ہی زبان چلی ہوگی ہماری زویا معصوم کو لڑائی کا کیا پتا۔

نور اسے ہک کرتی ہوئی سوئے پر بیٹھا کر خود اسکے پاؤں میں گھٹنوں کے بل بیٹھتی اس چپ کروانے لگی۔

پلیز نور مجھے نہیں جانا کہیں بھی جہاں تم سب کو چھوڑ کر جانا پڑے میں وہاں کیسے رہوں گی اتنے بڑے گھر میں اور پھر وہ ولی اتنا غصہ کرتے ہیں چیختے رہتے ہیں۔

زویا اپنے آنسو کو صاف کرتی نور کو بولی جو اسکی بات پر آنکھیں پھاڑے ہوئی تھی پھر زور سے پاگلوں کی طرح قہقہہ لگانے لگی۔

ابو نو نو یا میرے اللہ زوئی کی بچی تم اس بات پہ رو رہی تھی یا میرے خدایا سب لوگ پاگل ڈھونڈتے ہیں ہمارے گھر سے جتنے مرضی لے جاؤ۔

نور فرش پہ گرمی ایک بار پھر سے قہقہہ لگانے لگی اور سب ملازم ان کو خود میں مصروف دیکھ باہر کی جانب کھسک گئے آخر نور میڈم نے ان کو پاگل جو کر دیا تھا۔

نوراں بیگم تم میرا مذاق اڑا رہی ہو میں نے بھائی کو بتا دینا ہے پھر اپنی بستی کی ذمہ دار تم خود ہو گی۔

زویا اسکو گھورتی اپنے بالوں کو پونی میں قید کرنے لگی۔

یار۔۔۔ ہا ہا۔۔۔ ولی بھائی کی ہارٹ بیٹ۔۔۔ ہا ہا۔۔۔

وہ اس قدر ہنس رہی تھی کہ اس سے بات نہیں کی جا رہی تھی نہ ہی اس نے اپنے نام کی طرف دھیان دیا تھا کہ زویا نے اسے اس وقت کیا پرکارا ہے ورنہ وہ اب ہنس نہ رہی ہوتی۔

کیا بجواس کر رہی ہو اور تمہیں کیسے پتا اس نام کا اور آئندہ ایسا گھٹیا لفظ میرے لئے یوزمت کرنا۔

اس نام پر زویا ایک دم جھٹکے سے اٹھ بیٹھی اور شرم سے سرخ لال ہوتی نور کو گھورنے لگی کیوں کہ اسے پھر سے رات والی منظر سامنے آنے لگے جو سب ولی نے اس کے ساتھ کیا تھا اور رات میں وہ بھی اسے اسی نام سے پرکار رہا تھا نور تو وہاں نہیں تھی پھر اسے اس نام کا کیسے پتا چلا۔

ہارٹ بیٹ تم جانتی ہو تمہارے یہ غصہ والے پرنس روز مجھے مسج کرتے ہیں اور پتا ہے کا کہتے ہیں۔

نور اسکی گھوری پراٹھ کر کھڑی ہوئی اور دو تین قدم پیچھے ہوئی کیوں کہ جو بات وہ کرنے والی تھی اس بات پر زویا نے آج اسے بخشنا نہیں تھا۔

کیا ااا۔۔۔ تم ان سے روز بات کرتی ہو۔۔۔

زویا چنچتی ہوئی اسکی طرف قدم لینے لگی جو مسکرا کر اپنی آئی بروز کو اوپر نیچے کرنے کے ساتھ پیچھے کی جانب قدم لے رہی تھی۔

یس ہارٹ بیٹ۔۔۔ اور ولی بھائی میرا مطلب تمہارے سٹرپل پرنس روز مجھ سٹار کو میسج کرتے ہیں میں بالکل بھی نہیں کرتی بلکہ وہ کرتے ہیں اور کہتے ہیں نہیں نہیں بلکہ منتیں کرتے ہیں کہ۔۔۔

پلیز نور پیاری ٹوپ سٹار مجھے میری پیاری سی ہارٹ بیٹ کی پک سینڈ کر دو یہ میری گزارش ہے تم سے اور اگر تم ٹوپ سٹار میری یہ گزارش مان لوگی تو یہ ولی برہان ملک تمہارا بہت بڑا احسان مندر ہے گا۔۔۔

یہ بات کہتے نور کہیں کھو گئی تھی۔۔۔

www.urdu novelsmania.com

ٹرن۔۔۔ ٹرن۔۔۔

وہ اپنے کمرے میں بیٹھی موبائل میں ناول پڑھنے میں مصروف تھی جب ناول کی جگہ اسے دی کھڑوس زویا، سبند کالینگ لکھا آنے لگا نام پڑھتے اسکے ہاتھ سے موبائل گرتا بچا کا پیٹے ہاتھوں سے کال ایڈیٹ کی

جی۔ جی ولی بھائی۔

اٹکتے اٹکتے نور نے اپنی بات مکمل کی

نور تم نے آج میری ہارٹ بیٹ کی پک سینڈ نہیں کیا میں اس کی وجہ جان سکتا ہوں کہ تم نے ایسی غلطی کیوں کی

ولی برہان ملک کی غصہ بھری آواز سپیکر میں گونجی

نہیں بلکل بھی نہیں جان سکتے ایسا حق اور اجازت میں نے آج تک کسی کو بھی نہیں دی مجھ سٹار یعنی نور میرا ملک سے کوئی سوال جواب کرے آگئی سمجھ

نور ایک دم سونے سے اٹھتی ہوئی کونفیڈینٹ سے بولی

کیا کیا تم نے ایک بار پھر سے کہو مجھے کچھ سنائی نہیں دیا کس کو حق نہیں دیا تم نے

ولی ایک دم غصہ سے چیخا اور اس آواز سے ناجانے کتنے بڑے بڑے لوگ ڈرتے تھے یہ تو پھر بھی نور ٹوپ سنار تھی

سوری سوری بھائی میں یہ آپ کو نہیں کہہ رہی تھی یہ تو میں آج کا اپنے ناول کی ہیروین کا فیمس ڈائلاگ سنار ہی تھی پلیز مجھے معاف کر دیں میں آئندہ ایسا چول مزاق کبھی بھی آپ سے نہیں کروں گی اور میں بھول گئی تھی بس ابھی آپ کو پک سینڈ کرتی ہوں آئندہ ایسی یسٹک غلطی سے بھی نہیں کروں گی

نور اپنی زبان کو دل میں گالیاں دیتی ولی سے معافی مانگنے لگی وہ تو اس کی غصہ بھری آواز پہ ہی دڑنے لگی تھی

گڈ آئندہ اپنی زبان کو دھیان سے چلانا ورنہ زرام سے پہلے میں کاٹ دوں گا اور یہ ناولز کو چھوڑ کر پڑھائی پر دھیان دو ورنہ کیمسٹری میں تمہیں فیل ہونے سے یہ کرونا بھی نہیں بچا سکے گا نور مس ٹوپ سٹار

اور آخری بات آئندہ پک سینڈ کرنے کے لیے مجھے دوبارہ مت کہنا پڑے

ولی برہان ملک ہمیشہ کی طرح اپنا آرڈر چلاتا کال کاٹ گیا

اے میرے خدایا اللہ تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے میں بچ گئی

واہ کیا کہنے نور ٹوپ سٹار آپ کے اگر یہ بات ولی بھائی دی کھڑوس سن لیتے تو میں ٹوپ سٹار کیا میرا ٹوپ جنازہ اٹھتا

وہ ایک دم سے اپنے خیال سے باہر آئی تھی اور زویا کو دیکھنے لگی جو اس کو اپنی سبز آنکھوں کو چھوٹا کیے اسکی طرف قدم لے رہی تھی

تم ہر روز انکو میری پکس بھیجتی تھی شرم تو نہیں آئی تمہیں اتنا گندہ کام کرتے ہوئے آئندہ مجھ سے بات مت کرنا۔

زویا آنکھوں میں آنسو لیے واپس اپنے کمرے میں بھاگ گئی اور نور صدے سے اسکو جاتا دیکھنے لگی۔

یہ زویا کو کیا ہوا پہلے بھی تو میں مزاق کرتی ہوں یہ آج اتنا روکیوں رہی ہے یا اللہ میں تو مزاق کر رہی تھی اب کیا کروں۔

نور زویا کے بارے میں سوچتی شازل کے کمرے میں گئی جہاں وہ اپنے امریکہ کے نیواڈیلنگ پراجیکٹ کے بارے میں فون پر بات کر رہا تھا۔

یس والے نوٹ آئیل بی کم آفٹر ٹوویکس۔

او کے بائے۔

شازل اپنے کمرے کی کھڑکی کے پاس کھڑا بات کر رہا تھا جب دروازہ ناک ہوا تو وہ 2 ہفتوں بعد آنے کا کہتا کال کاٹ گیا۔

یس کم ان۔

اجازت ملتے نور کمرے میں داخل ہوئی اور شازل کے پاس گئی۔

جانو بھائی۔

وہ شازل کے ہاتھوں کو پکڑے پریشان سی بولی۔

کیا ہوا! سنبھل اتنی پریشان کیوں ہو۔

www.urdu novelsmania.com

شازل اسے اپنے ساتھ لگائے اس سے پوچھنے لگا

جانو بھائی وہ زونی پتا نہیں کب سے رو رہی ہے میں تو اس سے مزاق کر رہی تھی پتا نہیں اسے کیا ہوا ہے ایک تو آج لیٹ اٹھی پھر روتی ہوئی نیچے آئی میں نے جب پوچھا تو وہ رونے لگی نور شازل کو سب بتاتی چلی گئی جس پر شازل نے اس کی طرف دیکھا جو خود رونے کو تیار تھی۔

کچھ نہیں ہوا اسے میں اس سے بات کرتا ہوں اور اینجل تم تھوڑا کم مزاق کیا کرو آج کل وہ سیڑ رہتی ہے نہ اسکی شادی ہو رہی ہے تم یہاں بیٹھو میں دیکھتا ہوں اسے۔

شازل اسکا ماتھے پر بوسہ دیتا روم سے چلا گیا۔

زویا بیڈ پہ لیٹی ہوئی آنسوں بہا رہی تھی جب دروازہ نوک ہوا تو وہ اٹھ کر بیٹھ گئی اور اپنا دوپٹا سینے پہ پھیلا لیا۔

جی آجائیں۔

آواز سنتے ہی شازل کمرے میں داخل ہوا جو بلیوڈریس نثرٹ جس کے بازوؤں کو کہنیوں تک فولڈ کیا ہوا تھا اور ساتھ بلیک پینٹ پہننے رف سے حلیے میں بھی انتہا کا ہینڈ سم لگ رہا تھا زویا نے دل میں ماشاء اللہ پڑھا۔

میری گڑیا کیوں رو رہی ہے کیا ہوا ہے میری پیاری سی گڑیا کو۔۔۔۔۔

شازل اسکے ساتھ بیڈ پر بیٹھتا اسے ہک کرتا ہوا بولا۔۔۔۔۔

بھائی۔۔۔۔۔ پلیز۔۔۔۔۔ مجھے یہ شادی نہیں کرنی کیوں آپ لوگ مجھے خود سے دور کر رہے ہیں ولی بلکل اچھے نہیں ہیں وہ بہت روڈ انسان ہیں آپ سب جانتے ہیں پھر کیوں مجھے نہیں رہنا ان کے ساتھ۔۔۔۔۔

وہ روتی ہوئی شازل کے سینے سے لگی اپنے دل کی باتیں بتانے لگی۔۔۔۔۔

کیوں گڑیا تم جانتی ہو تمہیں اس دنیا میں اگر سب سے زیادہ پیار ہمارے علاوہ کوئی کرے گا تو وہ ولی ہی ہے وہ تم سے پاگوں کی طرح پیار کرتا ہے پھر ایسا کیوں کہہ رہی ہو مجھے سچ بتاؤ کوئی مسئلہ ہے تم بے جھجک بتاؤ یہ مت سمجھو میں تمہارا بڑا بھائی ہوں بلکہ اپنا دوست سمجھ کر سب کچھ بتاؤ جو دل میں ہے جو چیز میری گڑیا کو پریشان کر رہی ہے۔۔۔۔۔

شازل اس کے سر پہ بوسہ دیتا ہوا بولا۔۔۔۔۔

بھائی وہ بہت غصے والے ہیں ہر وقت سب کو ڈانٹتے رہتے ہیں کبھی بھی کسی سے بات نہیں کرتے خود میں مغرور رہتے ہیں کوئی اگر کچھ پوچھ لے تو سمجھو وہ اس دنیا میں اپنا سکون کھو چکا ہے آپ بتائیں میں ایسے انسان کے ساتھ کیسے رہوں گی جو صرف خود کو جانتا ہو۔

زویا اپنی آنکھیں بند کیے دل کی سب باتیں بتانے لگی مگر وہ چاہا کہ بھی سب سے بڑی بات نہیں بتا سکی۔

بس اتنا سا میری گڑیا اتنی سی بات پہ خود کو پریشان کیا ہوا ہے ادھر دیکھو میری طرف تم جانتی ہو ولی نے کیسی زندگی گزاری ہے بچپن میں خالہ اور خالو کا انتقال ہو جانا پھر اسفند ماموں کے پاس آ جانا اور پھر چھوٹی سی عمر میں اپنا بزنس سمبھالنا ان سب چیزوں نے اسے ایسا بنا دیا اور پھر اتنی بڑی جائیداد کا وارث ہونا اور پھر اس دولت اور پیسے کے باوجود اکیلا ہونا انسان کو بہت بدل دیتا ہے اور پھر تم یہ بھی جانتی ہو انسان اپنے اندر پلنے والی تنہائی اور وحشت کو کبھی کسی سے شیر نہیں کرتا ماموں اور ممانی جان اسے جتنا مرضی پیار دیں مگر اس کے اندر کے خول کو کبھی نہیں بھر سکتے۔

شازل کچھ دیر کے لیے روکا تھا اور زویا کی طرف دیکھا جو اس کے سینے لگی سب باتیں سنتی آنسوں بہانے لگی۔

ولی جیسا انسان اگر ہم اس دنیا میں بھی ڈھونڈنا چاہیں نہ تب بھی کہیں نہیں ملے گا میں نے اور زرام نے ساری زندگی اس کے ساتھ گزاری ہے ہم نے کبھی بھی اسے کسی سے دوستی کرتے نہیں دیکھا نہ ہی بات کرتے اس نے آج تک ہم دونوں کے علاوہ کسی سے دوستی نہیں کی اور آج تک اس انسان نے کبھی بھی ہم سے نہ تو کبھی اپنا درد ہمیں بتایا ہے نہ ہی اسے کبھی ہم نے ہنستے دیکھا ہے وہ مغرور نہیں ہے اسے خالہ اور خالو کی ڈیٹھ نے اس قدر خاموش اور تنہا بنا دیا ہے کہ اسے ہر طرف خاموشی پسند ہے اور زیادہ بولنے والے لوگوں سے وہ ریٹیٹ ہوتا ہے۔

زندگی میں آج تک اس نے کسی سے کچھ نہیں مانگا تھا نہ ہم سے نہ ہی اسفند ماموں سے مگر 5 سال پہلے اس نے ہم سب کے سامنے تمہیں مانگا تھا یاد ہے نہ کیسے کہا تھا اس نے کہ۔

میں آج تک آپ سب سے کچھ بھی نہیں مانگوں گا بس اپنی یہ چھوٹی سی سبز آنکھوں والی معصوم گڑیا ولی کے نام کر دو میرا خالو میں اس کی حفاظت اپنی جان سے بھی بڑھ کر کروں گا کبھی اس کی آنکھوں میں آنسو نہیں آنے دوں گا پلیز آج اور اسی وقت میرا اس سے نکاح کر دیں۔

وہ ولی برہان ملک جو آج تک اپنے بابا اور ماما کو موت پر کسی کے سامنے نہیں رویا تھا وہ تمہارے لیے سب کے سامنے رو کر تمہیں مانگ رہا تھا جسے تم مغرور کہہ رہی ہو گڑیا اس نے اپنی سب آنا سائیڈ پہ

رکھ کر تمہیں رو کر ہم سے مانگا کہ اپنی یہ بیٹی مجھے دے دو ورنہ یہ ولی مر جائے گا اس کے بغیر سانس نہیں لے پائے گا چاہے آپ لوگ اسکی رخصتی نہ کریں بس میرے نام کر دیں میں زندگی میں کبھی بھی آپ سے کچھ نہیں مانگوں گا۔

تو پھر گڑیا تم اسے مغرور کیوں کہہ رہی ہو کیا ایسا شخص مغرور ہو سکتا ہے جو رو کر کسی انسان کے آگے ہاتھ پھلائے اور دیکھو گڑیا تم وہ واحد لڑکی ہو جو ولی برہان ملک کو اندھیروں کی دنیا سے نکال سکتی ہے جو اس کا ہر درد بانٹ سکتی ہو جس نے آج تک مجھے اور زرام سے بھی نہیں بانٹا پلیز گڑیا ولی کے لیے دل میں نفرت پیدا مت کرنا وہ تمہارے دل میں اپنے لیے کبھی بھی نفرت برداشت نہیں کر سکے گا۔

تم مجھ سے وعدہ کرو تم کبھی بھی ولی کو تکلیف نہیں پہنچاؤ گی۔

بولو گڑیا وعدہ کرو گی۔

شازل اس کے سامنے ہاتھ کیے اسکے جواب کا انتظار کرنے لگا جو اپنی سبز آنکھوں میں آنسو لیے شازل کو دیکھ رہی تھی پھر نہ چاہتے ہوئے بھی شازل کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ کر وعدہ کر گئی مگر شازل کہاں جانتا تھا کہ وہ تو 5 سال پہلے سے ہی اسکو ناجانے کتنی تکلیفوں سے دوچار کر چکی ہے۔

مگر اب والے وعدے کو تو وقت نے بتانا تھا کہ وہ اس کو نبھائے گی یا ہمیشہ کے لیے چکنہ چور کر دے گی کیوں کہ وقت انسان کو بہت کچھ کرنے میں مجبور کر دیتا ہے نہ چاہتے ہوئے بھی انسان وہ کچھ کر جاتا ہے جس کے بارے میں اس نے سوچا ہی نہیں ہوتا کیوں کہ جو کچھ انسان سوچتا ہے وقت ہمیشہ اس کے الٹ چلتا ہے اب ناجانے زویا اور ولی کی زندگیوں میں کیا کچھ بدلنے والا تھا یہ تو وقت اور تقدیر دونوں نے بتانا تھا کسی نے پچھتا نا تھا تو کسی نے ایک بار پھر سے ٹوٹنا تھا

اسلام و علیکم !!!!!!

آمنہ بیگم ٹی وی دیکھنے میں مصروف تھی کہ کسی کی جانی پہچانی آواز پر اپنی گردن موڑ کر لاؤنچ کے دروازے پر دیکھا جہاں پورے 5 سال بعد وہ اپنی تمام آن بان شان کے ساتھ لاؤنچ کے داخلی دروازے پر کھڑا تھا ہمیشہ کی طرح بلیک سوٹ پہنے آنکھوں پر بلیک گلاسی لگائے بے انتہا ہینڈسم سا ولی برہان ملک کھڑا تھا جس نے 5 سال پہلے خود سے وعدہ کیا تھا کہ وہ کبھی بھی اس دہلیز پر قدم نہیں رکھے گا مگر اپنی شادی میں اپنے ماموں ممانی جن کو اس نے اپنے ماں باپ کے بعد سے ان کو زرام کی طرح موم ڈیڈ کہا تھا جن کی وجہ سے وہ آج اس مقام پر تھا وہ کیسے ان کو بھول سکتا تھا جنہوں نے ہمیشہ اپنی سگی اولاد سے بڑھ کر اسے پیار دیا تھا

ولی میرا جگر کا ٹکڑا _____

آمنہ بیگم ہوش میں آئیں تھی اور بھاگ کر اسکے گلے سے لگی تھی اور اپنے آنسوؤں بہانے لگی پھر اسکا ماتھے پہ بوسہ دیتی پھر سے گلے لگ گئیں _____

ولی تمہیں اس ماں کی کبھی یاد نہیں آئی کبھی دل نہیں کیا کہ مجھ سے ملنے آ جاؤ یا اپنی قسم توڑ جاؤ کہ میں تم سے ملنے آ جاؤ ایک بار تو مجھے بتاتے کیا ہوا تھا تم کیوں سب کو چھوڑ کر چلے گئے _____

موم اب اب اپ کا ولی واپس بھی تو آ گیا ہے اگر قسم توڑ کر گیا تھا آج اپنی سب قسمیں توڑ کر بھی تو واپس آیا ہوں میں بھی ہر پل آپ کو یاد کرتا رہا ہوں آپکے ڈیڈ کے بھائی کے ماہین کے اور سب کے پیار کو ترستا رہا ہوں میں اب ہمیشہ کے لیے واپس آ گیا ہوں تو اب رونا نہیں ہے آپ نے ورنہ میں واپس چلا جاؤں گا _____

www.urdu novelsmania.com

ولی ان کے ہاتھوں پہ بوسہ دیتا ہوا ایک بار پھر گلے لگا لیا ماں کی ممتا کے بغیر آج تک کون خوش رہ سکا ہے _____

ولی میری جان _____

ماہین کچن سے بھاگتی ہوئی ولی کے پاس آئی تو وہ آمنہ بیگم سے علیحدہ ہوتا اسے اپنے گلے لگایا اور ایک آنسو ٹوٹ کر ولی برہان ملک کی داڑھی میں جذب ہوا تھا اسے ہمیشہ ماہین میں اپنی ماما کی خوشبو آتی تھی صرف ایک شخص کی وجہ سے وہ ان سب سے دور چلا گیا تھا کتنی بڑی نا انصافی کر گیا تھا خود کے ساتھ اور اپنے ان گھر والوں کے ساتھ مگر اب نہیں اب اس بار وہ کوئی نا انصافی نہیں کرے گا۔

ماہین بیٹا پیچھے ہوں اور بھائی کو صوفے پہ بٹھاؤ میرا بیٹا کب سے کھڑا ہے۔

ان کی بات سنتا ولی انکا ہاتھ تھامے صوفے پر ان کو بیٹھ کر اپنا کوٹ اتارتا ماہین کو پکڑا کر انکی گود میں سر رکھے صوفے پہ لیٹ گیا اور ماہین مسکراتی ہوئی اسکے سنگلا سسز اتارتی وہیں ٹیبل پر اس کے پاس بیٹھ گئی۔

ولی تم آج بھی نہ آتے اگر تمہاری شادی کی تاریخ پکی نہ کرنی ہوتی میں تمہاری رگ رگ سے واقف ہوں بیٹا ماں کی تو کبھی یاد نہیں آتی ہوگی باپ سے اور بھائیوں سے تو روز مل لیتے ہو گئے بس ہم ماں اور بہنوں سے مسئلہ تھا۔

آمنہ بیگم اسکے بالوں میں ہاتھ چلاتی ہوئی اس سے شکوہ کرنے لگی تو آنکھیں کھولتا ان کو دیکھنے لگا۔

سہی کہہ رہی ہیں ماما جان آپ اس کو تو احساس ہی نہیں ہوگا ہم کتنا یاد کرتے ہیں اسے مگر یہ کہاں ہم بچاروں سے بات کرے گا ولی برہان ملک ہے کوئی عام تھوڑی ہے۔

ماہین بھی اپنی بھڑاس نکالتی ہوئی اسکے کندھے پر تھپڑ مارا۔

ارے یارا اگر اب آپ دونوں نے اس ٹاپک پر بات کی تو میں واپس چلا جاؤں گا۔

ولی اپنے مخصوص انداز میں بولا تو وہ لوگ اس سے اور کوئی باتیں کرنے لگی ان کو اس پر کون سا بھروسہ تھا ولی برہان ملک تھا کچھ بھی کر سکتا تھا اور ولی جانتا تھا اسکی دھمکیاں ہمیشہ کارآمد ثابت ہوتی ہیں وہ اس ٹاپک سے ہمیشہ غصہ کرتا تھا۔

اچھا ولی میں سب کو فون کر کے آتی ہوں کہ ولی برہان ملک واپس اپنے ٹھکانے پہ آگیا ہے۔

ماہین ایک دم مسکراتی ہوئی شرارت سے بولی۔

نہیں بلکل بھی نہیں میں ان کو سر پر آزدینا چاہتا ہوں اس لیے میں زرام کے کمرے میں جا رہا ہوں۔

وہ اٹھتا ہوا ماہین کو روکتے ہوئے بولا۔

ہاں سہی ہے مگر بیٹا کچھ کھاپی تو لو میں اپنے بیٹے کے لیے کچھ بناتی ہوں۔

آمنہ بیگم بھی اسکے ساتھ کھڑی ہوتے ہوئے بولیں۔

نہیں موم ابھی میں ریسٹ کروں گا ساری رات نہیں سویا ایک پراجیکٹ کے چکر میں۔

وہ اپنا کوٹ ماہین سے لیتا ہوا بولا اور سیڑھیاں چڑھ گیا کیوں کہ وہ جانتا تھا زرام کا کمرہ ہمیشہ اوپر ہی ہوتا تھا تو وہ بھی اسے جانے کا کہتی صوفے پہ بیٹھ گئیں۔

امی آپ نے ایک بات نوٹس کی ولی نے جاناں کے بارے میں ایک بار بھی نہیں پوچھا وہ تو اسکی گڑیا تھی جس کو ولی نے سب سے پہلے اپنی گود میں اٹھایا تھا اور اپنی بیٹی کی طرح اس کا خیال رکھتا تھا پھر کیسے اتنے سال اس کے بغیر رہا اور نہ ہی کبھی جاناں نے ولی کے بارے میں ذکر کیا۔۔۔۔۔

ماہین کے دل کی بات آخر زبان پر آ ہی گئی تھی جو وہ 5 سالوں سے سوچتی آئی تھی۔۔۔۔۔

ہاں ماہین بیٹا یہ بات میں تو کب سے سوچتی آئی ہوں مگر پھر سوچتی کیا پتا میرا وہم ہو۔۔۔۔۔

ہاں امی اللہ کرے ہمارا وہم ہی ہو۔۔۔۔۔

آمین بیٹا اللہ تم سب بچوں کو ہمیشہ ایک ساتھ جوڑے رکھے
آمین امی آپ پریشان نہ ہوں آپ بیٹھے میں کچن میں کھانا دیکھ کر آتی ہوں
اسلام و علیکم بھابی!!!!!!

جاناں کچن میں داخل ہوتی ماہین کو سلام کیا جو سلا دبنانے میں مصروف تھی۔۔۔۔۔

وا علیکم سلام چند اکب آئی آفس سے ۹۹۹۹

جی بھابی ابھی کچھ دیر پہلے ہی آئی ہوں آج میرا انکل کے گھر جانا ہے نہ —————

ہانچی شام کو جانا ہے ابھی تو 2 بجے ہیں —————

جی بھابی اس لیے تو جلدی آگئی ہوں اور ویسے بھی آج بہت کم کام تھا اور نہ ہی وہ شازل صاحب آفس آئے تھے آج —————

وہ شازل کے بارے میں سوچتی فریج سے پانی نکال کر پینے لگی —————

ہا ہا چندا وہ آج کیوں آتا آج اس کو کتنے زیادہ کام تھے آخر اسکی بہن کی شادی کی ڈیٹ فکس کرنی ہے —————

ہاں یہ تو ہے بھابی اچھا آپ لوگوں نے سب سامان منگوا لیا؟؟؟؟؟؟

جاننا ماہین کے سامنے والی کرسی پہ بیٹھتی ہوئی پوچھنے لگی —————

ہاں چند اسامان تو سب آگیا ہے۔۔۔۔۔

بھابی آپ سے ایک بات پوچھنی تھی ۹۹۹۹۹۹

جاناں اپنی انگلیوں کو مروڑتی ہوئی نظریں نیچے کیے بولی۔۔۔۔۔

ہاں چند پوچھو نہ تم کب سے ایسے سوال کرنے لگی۔۔۔۔۔

ماہین چھوڑی سائیڈ پر رکھتی اسکی طرف متوجہ ہوئی۔۔۔۔۔

بھابی کیا ولی بھائی بھی جائیں گے میرا انکل کے گھر یا وہ اپنے گھر ہی ہیں پلیز بتائیں نہ مجھے ان سے بات کرنی ہے۔۔۔۔۔

www.urdu novelsmania.com

جاناں اپنی آنکھوں میں نمی لائے بھابی کو دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

چند کیا بات ہے تم اور ولی پہلے کی طرح بات کیوں نہیں کرتے ایسا بھی کیا ہوا ہے میں یہ نہیں پوچھوں گی کیوں کہ یہ تم دونوں کا معاملہ ہے لیکن یہ ضرور کہوں گی کہ جو بھی ہوا ہے اسے سہی کرو بات کرو ولی

سے غلط فہمیاں انسان کے بہت عزیز رشتے توڑ کر رکھ دیتی ہے میں نہیں چاہتی کہ تم دونوں کا رشتہ خراب ہو۔

ماہین اسکے دونوں ہاتھ پکڑتی ہوئی سمجھانے لگی۔

بھابی میں نے ان کا یقین توڑا ہے میں ایک اچھی بہن نہیں ہوں انہوں نے ہمیشہ مجھ سے پیار کیا مگر میں نے ان کی اس محبت کی بھی لاج نہیں رکھی اور ان کو ہوس پرست کہہ کر گھر سے چلے جانے کا کہہ دیا وہ صرف میری وجہ سے آپ سب کو چھوڑ کر گئے تھے۔

جاناں کہتی رونے لگی اور ماہین حیرت سے اسکو دیکھنے لگی کیا جاناں اسکے بھائی کے ساتھ ایسا بھی کچھ کر سکتی ہے۔

www.urdu novelsmania.com

(ماضی)

شاہزیب خان دیکھو تمہاری دو دشمنی میرے ساتھ ہے اگر تو ان سب میں میری بہن کو بیچ میں لایا تو میں تیری جان لے لوں گا۔

ولی برہان ملک میں تو ڈر گیا اب کیا کرو گے تم میرے ساتھ۔

ہا ہا ہا ہا ہا ہا

تو نے میرے ڈیڈ کی عزت خراب کی تھی نہ اب دیکھنا میں تیری بہن کے ساتھ کیا کرتا ہوں کہ وہ کبھی بھی خوش نہیں رہ سکے گی اور تجھ سے شدید نفرت کرے گی جیسے تو نے میرے ڈیڈ کو سب کے سامنے تھپڑ مارا تھا اب میں تیری بہن کو بے عزت کروں گا وہ بھی اسکی پوری یونیورسٹی کے سامنے اگر بچا سکتے ہو تو آ جاؤ یونیورسٹی۔

ہا ہا

بکواس بند کر کمینے اگر میری بہن کو کچھ ہوا تو میں تیری جان لینے میں ایک سیکنڈ نہیں لگاؤں گا اور تو اپنے باپ کی کس عزت کی بات کر رہا ہے وہ جو ایک معصوم لڑکی کو گھسیٹ کر اپنی گاڑی میں بٹھا رہا تھا تاکہ اپنی ہوس پوری کر سکے اور آج میں تجھے بتاؤ گا ولی برہان ملک کون ہے۔

ولی کہتے جلدی سے اپنے روم سے باہر بھاگا اور سیڑھیاں اترتا باہر چلا گیا

افف جانناں اسفند ملک کتنی بے حیا ہے شاہزیب جیسے انسان کو مجبور کر کے اظہارِ محبت کروایا دیکھنے میں کیسی پاکیزہ لگتی تھی۔

ہاں سہی کہا کیسے دیکھاوا کرتی تھی کہ میں تو لڑکوں سے دوستی نہیں کرتی اب دیکھو کیسے وہ یونیورسٹی کے فیس بندے سے اظہارِ کروارہی تھی۔

وہ پریشان سا جیسے ہی یونیورسٹی داخل ہوا سب لوگ جانناں کے بارے میں غلط باتیں کرتے دکھائی دیے مگر اسے کہیں بھی جانناں نظر نہ آئی۔

افف کہاں ہو جانناں میرا دل بہت گھجرا رہا ہے اللہ کرے تم ٹھیک ہو ایک تو آج زویا بھی نہیں آئی میں کس سے پتا کروں۔

ولی برہان ملک یہاں وہاں دیکھتا جانناں کی سلامتی کے لیے دعا کرنے لگا کہ پیچھے سے کسی لڑکی کی آواز آئی تو وہ پٹا "۔

کیا آپ جانناں اسفند ملک کو ڈھونڈ رہے ہیں۔

جی جی کیا آپ مجھے بتا سکتی ہیں کہ وہ اس وقت کہاں ہے ۹۹۹۹

وہ سامنے کھڑی ماڈرن لڑکی جس نے بھر بھر کے میک اپ کیا ہوا تھا اور بالوں کو کھولا پھوڑے اور ٹائٹ سکن پیٹ کے ساتھ وائٹ شرٹ پہنی ہوئی تھی جس کا گلا حد سے زیادہ گہرا تھا جس پر ولی نے نفرت سے نظریں پھیری تھیں اور دل میں ناجانے کتنی گالیاں دی تھی۔

آئیں میں آپ کو وہاں لے چلتی ہوں۔

وہ تو ولی برہان ملک کی خوبصورتی سے ہی پاگل ہونے لگی جو بلیک ڈریس شرٹ جس کے اوپر کے دو بٹن کھولے تھے اور بازوؤں کو کہنیوں تک فولڈ کیا ہوا تھا اور ساتھ بلیک جمیز پہنے بالوں کو ماتھے پہ گرا لے حد سے زیادہ غصہ میں وہ انتہا کا ہینڈسم لگ رہا تھا۔

جی نہیں شکریہ آپ کا محترمہ آپ مجھے بتا دیں میں چلا جاؤں گا۔

وہ ماتھے پہ بل لائے غصے سے بولا۔

حل لیں ساتھ وہ نہ ہو کہیں دیر ہو جائے۔

وہ تھک لگاتی ہوئی بولی تو ولی اپنے غصے کو سائیڈ پہ رکھتا اس کے پیچھے چل دیا وہ لوگ جیسے ہی بی بی اے ڈیپارٹمنٹ پہنچے تو ولی نے ارد گرد جائزہ لیا جہاں کسی کا نامونشان تک نہ تھا پھر وہ ایک کمرے تک پہنچے تو وہ ارد گرد دیکھ رہا تھا جب ساتھ چلتی لڑکی نے اسے کھیچ کر کمرے میں کیا اور دروازہ بند کر دیا اور کمرے میں بالکل اندھیرا ہی اندھیرا تھا اور ولی تو کچھ سمجھ ہی نہ سکا کیوں کہ وہ جاناں کے بارے میں سوچتا اس قدر گم تھا کہ وہ ولی جیسے ہٹے کٹے انسان کو کھیچ کر اندر لے گی۔

کیا بے ہودگی ہے لائٹ ان کروور نہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا۔

وہ ابھی بول ہی رہا تھا جب اسے اپنی شرٹ کے سارے بٹن ٹوٹے محسوس ہوئے اور کوئی نرم نازک وجود اسکے گلے لگا اور اس کے سینے پہ لب رکھے وہ اس وجود کو دھکا دینے لگا تھا کہ ایک دم دروازہ کھولا اور کمرہ روشن ہو گیا کہ ولی نے اپنی آنکھیں بند کی۔

www.urdu novelsmania.com

ولی بھائی آپ آپ یہاں اور یہ سب۔

جاناں کی آواز پر اس نے اپنی آنکھیں کھولی اور جاناں کی طرف دیکھا جو بکھرے بالوں مٹا مٹا میک اپ جو رونے کی وجہ سے خراب ہو گیا تھا پھر اسکی آنکھوں کے اشارے کو سمجھتا اپنے سینے کے ساتھ

لگی لڑکی کو دیکھا جو پھٹے کپڑوں اور خراب لیپسٹیک کے اس کے ساتھ چپک کر کھڑی تھی۔۔۔۔۔

واحیات عورت تم اس قدر گھٹیا ہو سکتی ہو میں نے کبھی نہیں سوچا تھا

ولی اسے دھکا دیتا ہوا غصے سے دھاڑا تو وہ مسکراتی ہوئی ولی کو آنکھ ماری جو جاناں تو نہ دیکھ سکی مگر ولی نے ضرور دیکھا تھا جس پر وہ آگے بڑھ کر اسے مارنے لگا تھا کہ جاناں نے اسکا ہاتھ پکڑا اور بازو کو زور سے جھٹک دیا اور وہ حیرت سے جاناں کو دیکھنے لگ گیا۔۔۔۔۔

جاناں نے رکھ کر ایک تھپڑ ولی کے منہ پہ مارا۔۔۔۔۔

واحیات وہ نہیں واحیات آپ ہیں ولی برہان ملک گھٹیا وہ نہیں آپ ہیں آپ ایک ہوس پرست انسان ہوں گے میں نے کبھی نہیں سوچا تھا آپ ایک گھٹیا مرد ہیں زویا سے نکاح کیا اور یہاں اسی کی یونیورسٹی میں اسکی ہی کلاس میں جہاں وہ پڑھتی ہے اسکی ہی کلاس فیلو کے ساتھ آپ ایک بند کمرے میں اپنی ہوس پوری کر رہے تھے میرا نہیں تو اس زویا کا خیال کر لیتے میں تو پھر بھی آپ کی کزن ہوں میرے ماں باپ کو تو پتا بھی نہیں ہوگا کہ وہ ایک ہوس پرست انسان کو اپنے گھر میں رکھے ہوئے ہیں یہ تو شکر ہے آپ نے میرے ساتھ یہ سب نہیں کیا اور۔۔۔۔۔

بس جاناں اپنی بجو اس بند کرو یہ سب تم ایسے کہو گی میں فی نہیں سوچا تھا تم ہمارے اتنے پاک رشتے پہ گھٹیا لفظ استعمال کرو گی اور مجھے جو تمہیں اپنی چھوٹی بہن نہیں بلکہ بیٹی مانتا ہے اس کو ہوس پرست کہو گی میں یہ سوچ کیا میں اس سے پہلے مرنا پسند کرتا۔

ولی جاناں کے دونوں کند ہوں سے پچڑتا غصہ سے دھاڑا زندگی میں پہلی بار وہ جاناں پر اس قدر دھاڑا تھا غصہ سے اسکی آنکھیں سرخ لال ہو گئی تھی اور وہ لڑکی ان دونوں کو ایک دوسرے سے لڑتا دیکھ موقع کا فائدہ اٹھاتی باہر چلی گئی۔

آپ_____ آپ ایک گھٹیا انسان ہیں میں بابا کو جا کر کہوں گی آپ کو گھر سے نکالیں ورنہ یہ آپ کی جاناں کو بھی اپنی ہوس کا نشانہ بنائے گا۔

جاناں ہمت کرتی روتی ہوئی بولی۔

تم۔

وہ بولنے لگا تھا کہ باہر سے شور آنے لگا۔

دیکھو کس قدر بے شرم اور بد کردار لڑکی ہے باہر کوئی اور اسے محبت کا اظہار کر رہا تھا اور اب بند کمرے میں اپنے کسی اور عاشق کے ساتھ مزے کر رہی ہے۔

یہ ایسی ہی ہوتی ہیں دیکھنے میں پاکیزہ لگتی ہیں مگر حد سے زیادہ عیاش ہوتی ہیں میں بھی اس کی پاکیزگی کو دیکھ کر دیوانہ ہوا تھا مجھے کیا پتا یہ ایسی و احیات ہوگی۔

وہ فتنہ اور شاہزیب دونوں کھڑے مسکرا رہے تھے اور ولی برہان ملک شاہزیب کی سازش سمجھتا جاناں کو اپنے پیچھے کیا تھا جس سے وہ پوری طرح چھپ گئی تھی کہ اسے کوئی اور نہ دیکھ سکے کیوں کہ جیسے اسکی حالت ہوئی ہوئی تھی سب اسکو اپنا نشانہ بناتے جو وہ کبھی بھی چاہ کر نہیں ہونے دے سکتا تھا ابھی تو کچھ لوگ دیکھ رہے تھے آگے نجانے کتنے لوگ دیکھتے اور جاناں تو اس لڑکی فتنہ کو جو اس کی کلاس فیلو تھی وہ اس قدر گھٹیا ہوگی اس نے کبھی نہیں سوچا تھا جاناں کا دماغ بہت کچھ غلط ہونے کی گواہی دے رہا تھا مگر اب تو بہت دیر ہو چکی تھی۔

بس بکواس بند کرو سب اور جاؤ یہاں سے دفع ہو جاؤ ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا۔

ولی اپنی شرٹ کے بٹن جو ٹوٹ گئے تھے انکو ہاتھوں کی مدد سے پکڑتا ان سب کو دیکھ کر دھاڑا جو جاناں کے بارے میں گندی باتیں بول رہے تھے۔

میں تو اس لڑکے کو جانتی تک نہیں میں نے کچھ نہیں کیا یہ سب جھوٹ ہے تم کیوں جھوٹ بول رہے ہو خدا کا واسطہ ایسا نہیں کرو۔

جاناں شازیب کے سامنے جاتی مینتیں کرنے لگی۔

اے بن معاف کرو شکر ہے شاہزیب کو پتا چل گیا تمہارا اور نہ تو تم تو اس بچارے کی زندگی خراب کر دیتی۔

ان 30-35 لوگوں میں سے ایک لڑکی نے کہا تو سب توبہ توبہ کرنے لگے اسکی حالت دیکھ کر سمجھدار یہی سمجھتا لڑکی کے ساتھ زبردستی کرنے کی کوشش کی گئی ہے کیوں کہ دوپٹے نیچے فرش پہ پڑا تھا اور بکھرے حلیے میں وہ ٹوٹی پھوٹی لگی تھی مگر یہاں سب ملے ہوئے تھے یہ سب شاہزیب خان کی چال تھی جس میں وہ کامیاب ہو گیا تھا اور یہ فضا اسکی ہی گرل فرینڈ تھی جس نے اسکا ساتھ دیا تھا۔

میں نے کہا دفع ہو جاؤ یہاں سے۔

ولی ایک بار پھر دھاڑا تو سب شاہزیب کا اشارہ سمجھتے چلے گئے مگر فتنہ اور شاہزیب کے علاوہ۔

تو کیسا لگا بے عزت ہونا یہ سب میری چال تھی میں نے کہا تھا نہ اس بار تم اپنی بہن کو بے عزت ہونے سے نہیں بچا سکو گے لے لیا میں نے اپنے ڈیڈ کی انسلٹ کا بدلہ خیر مجھے تو بہت مزہ آیا ہے اور یہ تمہاری کزن ہے بڑی خوبصورت اگر تم چاہو تو میں کچھ دن رکھ لوں اسے اور تم فتنہ کو رکھ لو کیا کہتی ہو فتنہ۔

وہ فتنہ کو آنکھ مارتا ہوا بولا تو وہ ایک ادا سے مسکرا دی اور ولی کی ہمت جواب دے گئی وہ ایک دم آگے بڑھا اور اسکے منہ پر مکوں کی برسات شروع کر دی۔

کمیٹے اب بول میری بہن کے بارے میں۔ میں تجھے زندہ نہیں چھوڑو گا۔

ولی اسکو مارنے لگا اور جب وہ مرنے کے نزدیک ہوا تو اسکا سر فرش پہ دے مارا اور آنکھوں پہ ناجانے کتنے موکے مارے کہ آنکھوں سے خون بہنے لگا تو فتنہ ڈر کر بھاگ گئی اور جانناں گم سم ولی کو

دیکھنے لگی جس کا کوئی قصور نہیں تھا مگر وہ قصور وار بن گیا تھا اور وہیں فرش پہ گرمی بے ہوش ہو گئی اور صبح جب اسکی آنکھ کھولی تو وہ گھر میں تھی اور ولی ہمیشہ کے لیے گھر سے چلا گیا تھا بغیر اسکی سننے اور اسکے لیے ایک میج چھوڑ گیا تھا کہ وہ کبھی بھی زندگی میں اس سے نہ ملے نہ ہی کبھی اپنی شکل دیکھائے

وہ جو آج تک یہ بات سب سے چھپاتی آرہی تھی وہ آج ماہین کو سب بتا گئی تھی وہ آج خود سے وعدہ کر کے آئی تھی وہ ماہین سے کچھ نہیں چھپائے گی اور اسے کہے گی کہ ولی سے کہو واپس آ جائے وہ اسکے بغیر بالکل تنہا ہے۔

وہ روتے ہوئے ماہین کو سب بتاتی چلی گئی اور جب خاموش ہوئی تو ماہین کی طرف دیکھا جو خود آنسو بہا رہی تھی۔

چند اہاں تک بات تم نے مجھے بتائی ہے کہ تم ولی کو برا سمجھ رہی تھی پھر تمہیں یہ کیسے پتا کہ ولی اور اس گھٹیا آدمی کی آپس میں کیا بات ہوئی۔

جاناں جو دل میں ایک ہی بات سوچ رہی تھی کہ اب ماہین بھابی اس سے نفرت کریں گی مگر یہ کیا وہ تو اب بھی اسے چندا کہہ رہی تھی تو کیا وہ آج تک یہ بات چھپا کر غلط کرتی آئی تھی۔

بھابی یہ سب اس لڑکی فضا نے بتایا تھا جب اسکے ساتھ اس شاہزیب نے اپنے دوستوں کے ساتھ مل کر زیادتی کی اور ایک سنان سڑک پر پھینک کر چلے گئے اور اس واقع کے کچھ مہینوں بعد وہ مجھ سے معافی مانگنے آئی تھی۔

تو چند کیا تم نے اسے معاف کر دیا۔

ماہین اسکے چہرے کو دیکھتی ہوئی پوچھنے لگی جہاں آنسو کی رفتار بڑھتی جا رہی تھی۔

بھابی میں کون ہوں معاف کرنے والی میں تو خود معافی کی طلبگار ہوں میں نے ایک بھائی کو جو میرے لئے باپ کی حیثیت رکھتا تھا میں نے اس بھائی کا دل دکھایا ہے میں اگر اچھی ہوتی تو کبھی میرے ساتھ یہ سب نہ ہوتا اور نہ میں ولی بھائی کے ساتھ کچھ ایسا کرتی جس سے وہ ہمیشہ کے لیے سب سے دور چلے گئے۔

www.urdu novels mania.com

جاناں یہ کہتے روتی ہوئی اٹھ کر چلی گئی اور ماہین اسکو جاتا دیکھ اسکی تکلیف کم ہونے کی دعا کی تھی وہ چاہ کر بھی اس پر غصہ نہیں کر سکتی تھی کیوں کہ جانناں اسے اپنی چھوٹی بہن کی طرح عزیز تھی جس سے جانے انجانے میں غلطی ہو گئی تھی اور اب خود 5 سالوں سے تکلیف میں تھی۔

کیا بجو اس ہے عاشر ایسے کیسے ہو سکتا ہے وہ اسحاق خان کا بیٹا کہیں نہ ملے جب کے وہ اس ملک سے کیا وہ تو اس شہر کراچی سے بھی کہیں نہیں جاسکتا نہ ہی وہ گیا تو وہ کیسے تم سب کو کہیں نہیں مل رہا اسکا ایک ہی مطلب ہے اس کو چھپانے میں اس کے باپ کا ہاتھ ہے۔

زرام۔ پولیس سٹیشن کے اپنے روم میں بیٹھا غصہ سے دھاڑا تو سامنے کھڑا انسپیکٹر عاشر کے پسینے چھوٹ گئے کیوں کہ اس وقت پولیس یونیفارم میں ہنستا مسکراتا زرام نہیں تھا جو ہر وقت ولی کو تنگ کرتا رہتا تھا یہ تو ایس پی زرام اسفند ملک تھا جو اپنے ملک کا محافظ تھا جس نے یہ یونیفارم پہنتے وقت خود سے وعدہ کیا تھا وہ ہر ایک کو انصاف دلانے گا۔

سر وہ ہم لوگ ایک ہفتے سے پورے کراچی کا ایک ایک چپا چھان مارا ہے جہاں جہاں اسکے ملنے کے چانسز تھے خان کے سب فارم ہاؤسز ہر جگہ یہاں تک کہ اسکے باپ کی خان انڈسٹری میں بھی اپنا ایک خبری چھوڑا ہے مگر وہاں سے بھی کوئی ایسی خبر نہیں ملی جس سے یہ پتا لگایا جاسکے کہ وہ شاہزیب اسحاق خان کہاں چھپا بیٹھا ہے مگر سر ہم اپنی پوری کوشش کر رہے ہیں۔

جسٹ شٹ اپ تمہاری کوشش کا میں اپارڈالوں وہ ریپیٹ شاہزیب اسحاق خان جس نے 15 سال کی بچی کا رپ کیا ہے اور تین مہینوں سے سے ہم اسکو اپنی حراست میں نہیں لے سکے روز اسکی

غریب بے بس ماں اس پولیس سٹیشن میں اپنی معصوم بچی کے انصاف کے لیے آتی ہے اور ہم جو اپنے ملک کی بیٹیوں، ماؤں، بہنوں اور ان سب کے محافظ ہیں اور ان محافظ کے منہ سے وہ بے بس ماں تین مہینوں سے صرف ایک بات سن رہی ہے ہم کوشش کر رہے ہیں۔۔۔ ہم کوشش کر رہے ہیں، بھاڑ میں گئی ایسی کوشش بھاڑ میں گئے ایسے محافظ جو ایک ریپسٹ کو نہیں پکڑ سکے جو ناجانے اس شہر اور اس ملک کی کتنی بچیوں کے ساتھ زیادتی کر چکا ہے اور آج تک کوئی اسے پکڑ نہیں سکا صرف اپنے باپ کے پیسوں پر جو خود ناجانے رات کے اندھیروں میں کتنے گھٹیا کام کرتا ہوگا مگر اب نہیں اب اس باریہ دونوں باپ بیٹے نہیں بچ سکتے کیوں کہ اس بار ان کا پالا زرام اسفند ملک سے پڑا ہے اب ان کو انکا پیسا اور غیر قانونی پاور بھی نہیں بچا سکے گی۔۔۔

ایس پی زرام اسفند ملک غصے سے اپنی چیر سے اٹھ کر عاشر کے پاس آیا اور اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھتے اس کی آنکھوں میں اپنی سرخ رنگ کی آنکھیں گاڑھی جو پولیس والے ہونے کے باوجود عاشر کو ڈرا گئیں تھی۔۔۔

www.urdu novelsmania.com

سروہ۔۔۔

چپ ایک لفظ اپنی زبان سے نہ نکالنا میں تمہیں دودن دیتا ہوں ان دودنوں میں تم نے اس حرام زادے کا پتلا لگانا ہے اور اسے اریسٹ کرنا میرا کام ہے ورنہ اپنا ٹرانسفر سمجھنا۔۔۔

زرام اسکے کندھے پہ زور ڈالتا ہوا بولا تو عاشریس سرکہہ کر سلوٹ کرتا چلا گیا کیوں کہ اسے اب اپنا کام پوری لگن کے ساتھ کرنا تھا ورنہ زرام اسفند ملک اسے خود سے دور کہیں اور ٹرانسفر کروادیتا جو وہ ہرگز نہیں چاہتا تھا عاشر زرام اسفند ملک جیسا بننا چاہتا تھا ایک ایماندار اور اچھا محافظ جو اپنے ملک کی عزت کی خاطر جان دینے کو بھی تیار رہتا تھا۔

موم ڈیٹ

شازل اپنے ماما بابا کے کمرے کا دروازہ نوک کرتا ہوا اندر داخل ہوا جو کچھ دیر پہلے بازار سے آئے تھے میران صاحب کمرے میں آرام کر رہے تھے اور صوفیہ بیگم وارڈروب سے آج کے کپڑے نکال رہی تھیں۔

ہاں شازل بیٹا کیا بات ہے ۹۹۹۹۹۹۹

صوفیہ بیگم اسکے پاس آتی ہوئی بولیں جو سنجیدہ سا کھڑا تھا تو میران صاحب بھی اٹھ کر بیٹھ گئے۔

مجھے آپ لوگوں سے بہت ضروری بات کرنی ہے یہی سمجھ لیں کہ میں یہاں آج آپ لوگوں کو درخواست کر رہا ہوں جو آپ لوگوں کو ہر صورت ماننی ہوگی۔ شازل اپنی موم کا ہاتھ پکڑتا صوفے پر بیٹھا تو وہ اس کے انداز پر پریشان ہو گئیں۔

ماڈل صاحب جس انداز میں تم کہہ رہے ہو نہ اس سے تو یہی لگ رہا ہے کہ تم ہم لوگوں کو دہمکا رہے ہو اور ایک بات یاد رکھنا اب اگر تم واپس امریکا گئے تو اس گھر کے دروازے تم پر ہمیشہ کے لیے بند ہو جائیں گے۔

میران صاحب اسکے انداز پر غصے سے بولے تو صوفیہ بیگم بھی پریشان ہو گئیں جو آج خود اس کے انداز پر ڈر گئیں تھیں۔

ڈیڈ میں اس بارے میں بات کرنے نہیں آیا میں آپ کو یہ کہنے آیا ہوں کہ میں نے لڑکی پسند کر لی ہے اور میں زویا کی مہندی والے دن اس سے نکاح کرنا چاہتا ہوں میں اس سے بہت محبت کرتا ہوں اور اسی سے شادی کروں گا۔

شازل سنجیدگی سے کہتا دونوں کے سروں پر دہماکہ کر گیا۔

یہ کیا کہہ رہے ہو شازل کس سے نکاح کرنا چاہتے ہو میری بات کان کھول کر سن لو میرے گھر کی بہو صرف جاناں بنے گی اور کوئی نہیں جس کسی کو پسند کرتے ہو اس کو بھول جاؤ۔

صوفیہ بیگم غصے سے اپنے ہاتھ شازل سے پھڑپھڑا کر بولی اور یہی حال میراں صاحب کا تھا۔

اگر میں کہوں وہ لڑکی کوئی اور نہیں جاناں ہی ہے تو پھر بھی میں اسکو بھول جاؤں۔

شازل اپنی ہنسی کنٹرول کرتا اپنے ڈیڈ کی طرف دیکھتا ان کو آنکھ ماری جس پر وہ اس کو گھورنے لگے۔

کیا تم سچ کہہ رہے ہو شازل بیٹا تم مزاق تو نہیں کر رہے ہو۔

صوفیہ بیگم اسکا چہرہ اپنی طرف کرتی ہوئی بولیں۔

یس موم میں جاناں سے ہی نکاح کرنا چاہتا ہوں۔

شازل کی بات پر انہوں نے خوشی سے اسکا ماتھا چوما۔

ماڈل صاحب آج زندگی میں پہلی بار مجھے تمہارے فیصلے پر خوشی ہو رہی ہے آجاؤ اس خوشی میں گلے تولگو
یار

میران صاحب کی بات پر شازل اٹھ کر ان کے پاس گیا اور ان کے گلے لگا

مگر یار پتا نہیں جاناں بیٹی اتنی جلدی پر مانے گی بھی یا نہیں باکی سب تو مان جائیں گے

ڈیڈ یار پھر خامخا آپ میری بیٹی میری بیٹی کرتے رہتے ہیں جب اس نے آپ کی بات نہیں ماننی کمال
ہی ہو گیا بیٹی صاحبہ اب اپنے باپ جیسے انکل کا مان بھی نہیں رکھ سکتی

وہ اپنی موم کو اشارہ کرتا بولا تو وہ ہسنے لگی
www.urdu novelsmania.com

بکواس بند کرو وہ مجھے اپنے بابا کی طرح مانتی ہے اور مجھے پورا یقین ہے وہ میرا مان ضرور رکھے گی جو تم
تو کبھی بھی نہیں رکھ سکتے

دیکھتے ہیں ڈیڈ کیا ہوتا ہے وہ آپ کا بھرم رکھتی ہے یا نہیں میں تو ٹھہرا نا فرمان جو تاحیات رہے گا

شازل قبضہ لگاتا باہر چلا گیا اب اسکا کام جو ہو گیا تھا

ناجانے اسکو پیدا کر کے کون سی غلطی کر دی ہے ہم نے

وہ صوفیہ بیگم کی طرف دیکھ کر بولے جو خود ہنس رہی تھی

اسکے پیدا ہونے پر سب سے زیادہ آپ ہی خوش تھے

ہاں مجھے کیا پتا تھا یہ خوشی میرے لیے ساری زندگی کا غم بن جائے گی

www.urdu novels mania.com

ہا ہا ہا ہا

صوفیہ بیگم کا روکا ہوا قبضہ کمرے میں گونجا

جب وہ گھر آیا تو اسے کوئی بھی لاؤنچ میں دکھائی نہ دیا صرف کام والی نجمہ کھانے کی ٹیبل سے برتن اکھٹے کر رہی تھی۔

نجمہ بات سنو۔

اس نے نجمہ کو پکارا کیوں کہ اسے ضرور پتا ہوگا سب کہاں ہیں کیوں کہ وہ جب بھی گھر آتا تھا سب لاؤنچ میں ہی ہوتے تھے مگر آج نہیں تھے اسے حیرت ہوئی تھی۔

جی صاحب۔

نجمہ اپنے ہینڈسم سے پولیس والے مالک کو دیکھنے لگی جو آج حد سے زیادہ سنجیدہ اور غصے میں لگ رہا تھا اس نے آج تک زرام اسفند ملک کو اتنا خاموش اور غصے والے تاثرات میں کبھی بھی نہیں دیکھا تھا۔

سب لوگ کہاں ہیں نظر نہیں آرہے ۹۹۹۹۹۹

وہ یہاں وہاں دیکھتا پوچھنے لگا۔

جی صاحب سب لوگ اپنے کمروں میں تیار ہو رہے ہیں آج والی صاحب کی شادی کی تاریخ لینے جانا ہے نہ آپ کا ہی سب انتظار کر رہے تھے پھر خود تیار ہونے چلے گئے آپ کو یاد نہیں کیا کہیں تو بڑی بیگم صاحبہ کو بلاؤں۔

نجمہ خاص عورتوں کی طرح ہاتھ چلاتی زرام کو جواب دینے لگی۔

ہاں ہاں یاد آیا خیر تم اپنا کام کرو میں دیکھتا ہوں۔

وہ اسے جواب دیتا اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

جیسے ہی اس نے دروازہ کھولا تو اس کے منہ سے چیخ نکلی۔

ماشا اللہ زونی کی بچی تم تو غضب ڈھا رہی ہو اپنے سرٹیل پرنس کو جان سے مارنا ہے کیا وہ تو تمہیں دیکھ کر ہی اپنا آپ بھول جائے گا۔

سہی تو نور کہہ رہی تھی وہ لگ ہی بہت خوبصورت رہی تھی وانٹ کلر کی گھیر دار فراک جس پر مرون رنگ کی پریشی دھاگے کی کڑھائی کی گئی تھی اور کھولے کھولے بازو جو چوڑیوں سے تھوڑا اوپر تھے جن پر مرون ہی دھاگے کے ٹسلسر لگائے گئے تھے اور ساتھ مرون رنگ کا کھولا کھولا ٹروزر تھا اور پریٹ لمبا شفون کا دوپٹا اور ہلکا ہلکا میک اپ کیے بالوں کی ایک سائیڈ پیہ چوٹیا کیے، کانوں میں بڑے بڑے جھمکے دیکھنے میں وہ کوئی نازک گڑیا لگ رہی تھی۔

نور تم جب بھی بونا بجواس کرنا کبھی سوچ کر بولا کرو اللہ ولی کی حفاظت کرے دوبارہ ان کے مرنے کی بات مت کرنا۔

وہ غصہ سے نور کو دیکھتی دائیں ہاتھ میں ملٹی کلر کی چوڑیاں پہننے لگی کیوں کہ دائیں ہاتھ میں وہ پہلے ہی گرے کلر کی چوڑیاں پہن رکھی تھی اور اب اپنی سبز آنکھوں میں غصہ لیے نور کو دیکھنے لگی جو ہمیشہ کی طرح پیٹالہ شلوار پہنے مگر شفون کے ریشمی پنک اور پرپل کلر کے ساتھ ہلکے سے میک اپ کیے بالوں کو کھولا چھوڑے معصوم چھوٹے سے فیس کے ساتھ وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔

واہ جی واہ پہلے تو ان کے ساتھ شادی کرنے پر رو کر سب کو پریشان کیا ہوا تھا اب دیکھو کیسے مجھ سے لڑ رہی ہو۔

نور اس کے پاس آتی ہوئی اسکے ہاتھ پکڑتی ہوئی بولی۔

ہاں تو اب تم ان کے لیے ایسا کوگی تو میں چپ کر کے سنتی رہوں میں مانتی ہوں میں ان سے شادی نہیں کرنا چاہتی مگر کبھی ان کو تکلیف میں نہیں دیکھ سکتی۔

زویا اپنی سبز آنکھوں میں نمی لیے نور کے گلے لگی۔

تو میری پیاری سی زویا کی بچی تم سب کچھ اللہ پہ چھوڑ دو پھر دیکھنا تم اللہ تمہارے دل میں ولی بھائی کے لیے سب پریشانیوں سے آزاد کر دیں گے اور ولی بھائی کے لیے تمہارے دل سے ڈر بھی نکال دیں گے۔

نور اسکا چہرہ اپنے سامنے کیے بولی تو زویا اس کی اتنی سمجھداری پر مسکرا دی۔

واہ نور! بیگم تم کب سے سمجھدار ہو گئی میں تو آج دو نفل ادا کروں گی۔

زویا تھک لگاتی ہوئی نور کا موڑ خراب کر گئی۔

زونی کی بچی تم نے مجھے نوراں بیگم کہا چلاک عورت انتا گندہ بوڈھا نام

نوراس کے ہاتھ پر تھپڑ مارتی غصہ سے بولی

ہاں میں تو زرام بھائی کو بھی بتاؤں گی

زویا باہر کی جانب بھاگتی ہوئی اسے اور غصہ دلا گئی

روکو تم تو اس زہریلے ناگ کو پتا چلا تو میرا مزاق اڑا اڑا کر مار دے گا

نور بھی اسکے پیچھے بھاگتی ہوئی زرام کو دل میں گالیاں دینے لگی جو اس کو ہر وقت پریشان کرتا رہتا تھا

www.urdu novels mania.com

وہ اپنے کمرے میں داخل ہوا تو بے ہوش ہوتے ہوتے بچا اور اپنے کمرے کی حالت دیکھنے لگا جو اسکی زندگی میں آج تک نہیں ہوئی تھی

ڈریسنگ مرر کی ساری چیزیں زمین پر، بیڈ کی چادر اور تکیے بھی آدھے نیچے اور کچھ اوپر، اس کی وارڈروب کھولی ہوئی اور سارے کپڑے نیچے ادھر ادھر پڑے اپنے ساتھ کی گئی زیادتی پر رو رہے تھے اور جس چیز پر اسے سب سے زیادہ غصہ آیا وہ اسکی ساری کیس کی فائلز تھی جن کے ورک بھکرے پڑے تھے۔

وہ ہوش میں آیا تو اسے واش روم میں پانی گرنے کی آواز آنے لگی مطلب جو کوئی بھی تھا اب وہ اس کا واش روم بھی استعمال کر رہا تھا زرام غصہ سے آگے بڑھا اور واش روم کا دروازہ زور سے کھٹکھٹانے لگا۔

کون ہے اندر باہر نکلو ورنہ میں نے تمہیں اپنی گن سے شوٹ کر دینا ہے نوئسنس باہر نکلو تمہاری ہمت کیسے ہوئی میرے کمرے میں داخل ہونے کی اور اس کی یہ حالت کرنے کی۔

وہ غصے سے دروازے کو پیٹنے لگا ایک تو پہلے سے اسکا موڑ خراب تھا اور اب کمرے کی حالت دیکھ کر نیلی آنکھیں غصے سے سرخ ہونے لگی۔

ایک دم اسکی آنکھیں اپنے اصلی رنگ میں آئی اور ان میں حیرت کے تاثرات آئے جب ولی برہان ملک ٹاول کو گردن میں ڈالے شرٹ لیس بلیک ٹراؤزر پہنے باہر نکلا اور اسے فلائنگ کس کرتا دیکھنے کے سامنے جا کر کھڑا ہوا۔

تو کیسا لگا سر پر آنز میری جان۔

ولی اسکو بت بنا دیکھ تھقہ لگا کر بولا۔

اونے کہنے تو نے مجھے بتایا تک نہیں بیغرت آدمی جب میں تیری مینتیں کر رہا تھا تب تو آیا نہیں اب اچانک آگیا شرم نام کی بھی کوئی چیز ہوتی ہے مگر تم میں کہاں پائی جاسکتی ہے۔

زرام خوشی اور غصے کے ملے جلے تاثرات کے اس کے پاس آیا اور ایک مکہ اس کی کمر پر جڑھا۔

تو مجھے مارنا بند کر اور اب میں ہمیشہ کے لیے واپس آگیا ہوں صبح اپنے پورشن میں چلا جاؤں گا اور تو جانتا ہے مجھ میں شرم کے کیپسول نہیں پائے جاتے تو ہر روز کیوں کوشش کرتا ہے کیڑے مکوڑے ایس پی۔

ولی بھی اسکی کمر پر مکا مارتا اپنے بال سیٹ کرنے لگا۔

ہاں جانتا ہوں تو بیشرم ہے تب ہی تو زویا گڑیا تجھ سے دور بھاگتی ہے اور یہ بتا تو نے میرے کمرے کی ایسی حالت کیوں کی یہ تو شکر کرتیرے واپس آنے کی خوشی میں تجھ جیسے کمینے آدمی کو میں نے کچھ نہیں کہا۔

زرام اسکو اپنا بیگ کھولتا دیکھ بولا جو اپنے لیے پریشدہ کپڑے نکال رہا تھا۔

ہاں تو میں بیشرم آدمی اب زویا اپنی ہارٹ بیٹ کو ہمیشہ کے لیے اپنے پاس بھی تولارہا ہوں اب وہ مجھ سے کبھی بھی دور نہیں بھاگ سکے گی میں اسے خود میں قید کر لوں گا اور اسے اس قدر پیار دوں گا وہ کہیں بھاگ ہی نہیں سکے گی اور یہ کمرے کی حالت میرے لیپ ٹاپ کی تونے کی تھی اس کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں ہے۔

وہ اسے آنکھ مارتا ہوا ڈریسنگ روم میں چلا گیا۔

کمینے کبھی تو تھوڑی بہت شرم پیدا کر لیا کہ جوتیرے لیے مشکل ضرور ہے مگر نہ ممکن نہیں۔

زرام بند دروازے کو دیکھتا بولا تو اندر سے ولی کا قہقہہ گونجا جس پر زرام اسکو گالی دیتا اپنا کپڑے اٹھانے لگا جو نیچے گرے پڑے تھے۔

ولی اور زرام نیچے آئے تو سب لوگ لاؤنچ میں تیار کھڑے ان کا انتظار کر رہے تھے۔

اسلام و علیکم ڈیڈ اور بھائی۔

ولی اسفند صاحب کے پاس جا کر بولا جو فیضان کو کچھ سمجھا رہے تھے۔

والیکم سلام میرے شیر کیسے ہو آخر آہی گئے۔

اسفند صاحب اسے گلے لگائے بولے اور پھر وہ فیضان سے ملا جو مسکرا کر اسے دیکھ رہا تھا۔

یار ڈیڈ بس اب تھک گیا تھا اکیلے اکیلے رہتے۔

ولی ان کے ہاتھوں پر بوسہ دیتا آمنہ بیگم کی طرف دیکھا جو اس کی نظر اتار رہی تھی۔

اے بس کر کہیں ایسے کہ نہ کہ تو اپنی شادی کے لیے واپس آیا ہے بڑا آیا۔۔۔۔۔

زرام کو کہاں برداشت تھا اسکا جھوٹ۔۔۔۔۔

بس بس اب تم لوگ بعد میں لڑنا پہلے ہی بہت لیٹ ہو گئے ہیں یہ پہلی شادی ہوگی جس کی تاریخ رات میں پکی ہوگی۔۔۔۔۔

آمنہ بیگم جو پہلے سے اس ٹائم جانے پر غصہ تھیں اب ان کی ڈرامے بازی پر غصہ ہوئیں۔۔۔۔۔

یار ماما جان گھر کی شادی ہے ہم کون سا باہر کہیں جا رہے ہیں۔۔۔۔۔

ہاں سسی کہا مہی تم نے میں تو کہہ رہا تھا بس زویا کو ڈائریکٹ ابھی جا کر لے آتے ہیں مجھے تو یہ سب شور شرابہ بالکل پسند نہیں ہے۔۔۔۔۔

ولی اپنے دل کی بات بولتا سب کو گھورنے پر مجبور کر گیا۔۔۔۔۔

بیٹا اتنی بھی جلد بازی اچھی نہیں ہوتی بعد میں رونا پڑتا ہے کیوں ڈیڈ ایسا ہی ہے نہ —————

فیضان اپنا دو کھڑا روتا بولا جس پر مابین نے اسکو بس گھور سکی باکی سب مرد حضرات کا قبضہ گونجا اور آمنہ بیگم نے فیضان کے سر پر چپت لگائی —————

چلیں —————

جاناں کی آواز پر سب نے سیڑھیوں کی طرف دیکھا جہاں وہ بلیک کلر کی شفون کی ساڑھی پہنے ہوئے تھے ہر طرح سے اس کو کور کیے ہوئی تھی، لائٹ میک اپ کیے بالوں کو پیچھے کھولا چھوڑے اور ہمیشہ کی طرح ہائی ہیلز میں وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی اگر شازل دیکھتا تو وہ اس کی تعریفیں کرتا رہ جاتا —————

سب کے منہ سے بے ساختہ ماشا اللہ نکلا اور وہیں ولی نے اپنا رخ موڑ گیا جو مابین اور جانان دونوں نے دیکھا تو مابین نے اسے تسلی دی —————

زرام میں تیرا گاڑی میں ویٹ کر رہا ہوں جلدی سے آجا اور آپ سب لوگ بھی آجائیں —————

ولی زرام کو غصہ سے کہتا باہر جانے لگا جب جاناں بھاگ کر اسکے پاس آئی۔

ولی بھائی میں آپ کے ساتھ جاؤں گی زرام بھائی ماما جان لوگوں کو لے کر جائیں گے آپ سب لوگ جائیں میں اور ولی بھائی آجائیں گے۔

وہ ولی کی غصے بھری نظروں کو نظر انداز کرتی سب کو بولی تو زرام اسکو دیکھتا جواسے مدد طلب نظروں سے دیکھ رہی تھی سب کو لیتا باہر چلا گیا اور آمنہ بیگم جاتے ہوئے ان کو جلدی آنے کی ہدایت کرتی چلی گئیں۔

کیا مسئلہ ہے تمہارے ساتھ میں نے جب ایک بار تم سے کہا ہے میرے سامنے کبھی مت آنا تو پھر یہ بکواس کرنے کی ضرورت میری ایک بات تمہیں سمجھ نہیں آتی دور رہا کرو مجھ سے میں ایک ہوس پرست انسان ہوں تمہارے ساتھ کچھ بھی کر سکتا ہوں۔

ولی اتنی زور سے دھاڑا کہ جاناں زور سے آنکھیں بند کر گئی اور رونے لگی۔

پلیز ولی بھائی مجھے معاف کر دیں وہ سب مجھ سے جانے انجانے میں ہوا میں آپ کو وہ سب کہنا نہیں چاہتی تھی پھر وہ سب دیکھ کر اور جواس شخص نے میرے ساتھ کیا میں پاگل ہو گئی تھی آپ ایک بار تو

میری بات سنتے مجھے اتنی بڑی تکلیف میں مجھے اکیلا چھوڑ کر چلے گئے میں تو آپ کی بیٹی کی طرح تھی نہ پھر آپ مجھے یوں تنہا چھوڑ کر چلے گئے اگر آپ چاہتے ہیں میں آپ سے معافی مانگوں تو میں ہاتھ جوڑ کر معافی مانگتی ہوں۔

وہ روتے ہوئی ولی کے سامنے ہاتھ جوڑ گئی تو ولی نے بازو سے پکڑ کر اپنے ساتھ لگایا اور اسے سر پر بوسہ دیا کہا برداشت تھا وہ اس کی آنکھوں میں آنسوں دیکھے وہ تو اس کے سامنے ہاتھ تک جوڑ گئی تھی۔

آئندہ ایسے مت کرنا چند اور نہ تمہارا یہ ولی بھائی خود کے ساتھ کچھ کر لے گا تم نے مجھے بہت تکلیف دی تھی میں نے کبھی نہیں سوچا تھا تم میرے ساتھ ایسا کرو گی میں سب سے زیادہ یقین تم پر کرتا تھا جو تم نے اس دن توڑ دیا تھا میں ٹوٹ گیا تھا مجھ میں ہمت نہیں تھی تمہارا سامنا کرنے کی تمہاری آنکھوں میں شرمندگی برداشت نہیں کر سکتا تھا اس لیے چلا گیا تھا۔

ولی اسے اپنے سامنے کرتا ہوا بولا تو ہم آنکھوں سے ولی کو دیکھنے لگی جو اتنا کچھ برداشت کرنے کے باوجود اس کی آنکھوں میں آنسو برداشت نہیں کر سکتا تھا۔

بھائی آپ نے مجھے معاف کر دیا کیا۔

ہاں ایک شرط پر معاف کروں گا جب تم شازل سے نکاح کرنے پر راضی ہوگی۔

ولی کی بات جاناں کے سر پر ہتھوڑے کی طرح لگی جو اس سے ایک قدم دور ہوئی۔

یہ۔۔۔ یہ بات نہیں نہیں اس بات کا یہاں کیا ذکر ولی بھائی میں ان سے شادی نہیں کر سکتی۔

وہ روتے ہوئی ولی سے بولی جو اسے رونے سے روک رہا تھا۔

دیکھو چند آج میرا انکل تم سے بات کرنے والے ہیں میں نہیں چاہتا تم ان کو انکار کرو شازل تم سے بہت پیار کرتا ہے تم کیوں اسے اتنی تکلیف دے رہی ہو میں سب جانتا ہوں وہ 5 سال پہلے تمہارے انکار کی وجہ سے امریکا گیا تھا اور اب بھی تم نے اس کے ساتھ بہت برا کیا ہے تم کیوں ایسا کر رہی ہو چند امیری بات مان لو پلیز اسکو اتنی تکلیف مت دو کہ بعد میں تمہیں پچھتنا پڑے۔

ولی جاناں کو اپنے سامنے کرتا پیار سے سمجھانے لگا جو اس کو خاموش نظروں سے دیکھ رہی تھی۔

نہیں ولی بھائی میں ان کو تکلیف نہیں دیتی میں ان سے شادی نہیں کر سکتی میں کسی سے شادی نہیں کر سکتی

پلیز ولی بھائی آپ تو سمجھیں مجھے آپ ان کو سمجھائیں نہ میں کیسے کر سکتی ہوں۔

وہ روتی ہوئی ولی کندھے پہ سر رکھ گئی جسے نا جانے کب سے اس کندھے کا انتظار کر رہی تھی۔

چند اپنے بھائی کی بھی بات نہیں مانو گی میرا انکل کی بھی نہیں گڑیا سوچ سمجھ کر میرا انکل کو جواب دینا جاؤ چہرہ صاف کر کے آوروں سے سارا میکاپ خراب ہو گیا ہے میں باہر ویٹ کر رہا ہوں اور ایک بات ہماری صلح ہو گئی ہے یہ بات زویا کو پتا نہیں چلنی چاہیے اوکے۔

لیکن ولی بھائی اسے تو اس بارے میں بھی کچھ پتا نہیں ہے پھر آپ ایسا کیوں کہہ رہے ہیں۔

جاناں اپنے آنسو صاف کرتی حیران نظروں سے دیکھنے لگی۔

ابھی ٹائم نہیں ہے بعد میں بتاؤں گا ابھی جاؤ سب ویٹ کر رہے ہوں گے۔

او کے بھائی۔

وہ کستی اپنے کمرے میں گئی تو ولی باہر چلا گیا اور اپنے گارڈز کو سمجھانے لگا جو باہر اس کا انتظار کر رہے تھے پھر کچھ دیر بعد جاناں باہر آئی تو وہ اپنے گارڈز کے ہمرا میران مینشن کی طرف روانہ ہو گیا آج وہ انتہا کا خوش تھا اسکی بہن اسے واپس مل گئی تھی جس سے وہ بہت محبت کرتا تھا مگر وہ نہیں جانتا تھا اس کی 5 سال کی ناراضگی نے اسے بہت بڑے دکھ میں مبتلا کیا ہوا تھا جس سے شاید سب بے خبر تھے۔

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com

سب لوگ کھانا کھانے کے بعد لاونچ میں بیٹھے تھے اور زیوا ولی کے ساتھ بیٹھی اسکی نظروں سے گھبرانے لگی جو ہر تھوڑی دیر بعد اس کو دیکھتا تو وہ سر جھکا جاتی۔

تو ٹھیک ہے طے پایا اس منگل کو مہندی اور اس سے اگلے دن بارات اور ایک دن چھوڑ کر

ولیمہ۔

اسفند صاحب نے کہا تو سب نے خوشی سے ہاں کہا

نہیں نہیں ماموں ابٹن بھی تو رکھیں ورنہ میں نے یہ شادی نہیں ہونے دینی۔۔۔۔۔

نور ایک دم اٹھ کر اسفند صاحب کے پاس آ کر بیٹھی تو سب کا قہقہہ بلند ہوا۔۔۔۔۔

ہاں ہاں وہ بھی رکھی ہے اتوار کو ابٹن اور اس سے دو دن بعد مہندی اب خوش ہو۔۔۔۔۔

اسفند صاحب نے اسے اپنے ساتھ لگاتے ہوئے کہا تو وہ جھٹ سے سر ہلا گئی۔۔۔۔۔

اور جاناں شازل کا مکمل انور کیے جانے پر حد سے زیادہ غصہ میں بیٹھی تھی کہ اب وہ ایسے ڈرامے کیوں کر رہا تھا جب وہ سب کچھ ولی کو بتا چکا تھا مگر وہ نہیں جانتی تھی یہ سب شازل نے نہیں بلکہ زرام نے ولی کو سب بتایا ہے جب وہ نور سے ملنے ان کے گھر گیا تھا تب لان سے گزرتے وہ سب سن چکا تھا اور پھر کچھ دیر وہیں کھڑے رہنے کے بعد وہ نور کے کمرے کی بیک سائیڈ کو طرف بڑھ گیا اور ان سب کے جانے کا انتظار کرنے لگا اور نور سے مل کر ولی کے پاس گیا تھا اور اسے سب کچھ بتا دیا تھا

اور آج اسفند صاحب نے اسے بتایا تھا کہ میران صاحب نے شازل کے لیے جاناں کا ہاتھ مانگا ہے اور زویا کے ساتھ ساتھ شازل کا نکاح جاناں سے کرنا چاہتے ہیں۔

تو بھائی صاحب کیا سوچا ہے اس بارے میں جو میں نے آپ سے کہی تھی۔

میران صاحب نے کہا تو سب ایک دوسرے کو دیکھنے لگے جاناں کا کیا فیصلہ ہوگا مگر وہ تو پہلے سے ولی کو اپنا فیصلہ سنا چکی تھی۔

جی خالو جاناں راضی ہے اور آپ کے فیصلے پر خوش بھی ہے۔

اسفند صاحب کی جگہ ولی نے کہا تو شازل نے جاناں کی طرف دیکھا جو اسے ایک نظر دیکھ کر نظریں پھیر گئی جس پر شازل کو دکھ ہوا آخر کیوں وہ ایسا کرتی تھی کیا کمی تھی اس میں نا جانے کتنی لڑکیاں پاگل تھیں اس کے لیے اور ایک یہ تھی جو ہر بار اسے رتیجھٹ کرتی تھی آج بھی صرف بڑوں کا مان رکھنے کے لیے ہاں بول گئی تھی جو شازل سب جانتا تھا اس کے انداز سے ہی لگ رہا تھا وہ راضی نہیں ہے۔

میران یہ ہمارے لیے تو خوشی کی بات ہوگی اگر شازل بیٹا میری جاناں کا نصیب بنیں۔

آمنہ بیگم خوشی سے بولیں تو شازل مسکرا دیا۔

یہ تو ہماری خوش بختی ہے کہ جاناں اس گھر کی ہو بنے بھابی۔

صوفیہ بیگم جاناں کو محبت سے دیکھتی بولیں۔

اور اس طرح شازل اور جاناں کے نکاح کی ڈیٹ فکس ہوئی جو ولی اور زویا کی مہندی کی رات تھی اور

اس رات ان کا نکاح ہونا طے پایا۔

جانو بھائی کی شادی وہ بھی میری پیاری آپنی کے ساتھ کہیں میں یہ سب خواب تو نہیں دیکھ

رہی۔

نور خوشی سے چیتختی ہوئی ایک دم صوفہ سے اٹھ کر جاناں اور شازل کے پاس آئی۔

جی بلکل تمہاری آپنی کی تمہارے جانو بھائی کے ساتھ۔

ماہین اور فیضان ایک ساتھ بولے جو باہر لان میں جا رہے تھے جہاں اسفند صاحب، آمنہ بیگم، میران صاحب اور صوفیہ بیگم شادی کے بارے میں صلاح مشورہ کر رہے تھے۔

نور شازل کے ساتھ آکر بیٹھی جو آج بہت خاموش نظر آ رہا تھا۔

جانو بھائی کیا ہوا ہے آپ خوش نہیں ہیں کیا آپ بھی بتائیں جاناں آپنی۔

نہیں نہیں میں تو بہت خوش ہوں مائی ایبل تم اپنی آپنی سے پوچھ لو۔

شازل جاناں کو آنکھ مارتا بولا جو اسے گھور گھور کر دیکھ رہی تھی اور اس کی یہ حرکت ولی نے دیکھی تو وہ کھانسنے لگا۔

کمیئے کیا ہوا تجھے زیادہ کھایا کیا کہہ بھی رہا تھا تھوڑا کھا پر نہیں تجھے تو آج ہی اپنا ندید پن پورا کرنا تھا کچھ شرم کر لیتا اپنے سسرال میں آیا ہوا ہے۔

زرام اپنی جگہ سے اٹھ کر ولی کے پاس آیا جو زویا کے ساتھ بیٹھا تھا اور اب وہ زرام کو گھور رہا تھا کہ تو سب کے بیچ مجھے بے عزت کر رہا ہے۔

یہ لیں پانی —————

زویا نے جلدی سے کاہٹے ہاتھوں کے ساتھ اسے پانی کا گلاس پکڑایا تو وہ زویا کو دیکھتا سا راپانی پی گیا۔

کیڑے مکوڑے ایس پی بکواس بند کر اپنی ورنہ میں نے شازل کو تیرا راز بتا دینا ہے جو تیرے موبائل میں ہے۔

ولی اپنی ٹانگ پر ٹانگ چڑھا کر بولا جو ہمیشہ کی طرح بلیک تھری پیس سوٹ میں تھا۔

ولی کی بات پر شازل کے کان کھڑے ہو گئے اور زرام بیچارہ رونی صورت بنائے ولی کو دیکھنے لگا۔

کس بارے میں بات کر رہے ہو تم دونوں جو میں نہیں جانتا اور ہمیشہ کی طرح آج کیا کھیچڑی پکائی ہوئی ہے تم دونوں نے اور زرام اپنا موبائل دکھاؤ مجھے۔

شازل اٹھ کر زرام کے پاس آیا —————

زویا چلو ہم کمرے میں چلیں تم بھی آ جاؤ نور میرا تو دل گھبرا رہا ہے یہاں —————

جاناں کو جب یہاں بیٹھنا برداشت نہ ہوا تو شازل کو دیکھ کر زویا سے کہتی اور نور کا ہاتھ پکڑے زویا کے کمرے کی طرف بڑھ گئی تو زویا ولی کے ہاتھ کو پچھے کرنے لگی جو اسکی کمر کو جکڑے ہوئے تھا اور کوئی بھی نہیں دیکھ سکا تھا کیوں کہ وہ بیٹھا اس سٹائل سے تھا کہ دیکھنے والے کو لگتا وہ سو فنی کی پشت پر اپنا ہاتھ رکھے ہوئے ہے جس کی وجہ سے نہ تو وہ کچھ بول پارہی تھی نہ ہی ہل سکتی تھی اگر ہلتی تو خود کو ہی شرمندگی ہونی تھی کیوں کہ ولی برہان ملک میں تو شرم کے کیپول پائے ہی نہیں جاتے تھے تو اسے شرمندگی کیسے ہوتی —————

پلیز ولی چھوڑیں مجھے جاناں کے پاس جانا ہے بھائی لوگ دیکھ لیں گے پلیز جانے دیں —————

زویا زرام اور شازل کو ایک دوسرے سے بچس کرتے دیکھ ولی کی جانب جھکی جو اسے مسکرا کر دیکھ رہا تھا

جو اسے گھبرائی گھبرائی حد سے زیادہ پیاری لگ رہی تھی —————

ہاں تو چلی جاؤ ہارٹ بیٹ کس نے روکا ہے مگر مجھے ایک کس دے کر جا سکتی ہو۔

ولی نے اسکے کان میں سرگوشی کی تو زویا کی سبز آنکھیں حیرت سے کھول گئی کبھی وہ ولی کو دیکھتی تو کبھی شازل کو جو زرام سے اس کا موبائل چھیننے کی کوشش کر رہا تھا مگر ان کا سارا دھیان ایک دوسرے میں تھا جس کا فائدہ ولی برہان ملک بھرپور اٹھا رہا تھا۔

میں کیسے آپ کو پلیز مجھے جانے دیں میرے دونوں بھائی یہی پہ ہیں پلیز ان کا ہی لحاظ کر لیں۔

زویا آنکھوں میں نمی لائے بولی تو ولی ایک دم سیدھا ہوا اور ہاتھ پیچھے کیا۔

ہے ہارٹ بیٹ رونا نہیں ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا اور اب جاؤ۔

ولی غصہ بھری آواز میں سرگوشی کی تو وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر بھاگ گئی۔

لکھٹیا انسان شرم نہیں آتی ان کو اتنی گندی بات کرتے ہوئے وہ بھی میرے بھائیوں کے سامنے
افسوس کے ساتھ اتنا بیشرم انسان میرے ہی نصیب میں لکھنا تھا اللہ جی آگے پتا نہیں کیا کریں گے یہ بد تمیز
ولی۔۔۔۔۔

زویا بھاگتی ہوئی سیڑھیاں بھلا نک کر اپنے کمرے کے دروازے کے سامنے کھڑی ہوئی اور ولی کو برا
بھلا کہنے لگی کہ ایک دم دروازہ کھولا اور وہ زمین بوس ہو گئی کیوں کہ نور میڈم اس سے زور سے ٹکرائی
تھی۔۔۔۔۔

یا اللہ میری کمر توڑ دی بھینس نے سارے بیکار لوگ میرے پلے باندھ دیے اللہ جی آپ نے
ایک وہ منہوس ولی اور اب یہ بھینس۔۔۔۔۔

زویا آنکھیں بند کیے ولی کو منہوس کہتے رونے لگی جو شاید خود بھی نہیں جانتی تھی کیا کہہ گئی ہے اور یہ
جانے بغیر نور میڈم اسکو خونخوار نظروں سے دیکھ رہی ہے۔۔۔۔۔

زویا کی بچی تمیز ہے تم میں تم نے مجھے بھینس کہا کہاں سے میں تمہیں بھینس لگتی ہوں اور تم نے ولی
بھائی دی کھڑوس کو منہوس کہہ کر دل خوش کر دیا۔۔۔۔۔

نور اسکے سامنے کھڑے ہوتی بولی جو ولی کے لیے منہوس سن کر بے ہوش ہونے لگی تھی۔

ہاں تم بھینس ہی ہو اور میں نے کب کہا ولی کو منہوس تم مجھ پر الزام مت لگاؤ میں ان کو کیوں کہنے لگی تم خود دل میں کہتی ہوگی۔

زویا اٹھتی ہوئی اسکے سامنے کھڑی ہوئی جواب مسکرا مسکرا کر دیکھ رہی تھی۔

ولی بھائی کی ہارٹ بیٹ تم ان کو منہوس کہہ چکی ہو وہ بھی اپنی خوبصورت زبان سے اور اب میں اپنی تیز زبان کے ذریعے تمہارے دی منہوس پر نس کو بتاؤ گی کہ اسکی ہارٹ بیٹ نے اسے کیا کہا ہے

کہتے ہی وہ نیچے بھاگ گئی اور زویا ڈر کے مارے کاٹنے لگی۔

کیا ہوا ہے زویا ایسے کیوں کھڑی ہو۔

جاناں باہر آتی ہوئی زویا سے بولی جو بت بنے کھڑی تھی کیوں کہ اسے وہ رات یاد آنے لگی جب وہ ولی کے آفس گئی تھی اور ولی نے اس کے ساتھ کیا کچھ کیا تھا۔

وہ وہ جانناں نور ولی کو بتانے لگی کہ میں نے اسے منہوس کہا ہے میں نے نہیں کہا وہ خود ہی کہہ رہی تھی
اب میرا نام لے دے گی میں کیا کروں —————

زویا رونے لگی تو جانناں نے آگے بڑھ کر اسے گلے لگایا —————

کچھ نہیں کہیں گے وہ تمہیں کچھ نہیں کہہ سکتے کیوں ڈر رہی ہو اتنا چپ ہو جاؤ اگر ان کو پتا چلا تم رورہی ہو
پھر ضرور تمہیں ڈانٹیں گے —————

وہ نور تو —————

اھم وہ خود ولی بھائی سے ڈرتی ہے اتنی ہمت نہیں ہے اس میں —————
www.urdu novelsmania.com

جانناں قہقہہ لگاتی ہوئی اسے ہنسا گئی —————

سچ کہہ رہی ہو جانناں —————

زویا اس سے الگ ہوتی ہوئی بولی۔

یس مائی ڈول اب چلو کچن میں چائے بنانے میرا بہت دل کر رہا چائے کا اور میں نے ہی نور کو نیچے بھیجا ہے سب سے پوچھنے کہ کس کس نے چائے پینی ہے اور وہ تم سے جھوٹ بول کر گئی ہے۔

اللہ پوچھے اس سے تو۔

وہ دونوں باتیں کرتی نیچے چلی گئیں۔

زرام موبائل چھوڑ دے ورنہ مجھے تو کچھ نہیں ہونا مگر تمہارا فون ٹوٹ جائے گا اب تو مجھے پورا یقین ہے تو بہت بڑی کھیچڑی پکا رہا ہے۔

شازل اسکے موبائل کی سکرین سے پکڑ کر کھیچنے لگا جو اسکے ہاتھ میں تھا تو زرام کی گرفت اور مضبوط ہو گئی۔

دیکھ شازل میرے فون میں کچھ نہیں ہے انسان کی اپنی بھی کوئی پراسیویسی ہوتی ہے پر تم اور ولی کمینے کو کیا پتا وہ کیا ہوتی ہے کیوں کہ خود تو بے شرموں کی طرح ہر چیز کھلے عام کرتے ہو میں تو شریف سا بندہ ہوں۔

زرام زور سے چیختا ہوا بولا اور سیڑھیوں کے پاس کھڑی جاناں اور زویا ان کو اس طرح لڑتا ہوا دیکھنے لگیں اور نور میڈم مسکراتی ہوئی لاؤنچ کے دروازے پر کھڑی ہو گئی اور دل میں دعا کرنے لگی اللہ کرے اس زہر یلے ناگ کا موبائل ٹوٹ جائے اور ولی صاحب ان کی ویڈیو بنانے لگا۔

بیٹا جو بات یہ سالاولی بولتا ہے وہ ہمیشہ سچ ہوتی ہے اور جس طرح تو اپنے موبائل کو سینے سے لگا رہا ہے نہ اس سے تو مجھے لگ رہا کہ تو کسی کے ساتھ چکر میں ہے اور یہ چکر کسی لڑکی کا ہے۔

شازل ایک ہاتھ کی مدد سے اسے سو فہ پہ گراتا ہوا بولا تو نور میڈم کی ہنسی کو بریک لگی اور دل کی دھڑکن رکنے لگی۔

دیکھ شازل ایسا کچھ نہیں ہے یہ کمینہ جھوٹ بول رہا ہے پلیز میرا یار نہیں ہے تو چھوڑ دے میرے بھائی۔

زرام کو جب اپنی پول کھولتی محسوس ہوئی تو شازل کی منتیں کرنے لگا جس پر جاناں اور زویا کا قہقہہ گونجا
توان تینوں نے مڑ کر دیکھا اور پھر کیا ولی اور شازل وہیں تھم گئے اور ان کو محبت بھری نظروں سے
دیکھنے لگے۔

اور یہی موقع پا کر زرام نے شازل کے ہاتھ سے آہستہ سے موبائل چھینا اور اس سے دور
ہوا۔

اھم چھچھورو ذرا یہاں بھی دھیان دے لو میری بہنوں کو تاڑنا بند کرو۔

زرام کی آواز پر ان دونوں کو ہوش آیا تو ایک دوسرے کو دیکھنے لگے اور پھر کیا زرام آگے آگے اور
شازل اور ولی اسکے پیچھے پیچھے اور نور تو خاموش نظروں سے زرام کو دیکھ رہی تھی جانے کب کیسے چھوٹی
چھوٹی نوک جھوک میں وہ نور کو اپنا دیوانہ بنا گیا تھا اب اچانک یہ سب وہ اپنے دل کے درد کو محسوس
کرنے لگی۔

زرام بھائی یہ چیٹنگ ہے آپ سچ بتاؤ کیا چکر ہے۔

جاناں اپنا حصہ ڈالتی ہوئی زرام کا دل دکھا گئی۔

جاناں چندا تم سے یہ امید ذرا نہیں تھی تم میرے خلاف ہوگی۔

زرام صوفہ کے کچے کھڑا ہوتا ہوا جاناں کو گھورنے لگا۔

نہیں بھائی جاناں سہی کہہ رہی ہے آپ ہمیں بتا دو ہم اس لڑکی کے گھر جا کر آپ کے لیے بات کر آئیں گے۔

زویا کہاں کچے رہنے والی تھی وہ بھی زرام کی کلاس لینے لگی۔

ہارٹ بیٹ تم پریشان نہیں ہو میں بتاتا ہوں اس کا راز۔

ولی زویا کو محبت بھری نظروں سے دیکھ کر بولا تو شازل زرام کو چھوڑ کر ولی کے پاس آیا اور سب ولی کی اگلی بات کا انتظار کرنے لگے۔

اور نور دھک دھک کرتے دل کے ساتھ شازل کے پاس آ کر کھڑی ہوئی۔

یہ کیڑا مکوڑا ایس پی کسی کے عشق میں اس قدر پاگل ہے کہ _____

ولی زرام کو مسکراتی نظروں سے دیکھتے روکا جو اسے خاموش رہنے کا اشارہ کر رہا تھا _____

یہ بھی بھول گیا وہ لڑکی اس سے چھ سات سال چھوٹی ہے اور اس کے دوست کی چھوٹی بہن ہے اور ہر روز اس سے ملنے جاتا ہے _____

ولی کی بات نے سب کو گم سم کر دیا اور سب زرام کو دیکھنے لگے جو خود ولی کی بات سن کر بت بن گیا تھا کہ اس کمینے نے کیا شوشا چھوڑا ہے اور نور کا ایک آنسو فرش پر گرا تھا جو کسی نے بھی نہیں دیکھا تھا _____

زرام بھائی آپ یہ سب کیا یہ سچ ہے _____
www.urdu novelsmania.com

جاناں سب سے پہلے ہوش میں آئی اور زرام کے پاس گئی تو سب ہوش میں آگے اور ولی پور سکون ہوتا زویا کے پاس جا کر کھڑا ہوا اور اس کے کان میں سرگوشی کرنے لگا _____

ہارٹ بیٹ 2 منٹ میں اپنے کمرے میں آؤ ورنہ اپنی سزا کی ذمہ دار تم خود ہوگی _____

ولی اسکے کان کی لوچوتا سڑھیاں چڑھ گیا اور وہ اپنی دھڑکنوں کا شور سننے لگی جو اسکے کانوں تک سنائی دے رہا تھا اور پھر وہ سب کو ایک دوسرے میں بحس کرتے دیکھ اس کے پیچھے چلی گئی وہ نہیں چاہتی تھی ولی اسے اس رات کی طرح ڈانٹے وہ اس رات ولی سے بہت ڈر گئی تھی۔

دیکھو چند اوہ کمینہ جھوٹ بول رہا ہے ایسا کچھ نہیں ہے اور شازل تو توجانتا ہے نہ ولی کتنا کمینہ ہے پلیز سمجھ نہ۔

زرام نور کو دیکھنے لگا جو شکو ابھری نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی اور پھر اپنی نم آنکھیں صاف کرتی لاؤنچ سے باہر چلی گئی تو وہ شازل اور جاناں کو سمجھانے لگا جو اسے خونخوار نظروں سے دیکھ رہے تھے۔

تو پھر کیا سچ ہے میں وہ سننا چاہوں گا تو نے مجھے بتانا ضروری نہیں سمجھا شرم آتی ہے تجھے۔
تم اور ولی اپنے آپ کو سمجھتے کیا ہو ہاں۔

شازل غصہ سے بولا تو زرام کو جو ڈرتا تھا وہی ہوا اب وہ شازل کو کیا بتائے اگر اس نے زرام کو غلط سمجھا تو اور جاناں شازل کو دیکھنے لگی جو ایک دم غصے میں آ گیا تھا اسکے غصے سے تو وہ پہلے سے ڈرتی تھی کیوں کہ شازل کو جب غصہ آتا تھا وہ کسی کا بھی لحاظ نہیں کرتا تھا۔

دیکھ میرے یار میں سب سچ بتانا چاہتا ہوں مگر ابھی نہیں بتا سکتا سمجھ نہ یار۔

زارام شازل کے پاس جاتے کہنے لگا اور جاناں کو مدد طلب نظروں سے دیکھنے لگا کہ پلیز ہیلپ یار۔

ٹھیک ہے جب مجھے بتانا ضروری ہو تو بتا دینا تب تک مجھ سے بات کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

شازل کہتا کچن کی طرف چلا گیا اب اسے اپنا غصہ کم کرنا تھا جو صرف کافی سے ہی ہو سکتا تھا۔

یار یہ ولی کمینہ اتنا چول انسان ہو گا میں ہمیشہ یہی سوچتا تھا مگر اتنا فساد می ہو گا یہ نہیں سوچتا تھا۔

زرام اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتا ہوا ولی کو گالی دینے لگا جو لاؤنچ میں تھا ہی نہیں جس پر اسے اسکی چلاکی سمجھ آئی۔

زرام بجائی آپ سے یہ امید تو بالکل نہیں تھی ہمیں تو بتا سکتے تھے نہ۔

بعد میں بتاؤں گا ابھی نہیں۔

بعد میں بتانے کا کہتا زرام اسکا ماتھا چومتا باہر بھاگا اور جاناں نے ایک لمبی سانس خارج کی۔

وہ کمرے میں داخل ہوئی تو ولی برہان ملک اسکے بیڈ کو اپنی ملکیت سمجھے آنکھوں پر ہاتھ رکھے بیڈ پر لیٹا ہوا تھا اور کوٹ اتار کر بیڈ کی دوسری سائیڈ پر رکھے جب کے دوسرے ہاتھ کی پہلی دو انگلیوں میں سگریٹ دبا لے بیڈ سے نیچے لٹک رہا تھا اسے اس طرح دیکھ کر زویا کو حد سے زیادہ غصہ آیا کیوں کہ زویا کو سخت نفرت تھی سگریٹ سے مگروہ کچھ کر نہیں سکتی تھی اسی لیے دروازہ بند کیے وہیں کھڑی ہو گئی۔

ہارٹ بیٹ یہاں میرے پاس آؤ وہاں کھڑے رہنے کے لیے نہیں بلایا جلدی سے ادھر آؤ۔

ولی اسکی موجودگی کو محسوس کرتا آنکھوں پر سے بازو ہٹا دیا اور ایک گہرا کش لیتا بیڈ سے نیچے جھک کر اسے ہاتھ کی مدد سے بچھایا اور سیدھا ہو کر لیٹ گیا۔

نہیں میں آپ کے پاس نہیں آؤں گی مجھے اچھا نہیں لگتا آپ کے پاس آنا دور رہا کریں میں یہاں بھی صرف اپنے گھر والوں کی وجہ سے کھڑی ہوں ورنہ میں آپ کا حکم کبھی نہ مانتی۔

زویا ہمت کرتی ایک ہی سانس میں سب کچھ بول گئی مگر نظریں نیچے ہی رکھی کیوں کہ جو بات اس نے کی تھی وہ ولی جیسے بندے کو غصہ دلانے کے لیے کافی تھی۔

سنا نہیں تم نے ہارٹ بیٹ میں کیا کہہ رہا ہوں یہاں آؤ اگر میں تمہارے پاس آیا تو تمہارے لیے اچھا نہیں ہو گا جانتی ہو نہ پھر مجھ سے مقابلہ مت کیا کرو اب جلدی سے یہاں آؤ۔

ولی کی غصے بھری آواز آئی تو زویا نے ایک دم اسکی طرف دیکھا جس کی آنکھیں حد سے زیادہ سرخ ہو رہی تھی اور ماتھے پر بہت زیادہ بل آئے ہوئے تھے جو اسکے غصے کی علامت تھے تو وہ ایک سیکنڈ میں اس کے پاس پہنچی تو ولی نے اسے کھینچ کر اپنے پاس بٹھایا اور اسکے پیٹ پر ہاتھ رکھتے اپنی طرف

جھکا یا۔

ہارٹ بیٹ جانتی ہو نہ اتنی ہمت میں نے صرف تمہیں دی ہے جو مجھ سے جب چاہے بد تمیزی کر سکتی ہے اور جب چاہے میری بات کی نفی کر سکتی ہے ورنہ آج تک اتنی کسی میں ہمت پیدا نہیں ہوئی کہ وہ ولی برہان ملک کی بے عزتی کرے۔

وہ غصہ سے اسکا چہرہ اپنے چہرے کے نزدیک کیے گھمبیر آوازیں بولا تو زویا ڈر کے مارے اپنے دونوں ہاتھ اس کے سینے پر رکھ گئی مگر اس بار اسکے کالر کو پکڑنے کی کوشش نہیں کی جو ولی کو مسکرا نے پر مجبور کر گئی۔

آپ بہت برے ہیں ولی اپنی غلطی کو ماننے کی بجائے مجھ پر اپنا رعب بھاڑتے ہیں اسی وجہ سے مجھے بہت برے لگتے ہیں آپ بہت گندے ہیں آپ اس رات بہت برا کیا میرے ساتھ۔

www.urdu novelsmania.com

وہ سسکتی ہوئی اسکے سینے پر سر رکھ گئی اور رونے لگی جس کی وجہ سے ولی کی شرٹ گیلی ہونے لگی اور ولی اسے رونے دیتا اپنا ایک ہاتھ جو اسکے پیٹ پر تھا اور دوسرا ہاتھ کی انگلیاں زویا کے بالوں میں چلانے لگا۔

کیا چاہتی ہو ہارٹ بیٹ 5 سال کم ہیں کیا مجھے تکلیف دینے کے لیے اس قدر مجھے تکلیف مت دو کہ بعد میں تم خود اس تکلیف سے گزر دو مجھے اور زیادہ تکلیف دے گی مجھے تم سے صرف یقین چاہیے جو تم مجھ پر کرو مجھ سے بدگمان مت ہو میں تمہاری بے اعتباری برداشت نہیں کر سکتا۔

تم میری سانسوں میں بستی ہو ہارٹ بیٹ تمہارے بغیر میں بالکل تنہا ہوں مجھے تمہارے علاوہ کوئی بھی وجود نہیں چاہیے تم بھلے مجھ سے محبت نہ کرو مگر ولی برہان ملک جو صرف تمہارا ہے وہ اپنی آخری سانس تک صرف تم سے عشق کرے گا میری سبز آنکھوں والی معصوم گڑیا۔

وہ اسے اپنی باہوں میں قید کیے زویا کے کان میں سرگوشی کرنے لگا جس پر وہ اس کی قید میں کاٹنے لگی۔

نہیں چاہیے مجھے ایسی محبت ولی جس میں صرف درد ہو جو صرف ایک دھوکہ ہو اور۔

اسکے باکی کے الفاظ منہ میں رہ گئے جب ولی نے اسکے ہونٹوں پر اپنے ہونٹ رکھ دیے اور ان پر اپنی شدت لٹانے لگا اور زویا سرخ چہرے کے ساتھ آنکھیں بند کر گئی اور اس کے کالر کو اپنے ہاتھوں میں جکڑ لیا جو کبھی کرنا نہیں چاہتی تھی مگر ولی کی حرکت نے اسے مجبور کر دیا تھا۔

آئندہ میری محبت کو دھوکے کا نام مت دیتا ہارٹ بیٹ ورنہ اس سے بھی بری سزا دوں گا۔

کچھ دیر بعد وہ اسکے ہونٹوں کو آزادی بخشا اسے وارن کرنے لگا جو روتی ہوئی اسکے سینے پہ اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں کے مکے برسا رہی تھی۔

شاز

وہ کچن میں داخل ہوتی شازل کو پکارنے لگی جو اپنے لیے کوئی بنا رہا تھا اسکی آواز پر شازل نے پلٹ کر دیکھا جو اس سے کچھ فاصلے پر کھڑی تھی۔

جی بولیں مس जानا اسفند ملک

وہ سنجیدگی سے کہتا واپس اپنے کام میں لگ گیا مطلب ابھی تک وہ غصہ میں تھا اور جاننا تو اس کے مخاطب کرنے والے انداز پر غصہ ہونے لگی مطلب وہ اپنی بات منوانے کے باوجود اس کو انگور کر رہا ہے جاننا ایک دم غصہ سے اسکی طرف دیکھا جو ہمیشہ کی طرح براؤن ڈریس شرٹ جس کے اوپر کے دو بٹن کھولے تھے اور بازوؤں کو کہنیوں تک فولڈ کیے ہوئے تھے اور ساتھ بلیو جینز پہنے بالوں کو پونی میں قید کیے سنجیدہ سا مگر حد سے زیادہ ہینڈسم لگ رہا تھا۔

آپ اپنے آپ کو سمجھتے کیا ہیں یہ اسٹیوڈا اپنے بے ہودہ فینز کو دیکھایا کریں مسٹر واہیات میں آپ کی فین نہیں ہوں۔

جاناں کی بات سن کر شازل نے غصے میں اسے سمجھنے کا موقع دیے بغیر بازو سے پکڑ کر دیوار کے ساتھ لگایا اور خود اسکے نزدیک ہوا اور ایک ہاتھ اسکی گردن پر رکھے اسکا چہرہ اوپر کیا جو آنکھیں پھاڑے اسے دیکھ رہی تھی کہ اس کے ساتھ اچانک ہوا کیا ہے۔

جان مسئلہ کیا ہے تمہارے ساتھ نہ تو تمہیں میرا پیار سے بات کرنا پسند ہے نہ تم میرا غصہ دیکھ سکتی ہو نہ ہی اپنے لیے میری لاپرواہی برداشت کر سکتی ہو آخر چاہتی کیا ہو مجھ سے اب بھی تم کبھی بھی میرا پروزل اکیسپٹ نہ کرتی اگر ڈیڈ ماموں لوگوں سے بات نہ کرتے۔

شازل اسکے چہرے کو دیکھتا ہوا غصہ سے بولا جو اپنی آنکھوں کو بند کیے دیوار کے ساتھ سر ٹکائے کھڑی تھی۔

آپ ہیں میرے لیے مسئلہ شازنہ آپ واپس آتے نہ آپ مجھ سے نکاح کرنے کی زد کرتے آپ نے ولی بھائی کو سب کچھ بتایا شرم نہیں آئی آپ کو بھائی ہیں وہ میرے کیا سوچتے ہوں گے کہ ہم دونوں بغیر کسی رشتے کے 5 سالوں سے ریلیشن شپ میں تھے جو ایسا ہے ہی نہیں۔۔۔۔۔

وہ آنکھیں کھولے اسکی آنکھوں میں دیکھتی غصہ سے بولی جو خونخوار نظروں سے اسے گھور رہا تھا

یہ بکواس کس نے کی تم سے مس جان جب تم اچھے سے جانتی ہو مجھے ہم دونوں کے بیچ کی باتیں کسی کو بھی بتانا بالکل پسند نہیں ہے پھر یہ بکواس کرنے کا مقصد اور جب میں نے 5 سال تم سے دوری برداشت کی تب میں نے کسی کو نہیں بتایا تو اب کیوں بتاتا اور نکاح کا صرف میں نے موم اور ڈیڈ کو بتایا ہے جن کے بغیر میں تم سے نکاح نہیں کر سکتا اب جاؤ یہاں سے ورنہ غصے میں تمہارے ساتھ کچھ کرنے بیٹھوں جس کا پچھتاوا بعد میں مجھے ہو اور آئندہ نکاح سے پہلے یوں سچ سنو کر میرے سامنے مت آنا ورنہ میں خود کا کنٹرول کھود دوں گا۔۔۔۔۔

وہ غصہ سے کہتا جاناں سے دور ہو گیا اور اپنا رخ موڑ گیا جس پر جاناں بے آواز رو دی کیوں کہ آج پھر اس نے شازل کو تکلیف دے تھی کچھ بھی جانے بغیر۔۔۔۔۔

شازوہ میری بات سنیں پلیز:————

جاناں ہمت کرتی شازکا بازو پکڑ کر اسکا رخ اپنی طرف کیا جو سرخ چہرہ لیے اس کو گھور رہا تھا جس پر
جاناں کا دل زور سے دھڑکا۔————

اب کس وجہ سے آنسو بہا رہی ہو جان۔————

شازل کی بات پر جاناں نے اسکے گیریبان کو اپنے دونوں ہاتھوں میں جکڑا اور اسکی آنکھوں میں اپنی نم
آنکھیں گاڑ ہی جس پر شازل اسکو حیران نظروں سے دیکھنے لگا۔————

آپ مجھ سے نکاح کر کے کبھی خوش نہیں رہ سکیں گے شازا بھی بھی وقت ہے آپ کے پاس پلیز
نکاح سے انکار کر دیں میں آپ سے نکاح نہیں کر سکتی۔————

وہ روتے ہوئی اسکے کندھے پر سر رکھ گئی

مجھے ایسی خوشی نہیں چاہیے جان جس میں تم میرے ساتھ نہ ہو میری ساری خوشیاں تم سے
ہیں۔————

وہ اسکو ہک کرتا گھمبیر آواز میں بولا تو جاناں کو ہوش آیا وہ کیا کر چکی ہے اسکے اتنے نزدیک وہ ایک دم پیچھے ہوئی اور ایک نظر اس کو دیکھتی باہر بھاگ گئی تو شازل بھی اپنی داڑھی پر ہاتھ پھیرتا کوئی دیکھنے لگا جو ابھی پوری طرح تیار نہیں ہوئی تھی کیوں کہ اس نے جاناں کے آنے پر چوہا بند کر دیا تھا وہ صرف اسے ٹائم دینا چاہتا تھا۔۔۔

وہ اسے دھونڈتا لان کے پیچھے حصّے کی طرف آیا جہاں وہ گھٹنوں میں سر دیے رونے کا شغل فرما رہی تھی اسے روتا دیکھ زرام کو دکھ بھی ہوا تھا اور خوشی بھی اسے آج بن کہے اپنی محبت کا جواب مل گیا تھا عجیب خاموش محبت تھی ان کی جس میں کوئی اظہار نہ تھا۔

زرام چلتا ہوا نور کے پاس آیا اور خاموشی سے اس کے ساتھ نیچے گھاس پر بیٹھ گیا اور اسے دیکھنے لگا مطلب وہ اس سفر میں اکیلا نہیں تھا وہ بھی اسے چاہتی تھی جو ولی کے جھوٹ کو سچ سمجھتی روئے جارہی تھی وہ جان گیا تھا وہ بھی اس سے محبت کرتی ہے مگر وہ اسے کے منہ سے سننا چاہتا تھا۔

"کیوں رو رہی ہو؟ مجھے بتاؤ۔"

زرام اوپر آسمان کی طرف دیکھتا اس سے استفسار کرنے لگا۔۔

"میں روں یا خوش ہوں اس سے آپ کو مطلب نہیں ہونا چاہئے میں نے یہ سب پوچھنے کا حق آپ کو نہیں دیا تو یہ سب آپ مجھ سے مت پوچھیں۔"

نور پہلے ہی اسکی موجودگی محسوس کر چکی تھی وہ چاہتی تھی زرام اسے کسے جو ولی کہہ رہا تھا وہ جھوٹ ہے میں صرف تم سے محبت کرتا ہوں مگر اس نے تو پوچھا بھی تو کیا جس پر وہ غصے سے اپنا سرا پر اٹھاتی آنسوؤں سے بھری آنکھوں سے اسے دیکھتی اپنی ساری بھرڑ اس نکال دی اور واپس اسی پوزیشن میں چلی گئی جس پوزیشن میں وہ پہلے بیٹھی تھی۔

"جانتی بھی ہو کس لہجے میں مجھ سے بات کر رہی ہو مجھے ایک سیکنڈ بھی نہیں لگے گا تمہاری زبان کا ٹنہ میں چھوٹی ہو مجھ سے بھول گئی ہو کیا اور رونا بند کرو ورنہ زرام اسفند ملک کو اپنے طریقے سے چپ کروانا بہت اچھے سے آتا ہے۔"

وہ اسے بازو سے پکڑ کر سیدھا کرتا ہوا دھاڑا کیوں کہ وہ حیران ہی تو رہ گیا تھا اس کا غصے بھر انداز دیکھ کر۔ آج تک وہ ہی اس پر غصہ کرتا آیا تھا اور روعب جھاڑتا تھا مگر آج پہلی بار ایسا ہوا تھا کہ نور اس سے اس لہجے میں بات کر رہی تھی جس پر اسے بھی غصہ آ گیا تھا چاہے وہ اس سے محبت کرتا تھا مگر وہ اس سے چھوٹی تھی وہ یہ برداشت نہیں کر سکتا تھا کہ اسکی محبت اس سے بدتمیزی سے بات کرے وہ اس سے محبت کے ساتھ ساتھ عزت اور احترام بھی چاہتا تھا۔

"میں-----آپ سے بد تمیزی-----نہیں کر رہی پلیز بازو چھوڑیں میرا-----آپ تکلیف دے رہے ہیں مجھے آپ اپنی اس محبت کے پاس جانیں جس کے بارے میں وہ زوئی کی بچی کے کھڑوس پر نس بات کر رہے تھے۔"

زرام کے غصے اور اسکی اتنی زور کی پکڑ پر ہی وہ رونے لگی ایک تو وہ اس سے محبت نہیں کرتا تھا اور پھر اس کو تکلیف بھی دے رہا تھا جس پر اسکے رونے کی شدت بڑھ رہی تھی اس کی تو دوستیں کہتی تھی کہ زرام اسفند ملک اس سے محبت کرتا ہے اس لیے تم پر اپنا روعب جھاڑتا ہے مگر آج تو وہ سب جھوٹ ثابت ہو گیا تھا۔

"کیا تمہیں میری آنکھوں میں اپنے لیے محبت نظر نہیں آتی کیا تم نے کبھی بھی محسوس نہیں کیا کہ میں تم سے کتنی محبت کرتا ہوں بولو جواب دو۔"

www.urdu novelsmania.com

نجانے آج وہ کیوں اسے دکھ دے رہا تھا کیوں اسے اپنی شدت دکھا رہا تھا کیوں جنونی ہو رہا یہ تک بھول گیا جس بات سے وہ ڈرتا تھا وہ اس سے 7 سال چھوٹی تھی اگر وہ ستائیس کا تھا تو وہ بیس کی تھی وہ رو رہی تھی اسکی آنکھوں میں دیکھتی اس سے اپنا ہاتھ چھڑوا رہی تھی مگر وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتا اس سے پوچھ رہا تھا کہ اس نے کبھی زرام اسفند ملک کی آنکھوں میں محبت محسوس نہیں کی۔

"نہیں کی میں نے محبت آپ جھوٹ بول رہے ہیں جانو بھائی نے ہمیشہ مجھے ایک بات کہی ہے ولی بھائی کبھی جھوٹ نہیں بولتے اس لیے آپ ایک جھوٹے انسان ہیں پتا نہیں کون سی لڑکی کے ساتھ آپ-----"

"خاموش بلکل خاموش تم یہ پہلے اپنا جانو بھائی جانو بھائی کی رٹ ختم کرو میرا دماغ خراب ہو جاتا ہے یہ لفظ سن کر"

زرام اس کا بازو چھوڑتا غصہ سے کھڑا ہوتا ہوا بولا وہ ساری باتیں سائیڈ پہ کرتا اس کا جانو بھائی کہنا برداشت نہ کر سکا۔

"تو آپ کو کیا مسئلہ ہو رہا ہے میں کہوں گی جانو بھائی جانو بھائی جانو بھائی اب بتائیں کیا کریں گے۔"

وہ اسکے سامنے غصے سے اپنے آنسو صاف کرتی زوی انداز میں بولی تو زرام کو اسکی ڈھٹائی پر غصہ آنے لگا اور ولی پہ تو حد سے زیادہ تھا جس نے یہ فساد کھڑا کر دیا تھا اس سے تو بعد میں نبٹنا تھا ابھی اس پٹا خے کو ہینڈل کرنا تھا جو اسکی بات تو سن نہیں رہی تھی بس لڑنے میں مصروف تھی۔

"میں نے ابھی کیا سمجھایا تھا کہ میں تم سے بڑا ہوں۔ تمیز سے بات کیا کرو۔ تمہاری سمجھ میں نہیں آ رہا کیا؟؟؟ اب تم میری نرمی کا فائدہ اٹھا رہی ہو میڈم باز آ جاؤ۔"

وہ ایک بار پھر اسے بازو سے پکڑ کر اپنے قریب کرتا ہوا غصے سے بولا مگر اس کی پکڑ اس بار بہت نرم تھی اور نور کو تو اس کے رویے پر رونا آنے لگا جو پہلے کبھی نہیں ایسے ہوتا تھا وہ بدگمان ہو رہی تھی اسکے ذہن میں تھا تو بس یہ کہ زرام اسفند ملک کسی اور سے محبت کرتا ہے اور روعب اس پہ جھاڑتا ہے۔

"نہیں کروں گی اب بد تمیزی نہ ہی آپ سے بات کروں گی اب جانیں اس اپنی گرل فرینڈ کے پاس مجھ سے بات مت کر لے گا۔"

وہ روتی ہوئی اپنا بازو پھڑپھڑاتی اندر کی جانب بھاگ گئی اور زرام اپنا غصہ برداشت کرنے لگا جو اسے صرف اپنی ڈیوٹی کے وقت آتا تھا مگر آج اسے نور کے بچپنے پہ آ رہا تھا جو ولی اور شازل کی بات پہ باندھ کے بیٹھ گئی تھی جو اسکے اظہار کو بھی جھوٹ کا نام دے رہی تھی۔

"تیرا کچھ نہیں ہو سکتا زرام جب تک یہ منہوس ولی تیری زندگی میں ہے مگر اب اس کو میں بتاؤں گا زرام اسفند ملک کیا چیز ہے۔"

وہ اپنے موبائل پر آتے نوٹیفیکیشن کو چیک کرتا اپنے بڑوں کی طرف جانے لگا کیوں کہ اسے ابھی پولیس سٹیشن جانا تھا۔

"موم ڈیڈ چلیں۔۔۔۔۔ مجھے ابھی پولیس سٹیشن جانا ہے یہ ولی اور جاناں نظر نہیں آرہے"

وہ لان کے فرنٹ میں آتا ہوا بولا جہاں سب لوگ بیٹھے تھے سوائے ولی اور جاناں کے ویسے تو نور بھی نہیں تھی مگر وہ جانتا تھا اب وہ اپنے کمرے میں چلی گئی ہوگی زویا اور شازل بیٹھے تھے تو جاناں اور ولی کی غیر موجودگی پر وہ حیران ہوا تھا۔

"وہ بیٹا پتا نہیں جاناں کو کیا ہوا تھا اچانک سر میں درد ہونے لگا تھا بہت رو رہی تھی تو ولی اسے گھر لے گیا اب ہم بھی چلتے ہیں بہت دیر ہو گئی ہے۔"

www.urdu novels mania.com

آمنہ بیگم اسے جواب دیتی اٹھ کھڑی ہوئیں تو باکی بھی جانے کے لیے کھڑے ہو گئے وہ سب ایک دوسرے سے ملتے پورچ میں چلے گئے تو زرام شازل کو دیکھنے لگا جو اس سے ملے بغیر اندر کی جانب بڑھ گیا تھا جس کا صاف مطلب تھا وہ اس سے ناراض ہے اور وہ یہ بھی جانتا تھا جو بات شازل میران

ملک ایک بار کہہ دیتا تو اس بات سے کبھی بھی پیچھے نہیں ہٹتا تھا پھر وہ بھی زویا کے سر پہ ہاتھ رکھتا باہر کی جانب پڑھ گیا۔

شازل جب کروٹ بدل کر تھک گیا تو اٹھ کر بیٹھ گیا اور کمرے کی لائٹ آن کر دی اور اپنی داڑھی پر ہاتھ پھیرنے لگا وہ جب بھی پریشان ہوتا تھا وہ ایسے ہی کرتا تھا جب اسے سکون نہیں ملتا تھا تو ایسے ہی ساری رات جاگتا رہتا ابھی بھی اسکے ساتھ ہی ہو رہا تھا رات کے دو بج رہے تھے اور اسے نیند ہی نہیں آرہی تھی۔ اس کے دماغ میں ایک ہی جنگ چھڑی ہوئی تھی کہ جاناں ایسا کیوں کر رہی ہے وہ کیوں خوش نہیں ہے جب وہ اس سے محبت کرتی ہے تو اس کے ساتھ رہنا کیوں نہیں چاہتی ایسے ہی کیا ہوا ہے اسے کہ اس کے سر میں اس قدر درد ہونے لگا ہے کیوں ایسی ہو گئی ہے وہ کیوں ایسے کہ رہی تھی کہ وہ اس کے ساتھ خوش نہیں رہ سکے گا۔

"مجھے اپنی مس جان سے ملنا ہو گا پتا نہیں ٹھیک ہوگی بھی یا نہیں مجھے سکون نہیں ملے گا اسے دیکھے بغیر۔"

وہ خود سے باتیں کرتا بیڈ سے اٹھا اور ٹی شرٹ پہنے بغیر صرف ہڈ پھینٹا گاڑی کی چابی اور موبائل اٹھاتا باہر چلا گیا۔

جہاں رات کی سیاہی ہر طرف پھیلی ہوئی تمام علاقے سب سڑکیں سنسان پڑی تھیں ہر طرف اندھیرے نے اپنا بسیرا کیا ہوا تھا کسی بھی انسانی روح کا کوئی نام و نشان نہ تھا سوائے ایک شخص کے جہاں سب اتنی اندھیری رات میں سکون سے اپنے گھروں میں سو رہے تھے اور ایک وہ تھا شازل میران ملک جو کھڑکی کے ذریعے اپنے ماموں کے گھر کے اوپر والے کمرے میں گھس رہا تھا جو جاناں مطلب اسکی مس جان کا تھا پورا گھر اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا وہ اپنے موبائل کی سکرین کی لائٹ کے ذریعے اوپر سیڑھیاں چڑھنے لگا۔

وہ کمرے میں داخل ہوا تو وہاں صرف زیر لائٹ بلب کی روشنی تھی جس کی مدد سے شازل نے بیڈ پہ لیٹے نفوس کو دیکھا تھا جو دنیا جہاں سے بے خبر سو رہا تھا جس پر وہ دھیرے سے مسکرایا تو اسکی خوبصورت ڈیمپل نمودار ہوئے تھے اگر جاناں ان کو دیکھتی تو ناک ضرور چڑھاتی کیوں کہ وہ ان کو چھو نہیں سکتی تھی۔

www.urdu novelsmania.com

وہ چلتا ہوا بیڈ کے نزدیک گیا اور اس کے سرہانے بیٹھ گیا اور اسے دیکھنے لگا جو ٹی شرٹ ٹراؤزر پہنے بالوں کو کھولا چھوڑے ایک ہاتھ پیٹ پر اور دوسرا ہاتھ بیڈ پر رکھے پر سکون سی سو رہی تھی۔

اسکا مکمل جائزہ لینے کے بعد وہ اپنی ہڈا تارتے اس پر جھکتا اسکی صاف شفاف سراہی دار گردن پہ بوسہ دینے لگا پھر کچھ پل بعد پیچھے ہٹا اور اسے غور سے دیکھنے لگا اور اپنی بے خودی پر غصہ آنے لگا وہ جب بھی اسکے پاس آتا تھا ایسے ہی ہو جاتا تھا کسی بھی چیز کا خیال نہیں رہتا تھا یہ بھی بھول جاتا تھا وہ اسکا محرم نہیں ہے وہ اس پر اپنا حق سمجھتا تھا جس کی وجہ سے اسے کوئی خیال نہیں رہتا تھا وہ اسکے قریب آ کر غلط کرتا تھا وہ یہ بات جانتا تھا مگر وہ ہر بار اپنے اللہ سے معافی بھی مانگ لیتا تھا اب یہ راز تو بس وہ پاک ذات ہی جانتی تھی کہ وہ گنہگار تھا یا نہیں یا وہ پاک ذات اسے معاف کرتی ہے یا نہیں۔

وہ ایک بار پھر اس کے معصوم پاکیزہ چہرے میں کھو گیا تھا جو سوتے ہوئے بھی انتہا کی خوبصورت لگ رہی تھی اور اسکی ناک میں چمکتی قاتل نوز پن جس پر شازل کا دل زور سے دھڑکا تھا اور دل نے خواہش کی تھی کاش وہ اسے چھو سکتا پہلے بھی بے خود ہوتا اسکی گردن پر اپنا لمس چھوڑا تھا مگر اب نہیں چھو سکتا تھا وہ بہت پاکیزہ تھی اور وہ اس کا نہ محرم تھا وہ اسکی طرف دیکھ رہا تھا جب اسکی نظر اسکے سائیڈ دراز پر پڑی جہاں اسکی میڈیسنز رکھی گئی تھی وہ ایک دم شکوہ ہوا اور اپنا دایاں ہاتھ لمبا کرتا ان میڈیسنز کو اٹھا کر دیکھا تو اسکی حیرت سے آنکھیں کھول گئیں وہ کبھی میڈیسنز کو دیکھتا تو کبھی آپنی جان کے چہرے کو تو وہ اس قدر تکلیف میں تھی تو یہ وجہ تھی وہ اس سے دور بھاگتی تھی تو یہ وجہ تھی وہ مسکرا نا بھول گئی تھی۔

پھر وہ سر نفی میں ہلاتا اس کے کان کے پاس جھکا اور سر گووشی کرنے لگا۔

"مائی لو کیوں ہو گئی ہو ایسی کیوں تم اس اپیلیسی کی بیماری کا شکار ہو گئی ہو کیوں اپنے ہر درد خود میں چھپا کر رکھتی ہو کیوں نہیں ظاہر ہونے دیتی ہو کہ تم تکلیف میں ہو کیوں سب کو مسکرا کر یقین دلاتی ہو کہ تم ٹھیک ہو ایک بار صرف ایک بار تم مجھے اجازت دے دو ایک بار تم مجھے کہہ دو کہ تم صرف میرا ساتھ چاہتی ہو میں تمہارے سب دکھ درد کو اپنا بنا لوں گا تمہیں اس اندھیری دنیا سے کہیں دور لے جاؤں گا جہاں تمہارے نزدیک کوئی دکھ کوئی تکلیف نہیں ہوگی صرف ایک بار اپنا درد مجھے سنا دو میں تمہیں خود میں گم کر لوں گا جہاں کوئی تکلیف نہیں ہوگی جہاں کسی درد کو برداشت کرنے کی دوا یاں نہیں ہوں گی صرف سکون ہو گا جو تمہیں مجھ میں ملے گا۔"

وہ یہ سب کہتا بے آواز رو دیا اسکے آنسوؤں جاناں کے کندھے پر گرنے لگے اگر وہ ہوش میں ہوتی تو یہ سب دیکھ نہ پاتی وہ کبھی اپنے شاز کو روتا نہیں دیکھ سکتی تھی وہ ان میڈیسنز کے زیر اثر سو رہی تھی جو انسان کو پرسکون کر دیتی تھیں جس کی وجہ سے جاناں کو کوئی ہوش نہیں تھا۔

www.urdu novelsmania.com

"مگر بس اب بہت ہو گیا اب میں تمہاری ہاں کا انتظار نہیں کروں گا اب میں تمہیں اپنا بنا کر ہی رہوں گا چاہے مائی لو تم راضی ہو یا نہ ہو اب تم خود کو میرا ہونے سے نہیں روک سکتی اب میں تمہیں ہر درد سے دور کر دوں گا تمہیں خود میں گم کر دوں گا جہاں تمہیں صرف میری محبت نظر آئے گی میں اب

تمہاری ہاں کے انتظار میں نہیں رہوں گا اب میں نکاح کے ساتھ تمہیں اپنے پاس لے آؤں گا تم اس بار مجھ سے دور نہیں رہ سکتی۔"

اس کی آواز میں زد تھی جنون تھا اپنے لو کو اپنا بنانے کا
ساری رات وہ اسکے سرہانے بیٹھا رہا اور جاناں کی تکلیف پر آنسوں بہاتا رہا وہ اسکی تکلیف کو اپنی
تکلیف سمجھ رہا تھا۔

صبح ہونے سے کچھ دیر پہلے وہ اسکی خوشبو کو اپنے اندر اتارتا پیچھے ہٹا اور پھر اپنے دل کی سنتا اسکا ماتھا
چومتا جس راستے سے آیا تھا اسی سے واپس چلا گیا۔

آج جاناں کی اہم میٹنگ تھی اس لیے وہ جلدی آفس چلی گئی تھی فیضان اور اسفند صاحب تو جاناں کے
ساتھ ہی چلے گئے تھے مگر ولی ابھی نہیں گیا تھا وہ زرام کا ویٹ کر رہا تھا وہ ساری رات گھر نہیں لوٹا تھا
اس نے ولی کو میج کیا تھا کہ آج گھر پر میرا ویٹ کرے اسی لیے اب وہ لاؤنچ میں بیٹھا اس کا انتظار کر
رہا تھا اب اسے غصہ آنے لگا تھا وہ آج تک آفس سے لیٹ نہیں ہوا تھا آج زرام نے کر دیا تھا۔ وہ
وائٹ ڈریس شرٹ کے اوپر بلیک کوٹ پہنے ہمیشہ کی طرح ہینڈ سم لگ رہا تھا۔

"ولی میرے بچے بیٹھ جاؤ یا زرام کو کال کر لو ایسے تھک جاؤ گے یوں ٹہلتے ٹہلتے۔"

آمنہ بیگم اسے یوں چلتے دیکھ کر آخر بول اٹھی جو بار بار اپنی واچ کی طرف دیکھتا تو کبھی لاؤنچ کے دروازے کی طرف۔

"موم بس وہ آتا ہو گا میں بس۔۔۔۔۔۔"

وہ بول ہی رہا تھا جب زرام لاؤنچ میں داخل ہوا تھا کا ہارا بکھرے بال جو ماتھے پہ گرے ہوئے تھے شرٹ کے بازوؤں کو فولڈ کیے سرخ آنکھیں جو رات بھر جاگنے کی چغلی کھا رہی تھیں آمنہ بیگم اٹھ کر اس کے پاس آئیں۔۔۔

"زرام میرے بچے کیا حالت بنائی ہوئی ہے۔"

"اسلام و علیکم۔۔۔۔۔۔ موم ابھی آپ سے بات نہیں کر سکتا مجھے ابھی واپس جانا ہے آپ بس دعا کریں آپ کا بیٹا انصاف دلا کر گھر لوٹے اور ولی تم میرے ساتھ میرے کمرے میں چلو جلدی۔"

وہ آمنہ بیگم سے کہتا ولی کو اپنے ساتھ لیتا اپنے کمرے میں چلا گیا۔

"مس جان آج کی میٹنگ کی فالو ز کہاں ہیں مل نہیں رہی۔"

شازل جانناں کے روم میں داخل ہوتا ہوا بولا جو اپنے ماتھے پر ہاتھ رکھے بیٹھی تھی۔

"جان کیا ہوا طبیعت تو ٹھیک ہے۔"

وہ لمبے ڈاگ بھرتا اسکے پاس آیا تو اس نے اپنی نم آنکھیں اٹھا کر شازل کو دیکھا وہ تو وہ ایک دم ڈراتا
اور پھر اس کے پاس گھٹنوں بل بیٹھا۔۔۔۔۔

"سر میں درد ہو رہا ہے کیا جان بتاؤ میں دبا دیتا ہوں پلیر رونا بند کرو۔۔۔۔۔۔ تم ایسا کرو اٹھو ڈاکٹر کے پاس چلتے ہیں۔"

وہ اسکے ماتھے پر ہاتھ رکھتا نرمی سے بولا تو جاناں زیادہ رونے لگی اور آنکھیں بند کیے شازل کے کندھے پہ سر رکھ دیا۔

"میرا دل درد سے پھٹ رہا ہے میرے سر میں بہت درد ہو رہا ہے پلیز مجھے یہاں سے دور لے جائیں جہاں کوئی پریشانی نہ ہو جہاں سکون ہو جہاں کوئی ڈر کوئی خوف نہ ہو۔۔۔۔۔"

وہ آہستہ آہستہ آوازیں سرگوشی کرتی شازل کے کندھے پہ سر رکھے بے ہوش ہو گئی۔

"جان آنکھیں کھولو کیا ہوا پلیز یار۔۔۔۔۔"

شازل اسے سیدھا کرتا زور سے چیخا مگر وہ آنکھیں بند کیے سوئی رہی تو شازل اسے اپنی باہوں میں اٹھاتا باہر کی جانب بھاگا اور اپنے ڈرائیور کو گاڑی چلانے کا کہتا جاناں کو پچھلی سیٹ پہ لٹایا اور اسکا سر اپنی گود میں رکھا۔

"ڈرائیور جلدی ہو اسپتال چلو۔"

www.urdu novelsmania.com

"وہ ڈرائیور پر چیخا تو وہ بیچارہ یس بوس کہتے گاڑی تیز رفتار میں چلانے لگا اور شازل کے گارڈز بھی اپنے بوس کی گاڑی کے کچھے روانہ ہوئے۔"

کیا ہوا ہے زرام تجھے آج تو کافی غصے میں ہے۔"

ولی اسکے کچھے کمرے میں داخل ہوتا ہوا بولا تو زرام نے اسکے منہ پر مکا مارا وہ جو اس سب کے لیے تیار نہیں تھا اتنے زور کے مکے پر گرتے گرتے، بچا اور دروازے کا سہارا لیا۔

"زرام"۔

ولی زور سے دھاڑا اور اپنے بالوں کو ہاتھوں سے پیچھے کرنے لگا جو ماتھے پہ بکھر گئے تھے اور پھر غصے سے زرام کو دیکھنے لگا جو خود آج بہت غصے میں تھا۔

"چینا بند کرو ولی برہان ملک میں یہاں تیرا دوست تیرا بھائی نہیں بلکہ ملک کا محافظ ایس پی زرام اسفند ملک کی حیثیت سے کھڑا ہوں اب میں تجھ سے جو پوچھوں گا اس کا جواب مجھے ہاں یا ناں میں چاہئے ورنہ تجھے جیل جانے سے نہ تو تیرا بھائی زرام روک سکے گا نہ ہی تیری دولت نہ اور نہ ہی تیری طاقت"۔

www.urdu novelsmania.com

زرام اسکی سرخ ہوتی آنکھوں میں دیکھتا سرد آواز میں بولا تو ولی دو قدم اس کے نزدیک ہوا اور اس سے بھی زیادہ سرد آواز میں بولا۔

"تو تو ایس پی زرام اسفند ملک کی حیثیت سے میرے سامنے کھڑا ہے تو شاید بھول رہا ہے ایس پی تو اس وقت کس سے مخاطب ہے تو تجھے یاد دلا دوں تو اس وقت ولی برہان ملک کے سامنے کھڑا ہے جس کے پیسوں پر نجانے کتنے تم جیسے چھوٹے موٹے ایس پی پلتے ہیں آئندہ سوچ سمجھ کر اپنا ہاتھ اٹھانا ورنہ ولی برہان ملک ان ہاتھوں کو جڑ سے اکھاڑنے کی طاقت رکھتا ہے اور ایک بات میں کسی بھی چھوٹے موٹے ایس پی کو جواب دینے کا پابند نہیں ہوں اگر میرے بھائی کی حیثیت سے پوچھتے تو تمہارے ان سوالوں کا جواب ضرور دیتا۔"

اس نے زرام کا گال تھپتھپایا جو غصہ کی وجہ سے سرخ چہرے کے ساتھ کھڑا تھا پھر ولی جانے کے لیے مڑا مگر اسکی اگلی بات پر مسکراتا ہوا واپس پلٹا۔

"تیرا سارا غرور خاک مل جائے گا جب ہر جگہ قاتل ولی برہان ملک کی نشریات چلیں گی جب دکھایا جائے گا بزنس کی دنیا کا بادشاہ اپنی طاقت کے نشے میں قتل کرنے لگا جب اس کے فارم ہاؤس سے نامور بزنس مین کے بیٹے کی لاش ملے گی جس کو 3 مہینے سے پولیس ڈھونڈ رہی تھی وہ مردہ حالت میں ملا بھی تو ولی برہان ملک کے فارم ہاؤس سے اور پھر تو خود جھکے سر کے ساتھ اپنے ہاتھ اس چھوٹے موٹے ایس پی کے سامنے کرے گا تب تیری طاقت بھی کچھ نہیں کر سکے گی۔"

زرام غصے چٹا ایک تو وہ اسے سچ نہیں بتا رہا تھا اور پھر وہ اسکی بے عزتی بھی کرنے لگا تھا جس پر اس کی برداشت ختم ہوئی تھی۔

"ہا ہا بھول ہے تمہاری ایسا دن کبھی بھی نہیں آئے گا جب ولی برہان ملک بے عزت ہو اور تو چاہے کچھ بھی کہہ لے تو مجھے کبھی بھی تکلیف میں نہیں دیکھ سکتا اور اتنی بڑی باتیں مت کر اور تو شکر ادا کر ایک ریپیٹ کی کسی ہو گئی ہمارے ملک میں اور مجھے لگ رہا ہے اسے دل کے مقام پر گولی لگی تھی ایسا ہی ہے نہ۔"

وہ مسکرا کر کتنا روم سے باہر چلا گیا اور زرام پریشانی سے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرنے لگا اسے جس بات کا ڈر تھا وہی ہوا اور پھر اسکی آخری بات پر اسے یقین ہو گیا تھا شاہزیب اسحاق خان کا قتل ولی نے کیا تھا یہ سب باتیں جو اسنے ولی سے کہیں تھیں وہ صرف اسے غصہ دلانے کے لیے تھیں کیوں کہ زرام جانتا تھا ولی کبھی بھی اسے نہیں بتائے گا اس لیے اسنے ولی کے منہ پر کھ مارا تھا اور اسے غصہ دلایا۔ مگر زرام نہیں جانتا تھا آج پورے تین مہینوں بعد اسے شاہزیب ملا تھا تو صرف ولی کی وجہ سے اگر ولی برہان ملک نہ چاہتا تو اسے کبھی بھی شاہزیب خان کا پتا نہ چلتا۔

وہ آئی سی یو کے باہر یہاں وہاں چلتا بے صبری سے ڈاکٹر کا انتظار کر رہا تھا دل کی دھڑکنیں سو کی رفتار سے چل رہی تھیں اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا ڈاکٹر ابھی تک باہر کیوں نہیں آئے وہ بے چین ہو رہا تھا اسے لگ رہا تھا اگر ابھی ڈاکٹر نہ آیا تو اسکی سانسیں بند ہوں جائیں گی وہ دوبارہ کبھی سانس نہیں لے

سکے گا کیوں اسکی جان ٹھیک نہیں تھی پتا نہیں اندر کیا ہو رہا تھا نہ ہی ابھی تک ولی یہاں ہو سپیٹل پہنچا تھا شاز کو اب اس پر غصہ آنے لگا تھا دل بند ہونے کو تھا جس کی وجہ سے وہ بار بار اپنے دل کے مقام پر ہاتھ پھیر رہا تھا اگر اسے اتنی تکلیف ہو رہی تھی تو اسکی جان کتنی اذیت میں ہوگی یہ سوچتے ہی شازل میران ملک کی آنکھ سے ایک خاموش آنسو فرش پہ گرتا ہوا بے مول ہوا تھا اور پھر وہ ایک دم دل پر ہاتھ رکھتا نیچے گراتھا اور یہ سب دیکھتا ولی لمبے ڈاگ بھرتا اسکا تک پہنچا تھا اور اسے تھامتا تھا۔

"شاز یار کیا ہوا سبھی حال خود کو۔۔۔۔۔"

ولی اسکا چہرہ اپنے ہاتھوں کے پیالے میں لیتا اسے حوصلہ دینے لگا۔

'ولی اسے کچھ ہو جائے گا۔۔۔۔۔ میں مر جاؤں گا اگر اسے کچھ ہوا۔۔۔۔۔ میں جی نہیں سکوں گا دیکھ۔۔۔۔۔؟ میرا دل بند ہو رہا ہے مجھے سانس نہیں آرہی۔۔۔۔۔ وہ بہت تکلیف میں ہے بہت اذیت میں تھی میں کیا کروں میں اسکی تکلیف سے کیسے انجان رہا۔۔۔۔۔؟؟ میں تو اس سے عشق کرتا تھا میں کیسے جان نہ سکا وہ تکلیف میں ہے مگر وہ ایسے کیسے ہوگی۔۔۔۔۔ وہ مجھ سے محبت کرتی تھی میں اس کے ایک بار کہنے پر ہمیشہ کے لیے اس سے دور چلا گیا۔۔۔۔۔ پھر بھی اس نے اپنا خیال نہیں رکھا"

وہ شدت سے روتا اپنا ہر دکھ ولی برہان ملک کو بتا رہا تھا جس نے آج تک کسی کو بھنک تک نہیں لگنے دی تھی کہ شازل میران ملک بھی عشق کی حدود کو پار کر گیا ہے جس نے اپنے محبوب کی خاطر ہجر کا ٹاٹا ہے جس نے اپنے عشق کی خوشی کی خاطر اپنے ماں باپ کو ناراض کر گیا جس نے اپنی بیٹیوں جیسی بہنوں سے دوری اختیار کر لی تھی وہ شازل میران ملک جو سب کا لاڈلا تھا جس نے کبھی دکھ دیکھا تک نہ تھا جبے دکھ جیسے لفظ کے معنی کا بھی علم نہیں تھا وہ کیسے اتنے سالوں سے خود میں دکھ درد قید کیے ہوئے تھا ایک دم ولی نے اسے اپنے گلے لگایا تھا۔

"شازل تو خود کو سبھال تو اس سے عشق کرتا ہے تیرا عشق سچا ہے اللہ کبھی بھی تجھے اس سے جدا نہیں کرے گا وہ اپنے بندو کا امتحان لیتا ہے یہ بھی تیرا امتحان ہے یوں اس طرح کمزور بن کر نہیں مضبوط بن کر اس امتحان کا سامنا کر۔"

وہ اسے کھڑا کرتا ہوا بولا تو شازل نے ولی کی طرف دیکھا اور پھر ایک نظر بند دروازے کو دیکھتا آنکھیں بند کر گیا اور پھر کچھ دیر بعد کسی کی آواز پر اپنی سرخ سوچی ہوئی آنکھیں کھولتا سامنے والے کو کاٹنے پر مجبور کر گیا اس نے سوال ہی کچھ ایسا کیا تھا جس پر ولی برہان ملک کے ماتھے پر بھی ڈھیروں بلوں کا اضافہ ہوا تھا۔

سر آپ تو شاز دی نمبر ون ہیں آپ اس طرح کیوں رو رہے ہیں کیا آپ کا کوئی اپنا وفات پا گیا ہے۔

وہ کوئی نیوز اینکر تھی ساتھ بہت سارے لوگ تھے جو شاید شازل اور ولی کو بغیر کسی سیکورٹی کے یہاں کھڑے دیکھ خوشی سے بھاگے چلے آئے ورنہ اتنا سنہری موقع کب نصیب ہونا تھا۔

"بکواس بند کریں ورنہ میں آپ کو جان سے مار دوں گا آپ عورت ہیں اس لیے لحاظ کر رہا ہوں ورنہ میری جان میرے عشق کے بارے میں فضول بولنے والے کو زندہ زمین میں گاڑھ دیتا۔"

وہ دھاڑتے ہوئے پورے ہو سپیٹل کو خاموش کرا گیا جو اسکی اور ولی کی خوبصورتی اور ڈیشنگ پر سنیلٹی پر تہمتیں کر رہے تھے عورت تو عورت مرد حضرات بھی ان سے بات کرنے کو بے تاب ہونے لگے تھے ہوتے بھی کیوں نہ آخر کو دنیا میں انکا ایک مقام اور نام تھا جو انکو سب میں خوبصورت بناتا تھا۔

"سوری سر وہ ہمیں غلط فہمی ہوئی تھی پلیز آپ بتا دیں کون ہے وہ خوش نصیب اور جس نے شازدی نمبر ون کو رونے پر مجبور کر دیا کیا وہ آپ کی بہن۔"

"شٹ اپ بیوی ہے میری دوبارہ بکواس مت کرنا اور دفع ہو جائیں یہاں سے۔ ولی اپنے گاڑز کو بلاؤ مجھے یہاں کوئی بھی نظر نہیں آنا چاہیے۔"

وہ ایک بار پھر سے دھاڑتا ان کے سروں پر ہسپتال کی چھت گرا چکا تھا اتنے بڑے انکشاف پر اور دھاڑ پر وہاں سے بھاگے تھے کیوں کہ انہوں نے شاید زندگی میں پہلی بار دی نمبرون کو اس قدر جنونی اور غصے میں دیکھا تھا اور ولی ان کی شکلیں دیکھتا طنزیہ مسکرایا تھا جیسے کہنا چاہ رہا ہو لو سن لیا سچ پڑ گئی ٹھنڈ پھر وہ اپنے گارڈز کو بلاتا ان کو ہسپتال سے باہر کر چکا تھا اور شازل کی طرف متوجہ ہوا جو دیوار کے ساتھ سر ٹیکائے کھڑا تھا۔

"ہانجی نظریں ہم آج آپکو بہت اہم خبر سے آگاہ کرنے جا رہے ہیں جس کا کسی کے وہم و گمان بھی نہ تھا جس نے کبھی نہیں سوچا تھا آج ہماری اس خبر سے نجانے کتنی معصوم لڑکیوں کے دل ٹوٹیں مگر ایک دن تو حقیقت کا سامنا کرنا ہی پڑتا ہے ہماری خبر سننے سے پہلے اپنے دلوں کو مضبوط رکھیں کیوں کہ یہ خبر دی نمبرون شاز کے بارے میں ہے جنہوں نے آج تک سب کو یہی کہا کہ وہ شادی شدہ نہیں ہیں، نہ ہی وہ شادی کریں گے اور نہ ہی کبھی ایسا سوچا ہے تو ناظرین ایسا کچھ نہیں ہے یہ سب جھوٹ تھا جو وہ آج تک کہتے آئے ہیں سچ تو یہ ہے وہ آج ابھی ہسپتال میں ہیں اپنی بیوی کے لیے روتے ہوئے نظر آئے ہیں انہوں نے خودیہ قبول کیا ہے وہ شادی شدہ ہیں ہمارا فرض بنتا ہے ہم آپ کو سچ سے آگاہ کریں تو اور بھی ایسی سچی اور اچھی خبروں کے لیے ہمارے چینل کے ساتھ جڑے رہیں۔"

وہی نیوز اینکر جس نے ابھی ابھی اپنی تازہ بے عزتی شازل میران ملک سے کروائی تھی اب شاید اس بے عزتی کا بدلہ لینے کے لیے چیخ چیخ کر اسکی شادی کا بتا رہی تھی۔

اور میران ملک مینشن میں شازل کی موم، ڈیڈ زویا اور نور دمسادھے یہ خبر سن رہے تھے موم تو بے یقینی کے عالم میں گم سم سی بیٹھیں تھی اور میران صاحب غصے سے بار بار چلتی خبر سن رہے تھے اور نور کی بات نے جلتی آگ پر پیٹرول کا کام کر دیا تھا۔

"اف جاناو بھائی نے چھپ کر شادی کر لی اور جاناں آپنی کو دھوکہ دے دیا ایسے تو نہیں تھے جاناو بھائی زونی کی بچی یہ تمہارے کھڑوس پر نس بھی ساتھ ہیں پرکا یہ تمہیں بھی دھوکہ دیے رہے ہوں گے۔"

نور میڈم اپنی عقل کا استعمال کرتی ایل سی ڈی پر چلی ویڈیو کو دیکھ کر زویا کو بھی پریشان کر گئی جو بیچاری پہلے ہی ولی برہان ملک سے نفرت کا اظہار کرتی تھی مطلب اب یہ سب سچ ہے وہ جاناں کے دکھ کو بھول کر ولی کے بارے میں سوچنے لگی ساتھ ساتھ دل میں گالیوں سے نوازنے لگی۔

'یہ کیا کر دیا شازل میرا نہیں تو جاناں بیٹی کا تو سوچ لیتے اس کا کیا قصور تھا اس کو کیوں دھوکہ دیا میں تمہیں معاف نہیں کروں گی شاز۔'

صوفیہ بیگم اپنے خیال میں شازل سے مخاطب ہوتے بڑبڑائیں جن کی آواز اتنی اونچی ضرور تھی جو ساتھ غصے سے بھرے بیٹھے ان کے شوہر صاحب با آسانی سن چکے تھے جس پر ان کے غصے کے گراف میں مزید اضافہ ہوا تھا۔

"بس بیگم اب میں اس گدھے کو اپنے گھر میں برداشت نہیں کروں گا اس نے مجھے کہیں ک نہیں چھوڑا میں اسفند بھائی کو اور بھائی کو کیا جواب دوں گا اور جاناں بیٹی اس سے کیسے نظریں ملاؤں گا میں اس دن مر کیوں نہیں گیا جس دن یہ الو کا پٹھا پیدا ہوا تھا۔"

میران صاحب ایک دم غصے سے دھاڑے اور ان کی آخری بات سب نے انکی طرف دکھ سے دیکھا نور اور زویا کو بھی معاملہ بہت سنگین لگا اور دل میں اپنے بھائی کے لیے دعائیں کرنے لگی اور جاناں کے لیے اپنے آنسوؤں بہانے لگیں۔

اور دوسری طرف اسفند ملک ہاؤس کا بھی یہی حال تھا جہاں ماہین بھابی آمنہ بیگم کو چپ کروانے میں مصروف تھیں کیونکہ باکی سب مرد حضرات اپنے کام پر تھے تو گھر میں صرف ماہین اور آمنہ بیگم تھیں جوٹی وی پہ چلتی خبر سن رہیں تھیں جس میں شازل دھاڑتا ہوا اپنی بیوی کا بتا رہا تھا زیادہ دکھ تو ان کو ولی کا ساتھ ہونا دے رہا تھا جو مسکراتا ہوا شازل کے ساتھ کھڑا تھا یہ تب کا سین تھا جب وہ اینکر پر طنزیہ مسکرایا تھا اور آمنہ بیگم اس کو سچ سمجھتی بس رونے جا رہی تھیں رو تو ماہین بھی رہی تھی مگر وہ آمنہ

بیگم کو دیکھتی اپنے آنسوؤں پر کاہو پانگی تھی اگر وہ روتی تو آمنہ بیگم کو کون سمجھاتا اسے اپنے بھائی پر غصہ آ رہا تھا جو اپنی ہی بہن جانناں کی خوشیوں کا دشمن بن گیا تھا اور شازل جس کو کتنا پیار ملا تھا اس گھر سے پھر بھی وہ ان کو تکلیف دے گیا تھا اور وہاں ہسپتال میں بیٹھے شازل اور ولی کو پتا چلتا کہ وہ اینکڑ کیا کچھ کر چکی ہے اور اس کی فیملی کیا سوچے جا رہی ہے تو وہ سچ میں آج کچھ کر بیٹھے۔

"یہ کیا کہہ رہا ہے تو یہ ممکن نہیں ہے میں ایسا نہیں کر سکتا سب گھر والے ہم سے نفرت کرنے لگیں گے اور ان کا یقین ہم پر سے اٹھ جائے گا اور سب سے زیادہ اہم بات کہ جانناں نہیں مانے گی اس طرح بغیر گھر والوں کے اور ان کی مرضی کے بنا وہ اس طرح نکاح نہیں کرے گی پہلے ہی میں نے اسے بہت مشکل سے منایا تھا وہ بھی تیری وجہ سے ورنہ میں مر کر بھی اسے یوں بلیک میل نہیں کر سکتا تھا اب تو پھر سے مجھے نہیں یار میں نہیں کروں گا ابھی کچھ دیر پہلے تو ڈاکٹر نے اسکی زندگی کی نوید سنائی ہے اور اسے کسی بھی سٹریس والی بات اس کے سامنے نہیں کرنی ورنہ اسے کچھ بھی ہو سکتا ہے۔"

www.urdu novels mania.com

ولی ایک دم بھر کتا ہوا بولا تو شازل اپنی داڑھی پر ہاتھ پھیرتا اسکے کمرے کی طرف دیکھنے لگا جہاں وہ دنیا جہاں سے بیگانگی دوائیوں کے زیر اثر پر سکون سو رہی تھی ابھی کچھ دیر پہلے تو اسے آئی سی یو سے روم میں شفٹ کیا تھا اسے کسی بھی قسم کے سٹریس سے دور رکھنے کا کہا تھا کیوں کہ وہ اپیلیسیپی کی بیماری کی

وجہ سے بیہوش ہو گئی تھی جس کو ڈاکٹر زبھی بڑی مشکل سے واپس ہوش میں لائے تھے ورنہ وہ کوما میں جاسکتی تھی۔

'ولی مجھے کچھ نہیں سننا گھر والوں کو میں دیکھ لوں گا یہ سب تو مجھ پر چھوڑ دے میں سمجھا لوں گا کچھ دیر میں اسے ہوش آجائے گا میں نے زرام کو میسج کیا ہے وہ آتا ہو گا تجھے اور اسے جاناں کو نکاح کے لیے منانا ہے ورنہ یہ کام میں بہت اچھے سے کر سکتا ہوں مجھے تم لوگوں کی ضرورت نہیں ہے میں مولوی صاحب اور کچھ ضروری انتظام کر کے آتا ہوں تب تک یہ کام ہو جانا چاہیے۔'

وہ ولی برہان ملک کو حکم دیتا ہسپتال سے باہر چلا گیا اور اس بار پھر رے کو کور کرنا نہیں بھولا تھا پہلے بھی اتنا ڈرامہ ہو گیا تھا اور ولی اسکے انداز پر اور دہمکی پر سر جھٹک کر رہ گیا ولی نے صرف اسے حق دیا تھا اس پر حکم چلانے کا ورنہ وہ حکم چلانے والے کو اسی وقت شوٹ کر دیتا وہ سوچ ہی رہا تھا کہ اسے زرام کی آواز اپنے قریب سنائی دی جس پر اسکے چہرے کے نقوش میں سختی آئی تھی وہ صبح والا واقع بھولا نہیں تھا اور پھر غصے میں اس کی طرف دیکھا جو پولیس یونیفارم میں اسی کی طرح غصے میں اسکو گھور رہا تھا جیسے ابھی اسے کچا جبا جائے گا۔

"جاناں کہاں ہے اور تم ابھی تک باہر بیٹھے ہو چلو اٹھو شازل ہمیں کچھ کام دے کر گیا ہے جو بد قسمتی سے ہم دونوں کو مل کر کرنا ہے۔"

وہ بھاڑ کھانے والے انداز میں کہتا جاناں کے کمرے کا رخ کرنے لگا جو آتے ہوئے ریسپشن پہ بیٹھی لڑکی سے پتا کر آیا تھا اور شاذل نے بھی کال پر اسے سب بتا دیا تھا پر وہ جھٹ سے مان گیا تھا کیوں کہ اس کا کہنا تھا شاذل سے ہی نکاح ہونا ہے تو اب ہو جائے تو بھی کیا ہے اور ولی اسکے انداز پر اپنے دانت پس کر رہ گیا اور پھر اسے سائیڈ پر دھکا دیتا زرام سے پہلے کمرے میں چلا گیا اور زرام تو اسکی حرکت پر غصے سے کھوتا اس کے پیچھے ہولیا۔

وہ دونوں کمرے میں داخل ہوئے تو جاناں بیڈ پہ لیٹی چھت کو گھورنے میں مصروف تھی کچھ دیر کی تکلیف نے اسے کتنا کمزور کر دیا تھا پسیلی زرد رنگت بکھرے حلیے میں وہ کوئی اور ہی جاناں لگ رہی تھی اسے اس طرح دیکھ کر ولی لمبی سانس خارج کرتا اس کے پاس آیا اور جھک کر اس کے سر پہ بوسہ دیا تو اس نے آنسوؤں سے بھری آنکھوں سے ولی کو دیکھا اور پھر زرام کو جو اس کے بیڈ پر بیٹھ چکا تھا تو ولی بھی بیڈ کے نزدیک رکھے سٹول پر بیٹھ گیا۔

www.urdu novels mania.com

"یار جاناں یہ کیا حالت بنائی ہوئی ہے پتا بھی ہے تمہارا وہ شاذل کتنا پریشان ہے اور ہر ایک سے لڑتا پھر رہا ہے مجھے بتاؤ گی کیا ہوا تھا جس کی وجہ سے تم اس حالت میں پہنچ گئی تم ہر بار ایسے کرتی ہو خود تو سکون سے سو جاتی ہو ہمیں پریشان کر دیتی ہو۔"

وہ مصنوعی غصے میں کہتا جاناں کو دیکھنے لگا جو اپنی آنکھوں پر ظلم کرتی اپنے آنسوؤں بہانے لگی تو زرام ایک دم بوکھلا گیا وہ تو اسے تنگ کر رہا تھا کہ وہ تھوڑا ریلیکس ہو جائے ولی اپنے ازلی انداز میں اسے غصے سے گھورتا دھاڑا تھا۔

"بکواس بند کرو کیڑے مکوڑے ایس پی تمہیں اسکی حالت نظر نہیں آرہی جو اپنی بکواس کیے جا رہے ہو اگر ایسے بکواس کرنی ہے تو دفع ہو جاؤ باہر ورنہ میں خود تمہیں اٹھا کر باہر پھینکوں گا۔"

وہ غصے سے کہتا جاناں کے آنسو صاف کرنے لگا جاناں تو اپنے بھائیوں کی محبت دیکھ کر ہلکا سا مسکرا دی وہ جانتی تھی زرام اس سے مذاق کر رہا تھا مگر اس کے تمہارا شازل کہنے پر رونا آنے لگا تھا جس کی وجہ سے کب سے بے تاب رکے ہوئے آنسو اسکی نرم گلابی گالوں پر پھسل گئے تھے۔

"کمینے تو زیادہ میرا باپ مت بنا کر تو اکلوتا اسکا بھائی نہیں ہے یہ میری بھی بہن ہے میں جو مرضی اسے کہوں جب تو میری بات نہیں سنتا نہ ہی مانتا ہے تو میں کیوں تیری بات سنوں ایس پی ہو تو تمیز سے بات کیا کر جو تیرے پاس تو ہے نہیں۔"

زرام منہ بسورتا اسے صبح کی بات یاد دلا گیا جس پر ولی کی ایک سیکنڈ کی مسکراہٹ نمودار ہوئی تھی مگر زرام کے دیکھنے سے پہلے ہی وہ واپس سنجیدہ ہو گیا کیوں کہ ابھی اسے شازل کا کام کرنا تھا اس سے الجھنا نہیں چاہتا تھا کیوں کہ اسے تو اثر نہیں ہونا تھا خود کا ٹائم ضائع ہونا تھا۔

"چند اتمیں اپنے ولی بھائی پہ کتنا یقین ہے اگر وہ تمہارے لیے کوئی فیصلہ کرے تو کیا تم اپنے بھائی کا بھرم رکھو گی کیا تم سے آج کچھ مانگوں تو کیا تم اپنے اس بھائی کو دو گی۔ مگر تم جو فیصلہ کرو گی میں ہمیشہ تمہارے ساتھ کھڑا رہوں گا تو بتاؤ کیا تم ابھی اسی وقت اپنے بھائی کے کہنے پر شازل میرا ملک سے نکاح کرو گی کیا تم ہم دونوں کا بھرم رکھو گی کیوں کہ شازل مولوی صاحب کو لینے گیا ہے ہم دونوں تمہارے ہاں کے منتظر ہیں۔"

ولی برہان ملک نرمی سے اسکے سر پر ہاتھ پھیرتا اسے راضی کرنے لگا جو اپنی بڑی آنکھوں سے اسے دیکھنے میں مصروف تھی جیسے وہ اس کی بات کو سمجھنے کی کوشش کر رہی ہو اور زرام بھی اسکے ڈریپ لگے ہاتھ کو پکڑے اسکے جواب کا منتظر تھا۔

"مگر ولی بھائی ایسے کیسے میرا مطلب میں ان سے ابھی نکاح نہیں کرنا چاہتی آپ کیوں نہیں سمجھ رہے ہیں خود سے ہی بے زار ہوں میرا دل گھبراتا ہے میں ان سے نکاح نہیں کر سکتی اور بابا لوگ بھی تو نہیں ہیں اور میرا انکل کیا سوچیں گے پلیر آپ لوگ یہ نہ کریں۔"

بلا آخر وہ زرام کو دیکھتی ولی کو اپنے دل کی بات بتانے لگی وہ ان کو بتانے لگی تھی کہ وہ خود سے ہی بیزار ہے انکو کیا خوشی دے گی جو ایک بیمار لڑکی ہے وہ کیا کسی کو خوشی دے گی جو خود ہی خوش نہیں رہ سکتی مگر باہر کھڑے شازل نے اسکی باتیں سنتا اپنا غصہ کنٹرول کرنے لگا اسنے سوچ لیا تھا یہ لڑکی اس طرح نہیں ٹھیک ہوگی اور نہ ہی اسکی محبت کی قدر کرے گی اب اسے اپنا جلالی روپ دکھانا ہی پڑے گا مگر یہ سب نکاح کے بعد ممکن تھا وہ اس کے تمام حقوق اپنے نام کروانا چاہتا تھا تاکہ وہ اسے پہلے جیسا بنا سکے جیسے پانچ سال پہلے وہ تھی وہ اپنے سارے دکھ اسے بتائے جو وہ کسی کو نہیں بتاتی تھی خود میں چھپا کے رکھے ہوئی تھی۔

"چند ایہ تو کوئی بات نہیں ہوئی دیکھو میں شازل سے وعدہ کر کے آیا ہوں کہ وہ میری بات کا بھرم ضرور رکھے گی وہ اپنے بھائی کو کبھی انکار نہیں کر سکتی مگر تم نے تو میرا بھرم توڑ دیا وہ زویا کو ہی دیکھ لو وہ اس کمینے سے شادی نہیں کرنا چاہتی تھی مگر شازل اپنے بھائی کے بھرم کے لیے وہ اس کھڑوس سے شادی کرنے کے لیے تیار ہو گئی خیر تم نے اپنا فیصلہ سنا دیا ہے اب ہم تمہیں فورس تو نہیں کر سکتے چل ولی کمینے باہر چلیں۔"

وہ دکھی انداز میں کہتا کھڑا ہوا اور ولی کو آنکھ مارتا باہر جانے کا کہنے لگا جو زیوا والی بات پر غصے سے دانت پیسے اسے دیکھ کم گھور زیادہ رہا تھا اب اسکی ڈرامے بازی دیکھ کر رہ گیا اور اپنی چندا کی طرف دیکھنے لگا جو اسے اٹھتا دیکھ ولی کا ہاتھ تھام گئی تھی۔

"میں تیار ہوں بھائی آپ لوگ ناراض نہیں ہوں آپ کی چندا اپنے بھائیوں کو مایوس نہیں دیکھ سکتی آپ کہہ دیں شاز کو میں ان سے نکاح کرنے کو تیار ہوں۔"

اسکے کہتے ہی زرام نے آگے بڑھ کر اسکا ماتھا چوم لیا اور پھر وہ اسکی طرف مسکرا کر دیکھتے باہر چل پڑے اور جاناں انکے باہر نکلتے آنسوؤں بہانے لگی اور پھر کچھ دیر بعد شازل میران ملک اپنے تنے ہوئے نقوش کے ساتھ مولوی صاحب اور ولی اور زرام کے ساتھ کمرے میں داخل ہوا تو وہ پہلے سے اٹھ کر بیٹھی تھی اب اپنے دو پٹے کو درست کرتی ایک نظر شازل کو دیکھتی سر جھکا گئی وہ تو حیران ہو رہی تھی اسکے حلیے کو دیکھ کر بکھرے بالوں کے شرٹ کے اوپری دو بٹن کھولے سوجی سرخ آنکھوں کے غصے سے بھر انظر آیا جیسے خود کو کسی چیز کے لیے برداشت کیے ہوئے تھا پھر ولی اور زرام اسکے دائیں بائیں جانب بیٹھے اور مولوی صاحب سٹول پر بیٹھے جب کے شازل میران ملک سامنے صوفے پر بیٹھا اور پھر مولوی صاحب ان سب کی راضی و مرضی سے انکا نکاح پڑھانے لگے۔

"جاناں اسفند ولد اسفند سلطان کیا آپ کو شازل میران ملک ولد میران ملک سے بعوض بیس لاکھ روپے حق مہر یہ نکاح قبول ہے؟"

مولوی صاحب کے پوچھنے پر اسکے دل کی دھڑکن معمول سے زیادہ تیز رفتار سے چلنے لگی اور جسم کا مینے لگایہ وقت ہی ایسا ہوتا ہے کہ ہر لڑکی کے لیے کیوں کہ اپنے اللہ اور اسکے رسول ﷺ کو حاضر ناظر جان کر اپنے تمام حقوق ساری زندگی کے لیے ایک شخص کے نام لکھ دی جاتی ہے وہ ایک دم گم سم ہو گئی تھی کہ ایک بار پھر سے مولوی صاحب کی پکار اور ولی اور زرام کے سر پر رکھے ہاتھوں نے اسے ہوش کی دنیا میں واپس لائے اور ایک بار پھر سے مولوی صاحب کے الفاظ کانوں میں گونجے۔

جاناں اسفند ولد اسفند سلطان کیا آپ کو شازل میران ملک ولد میران ملک سے بعوض بیس لاکھ روپے حق مہر یہ نکاح قبول ہے؟"

www.urdu novelsmania.com

قبول ہے

قبول ہے

قبول ہے

کہتے ساتھ ہی وہ سر جھکا گئی اور شازل میران ملک کے دل پر ڈھیروں سکون اتر اور وہ دل میں اللہ کا شکر ادا کرتا مولوی صاحب کی جانب متوجہ ہوا جواب اس سے اسکی مرضی پوچھ رہے تھے۔

"شازل میران ملک ولد میران ملک کیا آپ کو جاناں اسفند ولد اسفند سلطان سے بعوض بیس لاکھ روپے حق مہر کے یہ نکاح قبول ہے؟"

قبول ہے

قبول ہے

قبول ہے

وہ دلوں جان سے سرشار ہوتا تین بار قبول ہے کہہ کر اپنی جان کے تمام حقوق اپنے نام کر گیا اور پھر تمام اسباب و قبول کی رسم کے بعد سب اسے مبارک باد دینے لگے زرام اور ولی نے آگے بڑھ کر اسے گلے لگایا اور دونوں شازل کا اشارہ سمجھتے مولوی صاحب کو لیے باہر کی جانب بڑھ گئے اور اس طرح سب کے چلے جانے پر جاناں شرم اور شازل کے تیور دیکھ کر ڈرنے لگی جو اپنے تینے نقوش

کے ساتھ دروازے کو اچھی طرح بند کرتا اسکی جانب آ رہا تھا اور پھر اسکے بالکل نزدیک آ کر بیڈ پر اسکے دائیں بائیں جانب ہاتھ رکھے اسکے سارے راستے بند کر گیا اور پھر تھوڑا اور زدیک ہوا یہاں تک کہ انکے درمیان ہوا کے گزرنے کا راستہ تک نہ تھا جس پر جاناں شرم اور خوف سے کاہنے لگی وہ اسکی آنکھوں میں دیکھنے کی ہمت نہیں کر پائی تھی لمحہ ہی کچھ ایسا تھا کچھ دیر پہلے تو انکے درمیان تعلق بنا تھا ایک مضبوط اور پاک رشتے میں بندھے تھے ایک شرم اور جھجک آڑے آ رہی تھی وہ اب اسکا شوہر تھا۔

"تم سے میری سانسیں جڑی ہیں اگر تمہیں کچھ ہو جاتا تو یہ شازمر جاتا اسکا دل بند ہو جاتا میں تم سے عشق کرتا ہوں جان کیوں تم میری محبت کی توہین کرتی ہو کیوں میرے عشق کی قدر نہیں کرتی تمہیں اس حال میں دیکھ کر مجھ اپنا دل بند ہوتا محسوس ہونے لگا ایسا لگا اگر میں نے تمہیں ہوش میں نہ دیکھا تو میں اگلی سانس نہیں لے سکوں گا آئندہ اگر تمہیں کچھ ہوا تو سوچ لینا تمہارے بغیر شازل سانس نہیں لے سکے گا۔"

وہ اسکے کان میں سرگوشی کرتا اپنے دل کا حال بتانے لگا اسے اسکی اہمیت بتانے لگا مگر پھر ایک دم وہ غصے میں آیا۔

کیسا لگ رہا ہے جاناں اسفند سے جاناں شازل ملک بن کر میں نے تم سے کہا تھا نا جان تم صرف میری یعنی شازل میران ملک کی ہو تمہیں مجھ سے جدا تمہاری بیماری بھی نہیں کر سکتی تم سے نکاح کر

کے تمہارے تمام حقوق اپنے نام کروا لیے ہیں چاہوں تو ابھی تمہیں رخصت کروا کر اپنے گھر اپنے کمرے میں لے جاسکتا ہوں مگر نہیں تم میری جان ہو تم پر اتنا رحم ضرور کروں گا کہ تمہاری رخصتی اسی ڈیٹ پر اور اسی دن میں ہوگی یہ صرف تمہیں یہ بتانے کے لیے کیا ہے کہ تم پر صرف شاذ کا حق ہے تو آئندہ خود کو اذیت دینے سے پہلے ہزار بار سوچ لینا۔"

وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتا غرایا تھا اور جاناں اسکا یہ جلالی روپ دیکھ کر بیڈ پر گری تھی اور دڑ سے کاہنے لگی آج تک اس نے کبھی بھی اس انداز میں اس سے بات نہیں کی تھی بلکہ اس پر تو غصہ بھی نہیں کیا تھا جس کا وہ بھرپور فائدہ اٹھاتی تھی مگر آج تو اسکے انداز اور تیور ہی الگ تھے اور پھر اسکی سرخ آنکھیں جو اسے زیادہ خطرناک بنا رہی تھیں اور اسکی اگلی حرکت پر وہ اپنی آنکھیں پھاڑے اس کے چٹانی وجود کو خود پر سے دور دھکیلنے لگی جو اس پر جھکا اسکی سانسوں کو اپنی سانسوں میں الجھا گیا اور خود کو سیراب کرنے لگا اور آہستہ آہستہ اسکی شدت بڑھنے لگی اور اپنے لمس کے ذریعے اپنا سارا غصہ اسکے اندر منتقل کرنے لگا اور جاناں اسکے لمس میں شدت محسوس کرتی شازل کی شرٹ کے کالر کو دونوں ہاتھوں میں جکڑے پیچھے کرنے لگی مگر وہ ڈھیٹ بنا اس پر جھکا رہا اور کچھ پل ایسے ہی خاموشی کے نظر ہو گئے اور کمرے میں معنی خیز خاموشی چھانے لگی اور پھر کچھ دیر خود کو سیراب کرنے کے بعد اسکے لبوں کو آزادی بخشا اسکی گردن پر اپنے لب رکھتا پیچھے ہٹا اور مسکراتا ہوا اپنی شرٹ سہی کرنے لگا۔

"بہت ہی واحیات انسان ہیں آپ انتہا کہ گھٹیا اور چھچھورے لٹنگے شرم نہیں آئی آپ کو ایسی حرکت کرتے ہوئے۔"

وہ شرم سے سرخانا رہوئی اپنے ہونٹوں کو صاف کرتی غصے سے اس پر چیخی تو وہ قہقہہ لگاتا اسے سلگا گیا اور اسکی اگلی بات پر خفت سے اسکا چہرہ شرم سے سرخ ہو گیا جیسے جسم کا سارا خون چہرے پر آ گیا ہو۔

"ہا ہا ہا ہا جان ویسے آپس کی بات ہے تم ٹیسٹی بہت ہو میرا دل دوبارہ تمہیں ٹیسٹ کرنے کو کر رہا ہے مگر تم ابھی ٹھیک نہیں ہو تو انشاء اللہ رات کو آؤں گا تمہارے پاس تمہیں ٹیسٹ کرنے ابھی ڈاکٹر نے تمہیں ریسٹ کرنے کا بولا ہے تو ولی اور زرام تمہیں گھر لے جا رہے ہیں۔"

وہ اسے آنکھ مارتا ایک بار پھر اس پر جھکا اور اسکے ماتھے پر اپنی محبت کی مہر ثبت کرتا چپے ہٹا اور پھر اندر تک سرشار ہوتا باہر نکل گیا وہ اب خوش تھا سکون میں تھا اور جاناں اسکو گھورتی آنے والے وقت کے بارے میں سوچنے لگی گھر والوں کو کیا کہے گی پھر میرا انکل یہ سب سوچ کر ہی اسے رونا آنے لگا اور اپنے مسٹر واہیات کو دل میں برا بھلا کہنے لگی۔

وہ کمرے سے باہر آیا تو ولی برہان ملک ہمیشہ کی طرح اپنے مغرور ازی انداز میں ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے بیٹھا تھا جب کے زرام غصے سے ولی کو گھور رہا تھا جیسے اسے ابھی کچا جپا جائے گا ان کو اس

طرح دیکھ کر شازل سر نفی سے ہلاتا ہوا زرام کے پاس گیا اور اسکے کندھے پر اپنا ہاتھ رکھ کر اس کا رخ اپنی جانب کیا۔

"مجھے تم سے ایسی امید بالکل بھی نہیں تھی زر کہ تم بغیر سچ جانے بغیر کسی ثبوت کے ولی سے لڑو گے اور پھر اس پر ہاتھ اٹھاؤ گے چاہے تم لوگ دوست ہو ایک دوسرے کو گالی تک دیتے ہو مگر تم یہ کیسے بھول گئے وہ تم سے بڑا ہے پہلے پتا تو لگاتے اسے مارنے والا کون تھا اگر میں کہوں ولی نے اسے نہیں مارا بلکہ میں نے مطلب شازل میرا ان ملک نے اس دریندے کو اپنے ہاتھوں سے اس دنیا سے اور اپنے ملک سے روانہ کیا ہے۔۔۔۔۔ تو کیا تم اب مجھ پر ہاتھ اٹھاؤ گے میرے منہ پر تاجہ مارو گے؟ صرف اس لیے کہ میں نے تم جیسی یونیفارم نہیں پہنی ہوئی کیا تم اسے پکڑ سکے کیا تم اس تک پہنچ سکے؟ کیا تم اس بے بس ماں کو اتنے مہینوں سے انصاف دلا سکے؟؟؟ نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ایس پی زرام اسفند ملک یہاں ہزاروں لاکھوں کی تعداد میں بچیوں کے ساتھ زیادتی ہوتی ہے۔۔۔۔۔ کیا آج تک کوئی بھی مجرم پکڑا جا سکا؟۔۔۔۔۔ نہیں بالکل بھی نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اگر میں اسے نہ مارتا یا ولی اسے مجھ تک نہ لے کر آتا تو تم کبھی بھی اس ماں کو ان ہزاروں لڑکیوں کو انصاف نہیں دلا سکتے تھے کیوں کہ تم نے یہ یونیفارم زیب تن کی ہوئی ہے جس سے غریب لوگ خوف تو کھاتے ہیں وہیں امیر لوگ اس کا فائدہ اٹھاتے ہیں ہر بار تم اس شخص تک پہنچنے کی کوشش کرتے رہے مگر تمہارے ہی ہونہار آفیسرز تمہیں اس تک پونہنچنے سے پہلے غائب کر دیتے اور تمام ثبوت مٹا دیتے جو اسکو پھانسی تک پہنچا سکتے تھے۔"

وہ کچھ پل رکا تھا اور زرام کو دیکھنے لگا جو بالکل خاموش کھڑا تھا مگر اسکے اگلے انکشاف پر اپنا جھکا ہوا سر اٹھا کر شازل کی طرف دیکھا تھا جو غصے سے بھرا سرخ آنکھیں لیے ہوئے تھا اور پھر ایک نظر ولی کو دیکھا تھا جو اس کو اگنور کیے جاناں کے روم میں جا رہا تھا۔

"اور جانتے ہو تمہاری بہن آج اس جگہ پر ہے تو صرف اور صرف اس دریندے کی وجہ سے
----- اسے اس کے انجام تک پہنچا چکا ہوں اب اس کے باپ کی باری ہے اب اسے مجھ سے
کوئی نہیں بچا سکتا جب اب ایسے دریندے شازل میرا ملک کے سامنے آئیں گے تب ان کو اس
دنیا سے رخصت ہونے سے تمہارا قانون بھی نہیں روک سکتا۔"

اور پھر وہ اسے سب کچھ بتاتا چلا گیا جو اس دن ہوا تھا جب ٹوٹی پھوٹی حالت میں ولی اس کے پاس گیا تھا جب اس نے سب کچھ اسے بتایا تھا اور پھر اس سے اگلے دن جاناں کا اس سے دور ہونا اور پھر اسکا ہمیشہ ہمیشہ کے لیے امریکہ چلے جانا وہ اسے سب کچھ بتاتا چلا گیا شازل میران ملک جاناں کے ہر دکھ سے واقف تھا مگر اتنا جتنا جاناں نے اسے جاننے دیا کچھ درد وہ ابھی بھی خود میں چھپائے ہوئی تھی جس کو جاننے کیلئے شاز نے خود سے وعدہ کیا تھا اور اتنے بڑے انکشاف پر زرام نے ایک دم دیوار کا سہارا لیا تھا اور شازل اسکے کندھے پہ ہاتھ رکھتا اسکو حوصلہ دینے لگا۔

اٹھو چند اگھر چلیں۔۔۔ ڈاکٹر نے چھوٹی دے دی ہے۔۔۔"

زرام کمرے میں داخل ہوتا جاناں سے مخاطب ہوا جو ولی کا ہاتھ تھامے لیٹی ہوئی تھی اور ولی اسے کچھ بتا رہا تھا جو مسکرا کر سن رہی تھی۔

"جی بھائی آپ دونوں مجھے سہارا دوا ایسے مجھ سے اٹھا نہیں جائے گا۔"

وہ زرام کو اپنے پاس آنے کا کہنے لگی جو شانہ ولی کی وجہ سے دور کھڑا تھا وہ ایسے کرتی ان دونوں کو بلکل بچی لگی تھی جس کی وجہ سے دونوں کے چہروں پر مسکراہٹ رینگ گئی وہ بچپن سے لے کر اب تک جب بھی بیمار ہوتی تھی ایسے ہی ان سے اپنے لاڈاٹھواتی تھی تو وہ خوشی خوشی اسکے لاڈاٹھاتے جیسے اب وہ دونوں اسے دائیں بائیں کھڑے ہو کر اس کو تھامے گھر کے لیے روانہ ہو گئے۔ پورے سفر میں ولی اور زرام دونوں نے خاموشی اختیار کی ہوئی تھی جب کہ جاناں بھی خاموشی سے کھڑکی سے باہر چلتی گاڑیوں کو دیکھتی اپنی آنے والی زندگی کے بارے میں سوچنے لگی۔ گھر پہنچے تو آمنہ بیگم جاناں کو ایسے دیکھتی پریشانی سے رونے لگی تو وہ لوگ ان کو چپ کرواتے اسے روم میں لے گئے کیوں کہ وہ دوائیوں کے زیر اثر تھی جس کے باعث اس کی آنکھیں بند ہو رہی تھیں تو ولی ماہین کو اسکے پاس ٹھہرنے کا کہتا آمنہ بیگم کو اپنے ساتھ لیے لاؤنچ میں آگیا جب کہ زرام کچھ کام کا بولتا گھر سے باہر چلا گیا۔

لاؤنچ میں وہ دونوں بیٹھے تھے جب اسکی سوچ کے عین مطابق بولیں۔

"ولی میری جان جو خبرٹی وی پر چل رہی ہے کیا وہ سچ ہے۔۔۔؟ کیا شازل پہلے سے ہی شادی کر چکا ہے۔۔۔؟"

موم مجھے یہ بتائیں کیا ہمارا شازل ایسا ہے؟؟ کیا وہ ہماری جاناں کو دھوکہ دے سکتا ہے؟؟؟؟؟؟
نہیں موم بلکل بھی نہیں۔۔۔۔۔

پھر وہ ان کو سب سچ بتانے لگا کیوں کہ اسے اپنے ذرائع سے معلوم ہو چکا تھا کہ شازل کی شادی کی خبر ہر جگہ پھیل چکی ہے اب سچ چھپانے کا کوئی فائدہ نہیں تھا اور ویسے بھی وہ نکاح کا اسفند صاحب اور فیضان کو بتا چکا تھا جس پر وہ معطین تھے اب آمنہ بیگم بھی ہو گئی تھیں۔

گاڑی پورچ میں کھڑی کرتا جیسے ہی مینشن میں داخل ہوا تو میران صاحب کی دھاڑ پروہیں حال کے دروازے پر کھڑا ہو گیا ایک تو پہلے ہی تھکا ہوا تھا پھر جاناں کی بیماری کے بارے میں سوچ سوچ کر دماغ کی نسیں پھٹنے کو تھیں جیسے وہ جاناں کو تنگ کر کے آیا تھا اپنے لمس کو اس کی سانسوں میں اتار کر آیا تھا مگر دل میں اتنا ہی پریشان تھا۔

ڈاکٹر کا کہنا تھا وہ ٹھیک ہو سکتی ہے اگر وہ خود چاہے تو کیوں کہ وہ ڈسپریشن کا شکار ہے اسے محبت اور توجہ کی سخت ضرورت ہے جو اسے بار بار احساس دلائے سب اس کے پاس میں اس کے ساتھ ہیں تم سے ایسے ہی پیار کرتے ہیں جیسے پہلے کرتے تھے کیوں کہ وہ بے ہوشی کے عالم میں بھی صرف ایک ہی بات کہہ رہی تھی اس کی زبان پر ایک ہی جملہ تھا۔

"میں نے کچھ نہیں کیا۔۔۔ میں بدکردار نہیں ہوں۔۔۔۔۔ میں پاک صاف ہوں۔۔۔۔۔ میں گند نہیں ہوں۔۔۔۔۔ پلیز مجھ سے دور نہیں ہونا شاز۔۔۔۔۔"

ڈاکٹر کی باتیں سن کر اور اس کا یوں شاز کو اپنے پاس رہنے کا کہتی وہ اسے اندر تک سرشار کر گئی تھیں وہ جانتا تھا وہ اس سے اسی کی طرح محبت کرتی ہے مگر وہ سوچ سوچ کر پریشان تھا کہ ولی اس سے ناراض تھا وہ اسے معاف بھی کر چکا تھا پھر وہ ساری باتیں کیوں سوچتی ہے کیوں خود کو بیمار کر رہی ہے یا پھر وہ اس فیز سے نکلی ہی نہیں تھی جب اسے بدکرداری کا نشانہ بنایا گیا تھا مگر وہ یہ سب اس کے منہ سے سننا چاہتا تھا۔

اب اس کے ڈیڈ کا غصہ شازل تک اس کے مینیجر نے آج کی ساری بات اسے فون پر بتادی تھی کہ کس طرح اس نیوز اینکر نے اس کی شادی کی خبر ہر جگہ پھیلانی ہے یہاں تک کہ امریکی میڈیا تک بھی یہ خبر نشر ہو چکی ہے

وہ نکاح کے بارے میں ابھی فحشال کسی کو بھی نہیں بتانا چاہتا تھا وہ اس نکاح کے ذریعے جاناں کو احساس دلانا چاہتا تھا وہ اسکی ہے تو وہ بھی صرف اسکا ہے وہ اسکو اپنی عادت ڈالنا چاہتا تھا کہ وہ ہر وقت اس کے بارے میں سوچے وہ اپنے گزرے پانچ سالوں کے فیز سے باہر نکالنا چاہتا تھا مگر یہاں سب الٹا ہو گیا تھا ایک تو بار بار اسے امریکہ سے کالز آرہی تھیں ٹھیک چار دن بعد اسے پاکستان سے چلے جانا تھا وہ اسکو اپنی عادت ڈال کر جانا چاہتا تھا جب واپس آئے تو وہ صرف اسکی ہو مگر اب شازل کو مشکل کام لگ رہا تھا جس پر وہ ٹھنڈی سانس پھر کر رہ گیا۔

پھر اپنے ڈیڈ کی جانب متوجہ ہوا جو اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھ رہے تھے یہی حال اس کی موم کا تھا جبکہ اسکی بہنیں عمگین نظروں سے اسے دیکھ رہی تھیں۔

"نکل جاؤ اس گھر سے۔۔۔۔۔ اس گھر میں اب تمہارے لیے کچھ نہیں بچا نہ ہی تم نے ہمیں کسی لائیک چھوڑا ہے۔۔۔۔۔ تم پیدا ہی مجھے بے عزت کرنے کے لیے ہوئے ہوئے تھے۔۔۔۔۔ پہلے گھٹیا شعبے میں تمہارا جانا۔۔۔۔۔ پھر اپنے باپ سے زد لگا کر پانچ سالوں سے گھر سے دور رہنا۔۔۔۔۔ اور پھر اچانک واپس آنا اور جاناں سے شادی کا کننا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ پھر آج ہوں چیخ چیخ کر سب کو بتانا کہ تم شادی شدہ ہو جس کا نہ تو تمہارے ماں باپ کو علم ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ خیر مجھے ان سب سے کوئی لینا دینا نہیں ہے۔۔۔ تم اپنا بوریا بستر سمیٹو اور دفع ہو جاؤ اس گھر سے۔۔۔۔۔ میں آج ہی

تمہیں اپنی ہر چیز سے عاق کرتا ہوں۔۔۔۔۔ میرا یا اس گھر کے کسی بھی فرد کا تم سے کوئی تعلق نہیں ہے۔"

وہ غصے سے دھاڑتے ہوئے اپنا فیصلہ سنا چکے تھے آج ان کے غصہ آخری حدود کو چھو رہا تھا۔ آج وہ فیصلہ ٹھان کر بیٹھے تھے۔ ان کی بات سن کر صوفیہ بیگم نے دھل کر اپنے سینے پر ہاتھ رکھا تھا۔ یہ کیا ہو رہا تھا؟ یہ میران صاحب کیا کہہ چکے تھے۔ وہ ایک ماں تھیں۔ کیسے یہ سب برداشت کر سکتی تھیں؟ اپنے نخت جگر کو خود سے دور کیسے کر سکتی تھیں؟ زویا اور نور اپنے بابا کی بات سن کر رونے لگی تھیں مگر ایک وہ تھا ہمیشہ کی طرح لا پروہ جیسے ابھی بھی اسکو اپنے ڈیڈ کی بات ایک مزاق لگی تھی۔

"کیا ڈیڈیا رکیوں ہر بار بغیر سچ جانے بھڑک جاتے ہیں۔۔۔۔۔ اور فضول میں اپنا بی بی ہانی کر لیتے ہیں سکون سے بیٹھ کر میری بات سنیں۔۔۔۔۔ پھر بعد میں مجھے عاق کرنا۔۔۔"

وہ لا پروہ انداز میں کہتا اگر صوفیہ پر بیٹھا اور پیچھے ٹیک لگائے ان کو آگ لگا گیا۔ صوفیہ بیگم اس کی ڈھٹائی پر آنسو صاف کرتی اسکے پاس آکر بیٹھیں اور جب مخاطب ہوئیں تو شازل کو تڑپا گئیں۔

"کیسا سچ۔۔؟ کیوں تم ہمیں اس عمر میں بے عزت کرنے پر تلے ہو۔۔۔؟ کیا تمہارا پانچ سال ہم سے دور رہنا کسی ازیت سے کم تھا۔۔۔۔۔؟ جو تم اب یہ شادی۔۔۔۔۔ ہم خاندان والوں کو کیا جواب دیں

گے۔۔۔؟ یہ حرکت کرنے سے پہلے تم کیوں بھول گئے تھے کہ تمہارے گھر میں بھی بہنیں موجود ہیں۔۔۔ اگر یہی کام ولی تمہاری بہن کے ساتھ کرے کیسا لگے گا تمہیں۔۔۔۔۔۔؟ اس سب کے بعد کیا اسفند بجائی اور بجا بی ہم سے کوئی بھی تعلق رکھیں گے۔۔۔؟ جواب دو مجھے۔۔۔۔۔ پھر کیا ولی تمہاری بہن سے شادی کرے گا۔۔؟ جو کتنے سالوں سے اسکے نکاح میں ہے۔۔۔۔۔ بولو جواب دو باپ کو نہ سہی ماں کو ہی جواب دے دو۔۔ یا سیدھی طرح کہو ایک بار ہی مر جائیں آپ لوگ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

اپنی موم کی باتیں سن کر وہ ٹپ ہی گیا جیسے کسی نے اس کے دل پر گھونسا مار دیا ہو شازل نے انکو اپنے سینے سے لگایا جو بے آواز آنسوں بہا رہی تھیں۔ اس نے ایسا کب چاہا تھا مگر آج جانے انجانے میں دونوں کو بہت زیادہ تکلیف دے گیا تھا مگر اب جب بولا تو سب کو ڈھیروں سکون مہیا کر گیا۔

"موم میں نے صرف نکاح کیا ہے۔۔۔۔۔ وہ بھی کچھ دیر پہلے۔۔۔۔۔ چند گھنٹے ہوئے ہیں مجھے نکاح کیے۔۔۔۔۔ مگر آپ لوگ تو میڈیا کی باتوں میں آکر بغیر میری سنے اپنے بیٹے کو عاق کرنے پر تلے ہیں۔۔۔۔۔ میں نے آپ کی جاناں سے ہی نکاح کیا ہے وہ بھی اسکے دنوں بھائیوں کی موجودگی اور انکی مرضی سے۔۔۔۔۔ کیوں آپ لوگ مجھ پر یقین نہیں کرتے مانا کہ میں ایک اچھا بیٹا نہیں ہوں۔۔۔۔۔ مگر اتنا برا بھی نہیں ہوں کہ سب کے سامنے آپ کو شرمندہ کر دوں۔۔۔۔۔"

وہ یہ سب کہتا انکو خوشی دے گیا اور انکے دلوں کو پرسکون کر گیا۔ اور میرا صاحب بچ سنتے صوفے پر گرے تھے اور آنکھیں بند کر گئے کتنی بڑی شرمندگی سے بچ گئے تھے کتنا بڑا بوجھ ان کے سر سے اتر گیا تھا کچھ پل میں ہی وہ اس اذیت سے نڈھال ہو گئے تھے۔ زویا اور نور اللہ کا شکر ادا کرتی کچن میں گئی ان کے لیے پانی اور چائے بنانے۔ وہ اپنی موم کے ہاتھوں پر بوسہ دیتا اٹھ کر اپنے ڈیڈ کے پاس گیا اور گھٹنوں کے بل ان پاس نیچے زمین پر بیٹھا اور پھر انکے ہاتھ تھا متا اپنی موجودگی کا احساس دلایا تو وہ آنکھیں کھولے اسے دیکھنے لگے۔ آج پہلی بار وہ اس قدر کمزور نظر آئے تھے شازکی چھوٹی چھوٹی غلطیوں نے ان کو وقت سے پہلے کمزور کر دیا تھا جس کا احساس شازل میرا ملک کو ہمیشہ ہونا تھا۔

"ڈیڈ میں نے ایسا کوئی کام نہیں کیا جس کی وجہ سے آپ کو سب کے سامنے جھکنا پڑے۔۔۔۔۔ حالات ہی کچھ ایسے ہو گئے تھے مجھے جاناں سے نکاح کرنا پڑا۔۔۔۔۔ میں آپ کو انفارم کرنا چاہتا تھا مگر کسی وجہ سے نہیں کر سکا۔۔۔۔۔ مجھ نہیں پتا تھا آپ اس نیوز کو اتنا سیریس لے لیں گے۔۔۔۔۔ پلیز ڈیڈ اس بار معاف کر دیں۔۔۔۔۔ آئندہ کچھ بھی کرنے سے پہلے آپ کو پہلے بتایا کروں گا۔۔۔۔۔"

وہ انکے ہاتھوں پر بوسہ دیتا آج کی ساری صورتحال بتانے لگا کس طرح اس نے جاناں سے نکاح کیا اور کس طرح اس نیوز اینکر نے اپنے چینل کی ریٹنگ بڑھانے کے لیے یہ سب کیا۔ کچھ دیر پہلے والے غم کے بادل جھڑ گئے تھے اب اس لاؤنچ میں خوشی کا سماں تھا کیوں کہ انکا بیٹا اب شادی شدہ ہو گیا تھا

میران صاحب نے آگے بڑھ کر اسے گلے لگایا تھا پھر کچھ دیر ادھر ادھر کی باتوں کے بعد شازل فریش ہونے اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا اور میران صاحب اور صوفیہ بیگم اسفند ملک ہاؤس جانے کی تیاری کرنے لگے نور اور زویا نے صبح جانے کا فیصلہ کیا کیوں کہ وہ ایک دن وہاں جاناں کے پاس رہنا چاہتی تھیں آج تو وہ ٹھیک بھی نہیں تھی وہ اس کو پریشان نہیں کرنا چاہتی تھیں۔

جانو بھائی ہم لوگ آجائیں۔۔۔؟؟؟؟

زویا اور نور اسکے کمرے میں داخل ہوتی ہوئیں بولیں تو وہ جوابی وارڈروب سے کپڑے نکال رہا تھا موڑ کر انکی طرف دیکھا تو مسکرا کر رہ گیا۔

”ہا ہا ہا جانو بھائی کی جانوں آپ لوگ پہلے سے ہی کمرے میں داخل ہو چکی ہیں۔۔۔۔۔ میری کیسی اجازت۔۔۔۔۔“

وہ قہقہہ لگاتا ہوا بولا تو اس کے خوبصورت ڈیمپلز بھی اپنی آمد کا بتانے لگے۔

بھائی یہ نور مجھے تنگ کر رہی تھی۔۔۔۔۔ کہ تمہارے کھڑوس پر نس تمہیں دھوکا دے رہے ہیں۔۔۔۔۔ انہوں نے باہر بھی کہیں شادی کی ہوتی ہے۔۔۔۔۔ کیا ایسا ہی ہے ؟؟؟؟

وہ اپنی سبز آنکھوں میں نمی لیے شازل کے بیڈ پر جا کر بیٹھ گئی انداز ایسا تھا کہ اگر یہ سچ ہوا تو میں رو دوں گی۔ شازل کو تو اسکی معصومیت پر انتہا کا پیار آیا اور آگے بڑھ کر اسے اپنے ساتھ لگا کر سر پر بوسہ دیا اور نور کو گھورنے لگا جو اسکا موبائل اٹھائے اس میں نجانے کیا کر رہی تھی۔

ایٹنجل بری بات ہے ایسے نہیں کہتے ورنہ میں نے ولی کو بتا دینا کہ تم اسکی ہارٹ بیٹ کو اسکے خلاف بھڑکاتی ہو۔۔۔

شازل مصنوعی غصے سے اپنی ایٹنجل کی گھورتا بچاری ولی کی معصوم سی ہارٹ بیٹ کو بوکھلانے پر مجبور کر دیا جو اسکی بات سننتی شرماتی ہوئی شازل کے کندھے میں منہ چھپایا تو نور اور شازل کا قہقہہ گونجا تو وہ ناراض سی اپنا رخ موڑ گئی۔۔۔

"جانو بھائی میں آپ کا فون اپنے کمرے میں لے کر جا رہی ہوں۔۔۔۔۔ مجھے اپنے فون کی سمجھ نہیں آرہی۔۔"

وہ شازل کو کستی روم سے باہر چلی گئی کیوں کہ شاز نے اپنے وعدے کے مطابق اسے آئی فون کا لیٹیسٹ ماڈل لا کر دیا تھا اب جب بھی اسکی سمجھ نہیں آتی تھی وہ اپنے جانو بھائی کا فون اٹھا کر چلی جاتی

شازل زویا کو منانے لگا اور اسے کچھ اہم باتیں بتانے لگا جس کے بعد وہ اپنی ساری ناراضگی بھلائے اسکے گلے لگی۔

مسٹر شاز آپ شادی شدہ ہیں یہ بات آپ نے اپنے فینز سے کیوں چھپائی؟ یا آپ کو ڈرتھا کہیں اس سب سے آپ کی فین فالوینگ متاثر نہ ہو جائے۔۔۔۔۔۔ اس بارے میں آپ کیا کہیں گے

"؟؟؟"

صحافی کے سوال پر شاز کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی جس کے لاکھوں لوگ دیوانے تھے سب نے اس کی قاتل مسکراہٹ کو جی بھر کر دیکھا تھا اسکی مسکراہٹ تھی ہی اتنی جانیوہ کوئی ایک بار دیکھتا تو دوبارہ دیکھنے کا شوق پیدا ہوتا اور اس کے شرارتی ڈمپلز پل بھر میں اپنا دیدار کروا رہے تھے کوئی نہیں جانتا تھا شازل میران ملک کے خوب صورت ڈمپل کسی کے دل میں ہل چل چا رہے تھے وہ دل تھامے اپنے لاپرواہ ہینڈ سم مسٹر واحیات کو دیکھ رہی تھی کچھ مصروفیت کی بنا پر ایک دن لیٹ کا نفرنس رکھی تھی۔

جاناں اپنے کمرے میں بیٹھی تھی باکی سب لاؤنچ میں بیٹھے اسکی کانفرنس سن اور اسے دیکھ رہے تھے اس کی ہمت نہیں ہو رہی تھی وہ سب میں بیٹھ کر اپنے شوہر کی باتیں سنے۔

"مجھے اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ لوگ اس سب کے بعد مجھے چاہتے ہیں یا نہیں۔۔۔۔۔ مگر جو لوگ مجھے اب بھی چاہتے ہیں میں ان کو سچے دل سے قدر کرتا ہوں۔۔۔۔۔ جو چیز میں چاہتا ہوں یا جسے میں چاہتا ہوں مجھے اس سے فرق پڑتا ہے۔۔۔۔۔ شادی میرا ذاتی مسئلہ ہے میں اسے چھپا کر رکھوں یا سب کے سامنے اس سے کسی کو فرق نہیں پڑنا چاہیے۔۔۔۔۔ جہاں تک رہی بات میری فین فالوینگ کی تو وہ مجھے یقین ہے اس پر اس چیز کا کوئی اثر نہیں پڑے گا۔۔۔۔۔"

وہ تحمل سے جواب دیتا جاناں کا دل زور سے دھڑکا گیا اسکے جواب پر دل معمول سے ہٹ کر دھڑک رہا تھا جیسے ابھی باہر آ جائے گا۔

کسی اور صحافی کے سوال پر جاناں کا دل کیا اسکا سر پھاڑ دے جو اسکے شوہر سے ایسے سوال کر رہے تھے مگر اس کا سوال سن کر شازل کا قہقہہ برآمد ہوا تھا ایک بار پھر سے سب لوگ اپنا دل تھام گئے تھے۔ یہی حال جاناں کا تھا اگر وہ اس کے سامنے ہوتا تو یہ بات سو فیصد ممکن تھی کہ جاناں بے خود ہوتی اسکے ڈمپلز کو چھو جاتی جاناں اپنی سوچ پر ہی شرمائی تھی۔

"سر اُپکی شادی سے ہزاروں بلکہ لاکھوں کی تعداد میں لڑکیوں کے دل چکنا چور ہوئے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔ تو آپ کا اس بارے میں کیا خیال ہے ؟

تو شار نے ان کا ٹھیکا لیا ہوا ہے اہم۔۔۔۔۔

جاناں ناک چڑھاتی ہوئی بولی اور پھر شاز کی طرف متوجہ ہوئی جو جواب دے رہا تھا۔

”کیا میں نے ان سب سے وعدے کیے ہوئے تھے؟؟؟ کہ میں ان سے شادی کروں گا۔۔۔ خیر میں ان سے ایک ہی بات کہوں گا میں جس کا نصیب تھا اس کا نصیب بن چکا ہوں۔۔۔۔۔ میں اپنی بیوی کا ہوں اور ہمیشہ اس کا رہوں گا۔۔۔۔۔“

شاز کا جواب سن کر اس کے دل میں ڈھیروں سکون اتر اٹھا اور بہرے پر سرخی در آئی تھی وہ مسکراتی ہوئی اپنے فون کی گیلری آن کیے اسکی تصویر پر اپنے لب رکھ گئی تھی وہ ہمیشہ سے اس کا تھا بچپن سے اسکا تھا وہ ساری دنیا کے سامنے اظہار کر رہا تھا کہ وہ صرف اپنی بیوی کا ہے مگر وہ پاگل لڑکی یہ سوچ سوچ کر بیمار ہو گئی تھی کہ اگر شازل کی اسکے کل کا پتا چلا تو وہ اسے چھوڑ کر چلا جائے گا مگر وہ یہ نہیں جانتی تھی شازل میرا ان ملک سانس لینا تو چھوڑ سکتا ہے مگر اپنی جان کو کبھی نہیں چھوڑ سکتا تھا۔

آمنہ بیگم تو اپنی بیٹی کے نصیب پر اللہ کا شکر ادا کرتے تھک نہیں رہی تھیں اور شازل کے گھر والوں نے آج خود کو خوش نصیب سمجھ رہے تھے کہ اتنا اچھا بیٹا اس گھر کا غرور تھا۔ میران صاحب کو آج سسی معینوں میں اپنے بیٹے پر فخر ہوا تھا۔

”

رات کی سیاہی چارو طرف پھیلی ہوئی تھی مگر اسے اس پل بھی سکون نہیں تھا وہ دبے قدموں سے چلتا ہوا اسکے کمرے میں داخل ہوا اس کے لیے مشکل نہیں تھا یہاں تک پہنچا اس لیے اب وہ اپنے رف سے حویلی میں ہمیشہ کی طرح بلیک جینز پر بلیک ہی شرٹ پہنے اوپر کے تین بٹن کھولے کالے سیاہ بال ماتھے پہ گرائے سرخ آنکھیں جو سیگڑ پینے اور اتنی دیر تک جاگنے کی چغلی کھا رہی تھیں وہ دھیرے دھیرے قدم لیتا اسکے بیڈ کے قریب آیا۔ زیرو نائٹ بلب میں معصوم مگر خوبصورت نقوش والی پری کا چہرہ نظر آ رہا تھا جو اسکا سکون برباد کیے خود سکون کی نند لے رہی تھی جس پر ولی برہان ملک کی تیوری چڑھی تھی پھر اس نے غصے سے اس پر سے کبل اٹھا کے نیچے پھینکا تھا اور خود اسکے پاس دائیں جانب لیٹا اور اسکے نرم نازک وجود کو اپنی باہوں کے حصار میں جکڑ کر اپنا چہرہ اسکی گردن میں چھپا لیا اور اسکی خوشبو کو خود میں اتارنے لگا تو وہ معصوم کسی زخمی پرندے کی طرح پھڑپھڑاتی ہوئی اپنی آنکھیں کھول گئی ڈر اور خوف کی وجہ سے زویا پر کپکپاہٹ طاری ہو گئی اور تھر تھر کاٹنے لگی اور ہمت

کرتی خود کو اسکی گرفت سے آزاد کروانے لگی زبان پر تو جیسے طالو سے چپک گئی تھی اور سوچنے کی ساری صلاحیتیں جیسے مفلوج ہو گئی تھیں۔

کمرے میں پھیلا اندھیرا اور کسی انجانے وجود کی جان لیو ا قربت اسے اسے اس وقت خطرناک حد تک خوفزدہ کر رہی تھی اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ کون ہے جو اسکے اس قدر قریب اور اسے ہراساں کر رہا تھا اسے خود کے ڈر سے آج شدت سے نفرت ہونے لگی تھی کہ وہ کیوں نور کی طرح بہادر نہیں اگر اس کی طرح بہادر ہوتی تو اس وجود سے مقابلہ کر لیتی مگر وہ اس مضبوط گرفت سے آزاد ہونے کی مسلسل مزاحمت کرتی رہی مگر وہ نازک سی جان اس چٹانی وجود کو خود پر سے ہٹانے کی بس کی بات نہیں تھی وہ تو اس پر قابض ہو ا زویا کی نازک صراہی دار گردن پر اپنے شدت بھرے لمس کی مہر لگانے میں اس قدر مصروف تھا کہ اس نازک سی جان کی پروا کی بغیر اپنی جان لیوہ قربت سے اس پر ظلم ڈھا رہا تھا زویا کی مسلسل مزاحمت سے بد مزہ ہوتا اپنے مضبوط ہاتھوں کی انگلیاں اسکے ہاتھوں کی نازک انگلیوں میں بھنسا گیا تو زویا کو لگا آج وہ خوف سے یا اس شخص کی قربت سے ہی مرجائے گی زویا کی ٹھوڈی اسکے بالوں پر تھی جس سے اسکے بالوں کی چھن محسوس کر رہی تھی جب کہ وہ اس پر چھکا اپنی داڑھی کی چھن اسکی گردن اور گالوں پر پر مستلا اسکی سانسوں کو اتھل پتھل کر گیا۔ وہ اپنی بند ہوتی سانسوں کے بیچ اپنا ضبط کھوتی بے آواز آنسوؤں بہانے لگی اسے لگا وہ ہمیشہ کے لیے اپنی آواز سے محروم ہو گئی ہے۔

زویا کی مزاحمت اور اسکے آنسوؤں کی پرواہ کیے بغیر وہ اس کی گردن سے اپنا چہرہ نکالتے دوبارہ جھک کر اسکی سماعتوں میں اپنی سرد پھنکار گھونٹتا اسے پل بھر کو ساکت کر گیا اسکے لرزتے وجود کی کپکپاہٹ کو محسوس کرتا اور اس کی ڈر اور خوف کے زیر اثر شور مچاتی دھڑکنیں اسے صاف بتا رہی تھی کہ وہ اسکے لمس کو پہچان نہیں سکی اور کسی انجان وجود کو سمجھتی ڈر رہی ہے۔

"ہارٹ بیٹ تمہارے وجود کی لرزش اور میری قربت سے شور مچاتی تمہاری دھڑکنیں یہ ظاہر کر رہیں ہیں۔۔۔۔۔ اور تم سمجھنے سے قاصر ہو۔۔۔۔۔ کہ اس وقت تم ولی برہان ملک کی قید میں ہو۔۔۔۔۔ میرے لمس کو انجان لمس سمجھنا تمہاری سب سے بڑی غلطی ہے۔۔۔۔۔ جس کی سزائیں آج تمہیں اپنے لمس کی پہچان کروا کر دوں گا۔۔۔۔۔ تاکہ آئندہ میں جب بھی تمہارے قریب آؤں تو میری قربت اور میرے لمس سے خوفزدہ اور ہراساں نہ ہو سکو۔۔۔۔۔"

وہ اسکے کان کی لو کو چومتا ایک بار پھر اسکے ڈر اور خوف میں اضافہ کر گیا مگر یہ ڈر اس کے پہلے کے ڈر جیسا بالکل نہیں تھا اب وہ اسکی آواز پر پرسکون ہوئی تھی کبھی کی قید میں وہ ہے جس کے وہ قریب تر ہے وہ کوئی انجان نہیں بلکہ اسکا شوہر اسکا ولی برہان ملک ہے مگر اسکی سرد آواز پر بامشکل وہ اپنی گھٹی آواز اپنے حلق سے نکالنے میں کامیاب ہو سکی کیوں کہ وہ ابھی بھی اسکی مضبوط گرفت میں قید تھی۔۔۔

وو۔۔۔۔۔ولی۔۔۔۔۔مجھے۔۔۔۔۔معاف۔۔۔۔۔کردیں۔۔۔۔۔آئندہ ایسا۔۔۔۔۔نہیں
 ۔۔۔۔۔ہوگا۔۔۔۔۔اس طرح آپ مجھے۔۔۔۔۔تکلیف دے رہے ہیں۔۔۔۔۔میں
 جانتی ہوں آپ۔۔۔۔۔مجھ سے شام والے میسج کا۔۔۔۔۔بدلہ لے رہے ہیں میں کیا
 کرتی۔۔۔۔۔وہ نور نے مجھے کہا کہ۔۔۔۔۔آپ مجھ سے محبت نہیں کرتے کسی اور سے
 کرتے ہیں۔۔۔۔۔"

وہ سسکتی ہوئی اسکے سینے میں چھپنے لگی جیسے اس کی سزا سے بچنے کا واحد ذریعہ اسکا سینہ ہو آج شام ہی
 اسنے ولی کو میسج کیا تھا کہ وہ اس سے پیار نہیں کرتا وہ کسی اور سے کرتا ہے اس لیے وہ اب اس سے
 کبھی بات نہیں کرے گی اسنے کہیں اور شادی کی ہوئی ہے جزباتی ہو کر وہ ولی کو میسج کر چکی تھی۔ وہ اچھے
 سے جانتا تھا یہ اخراجات اسکے چھوٹے سے ذہن میں کس نے ڈالی ہیں یہ الفاظ اسکی ہارٹ بیٹ کے ہو
 ہی نہیں سکتے تھے جس پر ولی کو غصہ آیا تھا کہ اس کی ہارٹ بیٹ ہر بار کسی کی باتوں میں آ کر اسکی محبت
 کی توہین کر جاتی ہے وہ اسے آج سزا دینے آیا تھا جیسے اس نے اپنے آفس میں اسے دی تھی جس کے
 ڈر کی وجہ سے اب وہ جاناں والے واقعہ پر اس سے نفرت کا اظہار نہیں کرتی تھی کہ کہیں ولی اسے سزا
 ہی نہ دے دے مگر آج پھر وہ غلطی کر گئی تھی جس کی سزا آج اسے بھگتنی تھی۔

"ہارٹ بیٹ رونا بند کرو ورنہ جس طریقے سے میں نے تمہیں چپ کروایا وہ طریقہ تمہیں کچھ خاص پسند
 نہیں آئے گا۔۔۔۔۔"

ولی اپنی نازک سی ہارٹ بیٹ پر رحم کھاتا اسکے ہاتھوں کو اپنی قید سے آزاد کرتا اسکا سر سرہانے پر رکھتا ایک بار پھر اس پر جھٹکتا اسکی آنکھوں پر لب رکھتا اس کی نازک سی جان کی مشکل بڑھا گیا وہ آنکھیں بند کیے اپنی شور مچاتی دھڑکنوں سے گھبرانے لگی اور اس پہر میں بھی اسکی پیشانی پر پسینے کے ننھے ننھے قطروں کا اضافہ ہوا تو اس کی گہراہٹ دیکھ کر ولی کے چہرے پر بے اختیار مسکراہٹ نے احاطہ کیا تو اسکی پیشانی پر شدت سے بوسہ دیتا ایک سائیڈ پر دراز ہو گیا۔

"پر سکون رہو ہارٹ بیٹ۔۔۔۔۔ میں سکون حاصل کرنے آیا تھا۔۔۔۔۔ جو مجھے مل گیا ہے۔۔۔۔۔ تم میرا سکون ہو۔۔۔۔۔ آئندہ میرے بارے میں الٹا سیدھا مت سوچنا۔۔۔۔۔ ولی برہان ملک صرف اپنی ہارٹ بیٹ سے عشق کرتا ہے اب سکون سے سو جاؤ اور مجھے بھی سونے دو۔۔۔۔۔"

وہ اسے اپنی پناہوں میں لے کر محبت بھری سرگوشیاں کرتا اسکا سر اپنے سینے پہ رکھے سکون سے آنکھیں موند گیا مگر میری نند خراب کیے وہ دل میں سوچتی رہ گئی جب کہ وہ اس سے پوچھنا چاہتی تھی آپ یہاں کیسے آئے مگر وہ تو کبھی اس کی سنتا کب تھا بس اپنی چلاتا تھا اسے سوتا دیکھ زویا اسکے ماتھے پہ آئے بالوں کو ہاتھ کی مدد سے کچھے کرنے لگی مگر یہ اسکی معصوم سوچ تھی کہ وہ اپنی ہارٹ بیٹ کے اتنا قریب ہونے پر سو سکتا تھا وہ تو اس پر رحم کیے خود کے منہ زور جذباتوں کو سلا رہا تھا ورنہ وہ

اسے بہکنے پر مجبور کر رہی تھی تو وہ اسے سونے کا کہتا اپنی آنکھیں بند کر گیا مگر اس کی معصوم حرکت پر اسکا دل ایک دم پھر سے بہکنا چاہتا تھا وہ تو آج حیران ہو رہا تھا کیا یہ اسکی ہارٹ بیٹ تھی۔

"آپ بہت برے ہیں ولی ہمیشہ اپنی چلاتے ہیں سب لوگ آپ کو ہینڈ سم کہتے ہیں مگر مغرور لگانا بھول جاتے ہیں آپ اپنے آپ کو پتا نہیں سمجھتے کیا ہیں بھائی کہتے ہیں وہ تمہاری سنے گا مگر آپ تو ہر چھوٹی بات کی مجھے سزا دیتے ہیں پھر کہتے ہیں میں تم سے عشق کرتا ہوں آپ جیسے بھی ہوں میں جانتی ہوں آپ صرف میرے ہیں مجھے شازل بھائی نے سب سچ بتا دیا ہے مگر میں آپ سے معافی نہیں مانگوں گی کیوں کہ آپ کون سا اپنی غلطی کی معافی مانگتے ہیں جو میں مانگوں۔۔۔۔۔۔۔"

وہ آہستہ آواز میں سرگوشی کرتی اسکے سینے پہ دھیرے سے لب رکھتی مسکراتی آنکھوں سے ولی کو دیکھتی آنکھیں بند کر گئی مگر ولی کے دل کی دنیا میں ہلچل مچا گئی وہ پٹ سے آنکھیں کھولتا اس کے گلانی خوب صورت چہرے کو دیکھنے لگا جو آج پہلی دفعہ اسکے اتنے قریب ہونے پر وہ پرسکون نظر آئی تھی جو ادھ کھلے ہونٹوں سے نیند کی وادیوں میں چلی گئی تو وہ مسکراتی نظروں سے اسکے آدھ کھولے ہونٹوں کو نرمی سے چھوتا اور شازل کا دل میں شکریہ ادا کرتا خود بھی سونے کی کوشش کرنے لگا۔

صبح ہونے سے پہلے ہی وہ اپنے گھر آ گیا تھا دل تو اس کا نہیں چاہ رہا تھا اپنی ہارٹ بیٹ سے دور ہونے کو مگر خود کے دل کو ڈپٹنا اس کے جاگنے سے پہلے وہاں سے نکل آیا تھا اب وہ شاو رلے کر

ہمیشہ کی طرح شرٹ لیس واش روم سے باہر نکلا تو سامنے اپنے بیڈ پر لیٹی زرام اسفند ملک کو دیکھ کر ماتھے پر ہزاروں بلوں کا اضافہ ہوا تھا جو مسکراتا ہوا اسکا موبائل استعمال کرنے میں مگن تھا۔

”تو یہاں میرے کمرے بلکے میرے پورشن میں کیا کر رہا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اس سے پہلے کہ میں اپنا کنٹرول کھوں تو شرافت سے دفع ہو جا میرے کمرے سے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔“

وہ اپنے غصیلے انداز میں کہتا اس کے سر پر کھڑا ہو کر اسے یہاں سے دفع ہو جانے کا کہنے لگا جو اسے مکمل انکور کیے اسکے فون میں ٹا اسپینگ کرنے میں مگن تھا جس پر اسے کچھ براہو نے کاشک ہوا تھا

"لو ہو گیا۔۔۔ اب جتنا دل چاہتا ہے دھاڑ لے۔۔۔ میں تجھے کچھ نہیں کہوں گا۔۔۔ میں جانتا ہوں بغیر دھاڑے تجھے سکون نہیں ملتا۔۔۔"

زرام اسکا موبائل سائیڈ ٹیبل پر رکھتا اٹھ کر بیٹھ گیا۔۔۔۔۔

"تو بتائے گا تو میرے موبائل کے ساتھ کیا کر رہا تھا۔۔۔۔۔ کیڑے مکوڑے ایس پی اگر تو نے سچ نہیں بتایا نہ تو مجھ سے آج تو بچ نہیں سکے گا۔۔۔۔۔"

ولی غصے سے اسے بیڈ پر دھکا دیتا اپنا غصہ اتارنے لگا جو اس سے معافی مانگے بغیر اسکا موبائل یوز کر رہا تھا مگر ولی جانتا تھا وہ بھی اسکا بھائی ہے معافی مانگنا تو اسکی بھی ڈیکشنری میں نہیں ہے۔۔۔۔۔

"میں شازل سے بات کر رہا تھا۔۔۔۔۔ اب تم لوگ تو میرا سوچتے ہی نہیں ہو۔۔۔۔۔ تو سوچا۔۔۔۔۔ چل بیٹا۔۔۔۔۔ اپنا خود ہی سوچ لے تیرا یہاں کوئی نہیں ہے۔۔۔۔۔"

وہ اٹھتا ہوا مصنوعی آنسو بہاتا شیشے کے سامنے جا کر کھڑا ہوا تو ولی نہ سمجھی سے اسکی طرف دیکھنے لگا۔۔۔۔۔

کیا بجو اس کر رہا ہے تو۔۔۔۔۔ اور یہ ڈراما میں کرنا بند کر ایک تو مجھے سمجھ نہیں آتا۔۔۔۔۔ کہ تمہیں پولیس میں بھرتی ہو اوقوف نے کیا تھا۔۔۔۔۔ رک میں خود ہی چیک کر لیتا ہوں تو میرے موبائل کے ساتھ کر کیا رہا تھا۔۔۔۔۔

ولی اسے گھورتا اپنا فون اٹھاتا واٹس ایپ چیک کرنے لگا اور زرام مسکراتا ہوا اسے آنکھ مارتا باہر کو بھاگا کیوں کہ اگر وہ یہاں رکتا تو اس کی شامت ولی کے ہاتھوں کپی تھی۔۔۔۔۔

ولی نے شازل کے نام کی چیٹ اوپن کی تو آج زندگی میں پہلی بار اسے جھٹکا لگا اور سر چکرا گیا کیوں کہ میسج کچھ اس طرح تھے -----

"ہیلو شازل -----"

"ہاں بول ----"

"یار مجھے تجھ سے بہت ضروری بات کرنی ہے ----- مگر سمجھ نہیں آرہی کیسے کروں -----"

"یار ولی تو کب سے بات کرتے ہوئے سوچنے لگا -----"

ساتھ آنکھ مارنے والا اموجی تھا "

"ہاہاہاہا ----- یار مجھے تجھ سے زرام کے لیے بات کرنی تھی ----- میں چاہتا ہوں ہم

زرام کا نکاح نور سے کروادیں ----- زرام اور نور کی جوڑی بہت اچھی لگے گی ----- میں

جانتا ہوں نور بہت چھوٹی ہے زرام سے مگر یار وہ بہت اچھا انسان ہے ----- مانا کے میں

اسے کمینہ کہتا ہوں مگر ہے تو میری جان نہ ----- تو پلیز مان جا ان دونوں کے رشتے کے کے

لیے ----- اور میرا اننگل سے بات کر ----- میں ڈیڈ سے بات کر چکا ہوں -----"

"یار تو ہوش میں تو ہے نور ابھی بہت چھوٹی ہے۔۔۔ اور زرام بہت بڑا ہے۔۔۔۔"

"تو ٹھیک ہے اگر تجھے نور اور اسکا رشتہ نہیں پسند تو میں زویا سے شادی نہیں کروں گا۔۔۔۔۔ اور تیری جاناں سے بھی نہیں ہونے دوں گا۔۔۔۔۔ یاد رکھنا۔۔۔۔۔ اب تو سوچ سمجھ کر فیصلہ کرنا۔۔۔۔۔ اور مجھ سے بات تب کرنا جب تو ان کے رشتے کے لیے مان جائے تو

ولی ساری چیٹ پڑھ کر اپنی ٹی شرٹ پہنتا لاؤنچ میں آیا جہاں سب کھانے کی میز پر بیٹھے تھے ایک دم چیخا تھا جس پر سب گھروالے گھبرا گئے تھے آواز اس قدر اونچی تھی کہ سب ہڑا کر اسکے طرف دیکھا تھا جو ٹی شرٹ ٹراؤزر میں غصے سے بھرا کھڑا تھا۔

زرااام-----ذراااااام

مگر وہ ہوتا تو جواب دیتا

"بیٹا کیا ہوا کیوں صبح صبح اتنا غصہ کر رہے ہو۔۔۔۔"

آمنہ بیگم اسکے پاس آتی ہوئیں بولیں۔۔۔۔۔

"موم اس کمینے زرام نے بہت گھٹیا حرکت کی ہے میں اس کو چھوڑوں گا نہیں آج۔۔۔۔۔"

"ولی یا رہوا کیا ہے یہ تو بتاؤ جس پر تم غصہ کر رہے ہو وہ تو گھر میں ہی نہیں ہے۔۔۔۔۔"

فیضان کے پوچھنے پر وہ سب کو میسجز پڑھ کر سنانے لگا تو پہلے تو سب خاموش ہو گئے مگر ولی کی شکل دیکھ کر جاناں کا قبضہ پورے لاؤنچ میں گونجا۔۔۔۔

"ہا ہا ہا ہا ہا۔۔۔۔۔" ولی بھائی۔۔۔ یہ تو بہت برا ہوا۔۔۔۔۔ لیکن آپ ٹینشن نہ لیں آپ کی ہارٹ بیٹ آپ سے دور کہیں نہیں جائے گی۔"

جاناں کی بات پر ایک بار پھر سے سب کا مشترکہ تہقہ گونجا تو وہ سب کو عجیب نظروں سے دیکھنے لگا۔

"برخردار وہ تمہارا بھائی ہے۔۔۔۔۔ جیسے تم نے ڈنکے کی چوٹ پر میرا ان سے زویا گڑیا کا رشتہ مانگا تھا۔۔۔۔۔ وہ بھی نور کے لیے ان سے بات کرچکا تھا وہ بھی ہم سے پوچھے بغیر۔۔۔۔۔ اور کل میرا ان اور صوفیہ ان دونوں کا رشتہ پکا کر کے گئے۔۔۔۔۔ جمعہ کی نماز کے بعد سادگی کے ساتھ اسکا نکاح ہے اور رخصتی نور کی پڑھائی کے بعد۔۔۔"

اسفند صاحب کے بتانے پر ولی اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتا دل میں اس سے بدلہ لینے کا سوچتے کھانا کھانے بیٹھ گیا اور پھر کھانا کھانے تک ولی کو سب چھیڑتے رہے جس پر ولی کو زندگی میں پہلی بار شرمندگی ہوئی تھی کیوں کہ اس بار اسکو پاگل بنایا گیا تھا۔۔۔۔۔

اسلام و علیکم "

وہ لاؤنچ میں داخل ہوتا یہاں وہاں اپنی جان کو ڈھونڈتے ہوا بولا جہاں سب رات کے کھانے کے بعد چائے پی رہے تھے سوائے اس کی جان کے، دل اسے نہ دیکھ کر اداس ہو گیا تھا۔

سب نے اسکی طرف مڑ کر دیکھا جو وائٹ ڈریس شرٹ جس کے اوپر کے بٹن ہمیشہ کی طرح کھولے تھے ساتھ بلو جینز پہنے بہت ہینڈسم لگ رہا تھا اسے دیکھ کر سب نے دل میں ماشاء اللہ کہا اور اس کے سلام کا جواب دیتے اسے بیٹھنے کا کہا وہی ولی اسے مکمل نظر انداز کرتا اپنی چائے پینے لگا اور زرام اٹھ کر اسکے گلے لگا۔

"آج میرے نئے نئے بنے سالے صاحب ۔۔۔ میں تجھے اپنے ہاتھوں سے چائے سرو کرتا ہوں۔۔۔۔"

اسکی بات سن کر شازل نے اسکی قمر پر ایک مکا جڑا تو وہ بلبلا اٹھا

"میرا ہاتھ بہت بھاری ہے زر۔۔۔ میں ولی نہیں ہوں جو تجھ پر دھاڑتا ہے۔۔۔۔۔ میں شازل ہوں اور میں صرف مارتا ہوں۔۔۔۔"

شازل اسکا گال تھپتھپاتا ہوا ولی کے ساتھ جا کر بیٹھا اور اسکے ہاتھ سے چائے کا کپ پکڑ کر سامنے ٹیبل پر رکھا تو وہ اسے گھورنے لگا تو شاز اپنی ہنسی ضبط کرتا اسفند صاحب کی بات سننے لگا جو اس سے کچھ پوچھ رہے تھے۔۔۔

"شازل میرے شہزادے۔۔۔۔۔ بزنس کیسا جا رہا؟؟؟ اور تمہارا وہ امریکہ کا پراجیکٹ کہاں تک پہنچا؟؟؟

"جی ماموں۔۔۔ وہ میں نے ڈیڈ کا بزنس سمبھالنے کا سوچا ہے اور امریکہ کو ہمیشہ کے لیے خیر باد کہہ کر اپنے تمام پراجیکٹس یہیں پاکستان میں کرنا چاہتا ہوں۔۔۔ میں ڈیڈ کو بہت دکھ دے چکا ہوں اب اپنی

خوشی کے لیے میں ڈیڈ اور موم کو اور زیادہ تکلیف نہیں پہنچا سکتا اس طرح میں ڈیڈ بھی خوش اور میرا خواب بھی پورا ہو جائے گا۔۔۔"

وہ ان سب کو اپنے مخموس انداز میں مسکرا کر جواب دیتا ایک نظر زرام کو دیکھا جو معنی خیز نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا شازل کو اپنی ہنسی ضبط کرنا مشکل لگا تو وہ ماہین کو کافی بنانے کا کہتا مٹھی بناتا اپنے ہونٹوں پر رکھ لی اور ولی ان دونوں کی حرکتوں پر سر جھٹکتا رہ گیا۔

"ماں صدقے میرے بچے"

آمنہ بیگم اٹھ کر اس کا ماتھا چومتی سر پر ہاتھ رکھ کر اسکی کامیابی کی دعا دینے لگی سب ان کی محبت پر مسکرانے لگے وہیں یہ سب دیکھ کر زرام کی زبان پر خارش ہوئی۔۔۔

"موم مجھے تو ایسے کبھی پیار نہیں کیا بلکہ میرے حصے کا پیار بھی آپ کمینے ولی اور سالے شازل کو دے دیتی ہیں۔۔۔"

زرام منہ بناتا ہوا بولا تو آمنہ بیگم نے اسکے سر پر چپٹ لگائی اور ولی اور شازل نے اسے گالی دینے پر بیک وقت گھورا اور وہیں فیضان اٹھ کر زرام کے پاس آیا اور اسکے ماتھے پر بوسہ دیا۔

"ارے میرے شیر۔۔۔ میں ہوں نہ تمہیں پیار کرنے کو"

زرام اس کی محبت پر اپنے بڑے بھائی کو گلے لگایا فیضان کی جان بستی تھی اپنے شوخ سے چھوٹے بھائی میں جو گھر میں بالکل بچہ بن جاتا تھا اور وہیں شہر میں سب اس سر پھرے ایس پی سے ڈرتے تھے اسکا کیا بھروسہ تھا کسی بھی وقت کچھ بھی کر جاتا انصاف کے لیے تو ہر حد پار کر جاتا۔۔۔

"شازل بیٹا یہ تم نے بہت اچھا فیصلہ کیا ہے مگر اتنے سال تم وہاں گزار کر آئے ہو ایک بار تو تمہیں وہاں جانا پڑے گا۔۔"

آمنہ بیگم کے سوال پر سب اپنی مستیاں چھوڑ کر شازل کو دیکھنے لگے جو آمنہ بیگم کو دیکھتا اپنی داڑھی پر ہاتھ پھیر رہا تھا وہ ایسا تب ہی کرتا تھا جب اسے بے چینی ہوتی تھی جیسے اب ان کے سوال پر ہو رہی تھی۔

"ممانی جان۔۔۔ اتنے دن سے مجھے سمجھ نہیں آرہی میں کیسے آپ سب سے اس بارے میں بات کروں۔۔۔ میں نہیں چاہتا کہ میرے اٹھائے گئے قدم سے آپ سب کو تکلیف ہو میں بغیر آپ لوگوں کی اطلاع دیے۔۔۔۔۔ بغیر آپ سب کے مشورے کے ایسا کوئی قدم نہیں اٹھانا چاہتا میں

آپ سب کو ایک بات بتانا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔۔۔ میں ویسے والی رات پاکستان سے چلا جاؤں گا۔۔۔۔۔۔۔ میں یہاں صرف جاناں سے نکاح کرنے آیا تھا۔۔۔۔۔۔۔"

وہ اپنی بات کہتے پل میں ساکت ہوا تھا کیوں کہ سامنے ہی اس کی جان آنکھوں میں بے یقینی لیے آنسوؤں سے بھری آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی شاید وہ ابھی آئی تھی اور اسکی آخری بات ہی سنی تھی جس کی وجہ سے وہ شاز کو ایسے دیکھ رہی تھی اور پھر روتی ہوئی وہاں سے اپنے کمرے کی طرف بھاگی تھی جس پر شازل اسکی حالت کا سوچتا پریشان ہو گیا اور پھر فیضان کی الجھن بھری آواز اسکے کانوں میں سنائی دی تو وہ اسکی طرف دیکھنے لگا پریشان تو سب ہو گئے تھے مگر سوائے ولی اور زرام کے جو پرسکون سے بیٹھے تھے جیسے وہ اس سب سے پہلے سے واقف ہوں۔۔۔۔۔۔۔

"شازیار۔۔۔۔۔۔۔ ابھی تو تم کہہ رہے تھے تم خیر باد کہہ رہے ہو تو پھر اس بات کا مطلب اور جہاں تک رہی بات جاناں سے نکاح کی تو ہم اس سے بہت خوش ہیں۔۔۔۔۔۔۔ تم سے بڑھ کر جاناں کے لیے اس دنیا میں کوئی ہو ہی نہیں سکتا"

"یار فیضی میں نے یہ نہیں کہا کہ میں ماڈلینگ کے کریئر کو خیر باد کہہ رہا ہوں بلکہ میں نے کہا ہے۔۔۔۔۔۔۔ میں امریکہ کو خیر باد کر رہا ہوں۔۔۔۔۔۔۔ پہلے میرے ایسا کوئی ارادہ نہیں تھا مگر اب میں ہمیشہ یہاں رہنا چاہتا ہوں یہیں رہ کر ڈیڈ کا بزنس سمبھالنا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔۔۔ اور بھی میرے وہاں بہت

سارے پراجیکٹس چل رہے ہیں جن کو میں ختم نہیں کر سکتا مگر میری ان سے بات ہوئی ہے کہ وہ لوگ یہاں پاکستان میں پراجیکٹس مکمل کریں۔۔۔ وہ میری بات مان بھی گئے جس کے لیے ایک بار مجھے وہاں جانا ہوگا۔۔۔۔۔ ٹھیک ایک ہفتے بعد میں ہمیشہ کے لیے واپس آ جاؤں گا میرا وہاں جانا بہت زیادہ ضروری ہے آپ سب کی حامی بھی میرے لیے بہت اہمیت رکھتی ہے ڈیڈ بھی مان گئے اب آپ لوگ بھی مان جائیں۔۔۔۔۔"

وہ سب کو بتا دِل میں میں جاناں کے لیے پریشان ہونے لگا کہ وہ رورو کر اپنی حالت خراب کر لے گی مگر اس طرح اٹھ کر جا بھی نہیں سکتا تھا اس لیے ضبط کرتا ان سب سے باتیں کرنے لگا جواب ہر طرح سے خوش نظر آ رہے تھے زرام اپنے فون پر آتے زویا کے مسج پر اٹھ کر باہر لان میں چلا گیا تو باکی سب اپنی باتوں میں مصروف ہو گئے۔

وہ کمرے میں آتی غصے اور درد کو ملی حلی کیفیت میں روتی ہوئی بیڈ پر ڈھیر ہو گئی اور شازل سے شیکوے کرنے لگی۔۔۔۔۔

"آپ تو بہت جھوٹے ہیں شازا اگر جانا تھا تو مجھ سے نکاح کیوں کیا۔۔۔ کیا آپ بھی باکی عام مردوں کی طرح اپنی بے عزتی اور ریجیکشن کو اپنی انا کا مسئلہ بنا کر مجھ سے بدلہ لیا۔۔۔۔۔ اب مجھے خود سے جوڑ کر یہاں سے ہمیشہ کے لیے چھوڑ کر جا رہے ہیں۔۔۔"

وہ روتے روتے اپنا ہوش کھو گئی۔۔۔۔۔

جب سے اسے اپنے نکاح کا پتا چلا تھا وہ بالکل خاموش ہو گئی تھی اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ زرام ایسا کیوں کر رہا ہے وہ محبت کسی اور سے کرتا ہے اور نکاح اس سے کر رہا ہے اس کے بابا اور جانو بھائی نے اسکی رضامندی پوچھی تھی تو وہ ان کو تو یہ کہہ کر خوش کر گئی تھی کہ جیسی آپ کو ٹھیک لگے وہ دونوں تو اسکی بات سن کر ہی نہال ہو گئے تھے۔ ان کو اور چاہیے ہی کیا تھا؟ زرام بہت اچھا اور مخلص شخص تھا اور سب سے بڑھ کر اس گھر کا بیٹا تھا اور شازل کا زر تھا جس پر وہ آنکھ بند کر یقین کرتا تھا جو زرام کے کہنے پر اس کی محبت کا یقین کرتا اپنی اینٹیل کا ہاتھ اپنے زر کے ہاتھ تھما دیا تھا۔ اس دن ولی کو یہ واقف بنانا زرام کا پلان تھا جس میں اسنے شازل سے مدد مانگی تھی۔

نور لان میں واک کرتی مسلسل زرام کے بارے میں سوچ رہی تھی جب اس کے موبائل پر رنگ ہوئی تو وہ اپنے ہاتھ میں پکڑے موبائل کو گھورنے لگی وہ رات کے اس وقت کیوں کال کر رہا ہے جب وہ اسکی رضامندی جانے بغیر

نکاح کی تاریخ پکی کروا چکا تھا جس پر نور کو بہت زیادہ دکھ ہوا تھا اسے ڈر لگنے لگا تھا وہ شخص اس کا شوہر بننے جا رہا تھا وہ بہت ڈری ہوئی تھی دل میں عجیب سے وسوسے پیدا ہو رہے تھے اب روز بروز زویا اسکو تنگ کر کے اپنے بدلے لیتی مگر نور وہاں سے واک آؤٹ کر جاتی مگر وہ معصوم سی زویا اسکی واک آؤٹ کو شرمانے کا نام دیتی مسکرا دیتی اور دل میں اپنی بہن کی خوشیوں کی دعا کرتی۔

وہ اپنی سوچوں میں اس قدر کھوئی ہوئی تھی کہ ایک بار پھر سے اسکے موبائل رنگ ہوئی تو وہ اپنے آنسو صاف کرتی دل کی دھڑکنوں کے شور سے لڑتی فون کو کان سے لگا گئی مگر سامنے سے ہنوز خاموشی پر اور اسکا دل دھک دھک کرنے لگا اسے لگا وہ اسکے ضبط کو آزما رہا ہے پھر وہ خود ہمت کرتی اپنے ہونٹوں کو زبان سے تر کرتی آہستہ مگر میٹھی آواز میں زرام کا دل دھڑکا گئی۔

"جی بولیں کیوں کال کی ہے آپ نے ؟؟؟
وہ کہتی بے آواز آنسو بہانے لگی۔

"رونا بند کرو اور اپنے آنسو صاف کرو ورنہ میں وہاں آ کر بھی یہ کام کر سکتا ہوں مگر آج نہیں
----- آج یہ کام تمہیں خود کرنا ہے سوا اپنے آنسو صاف کرو کل سے یہ سارے حق میرے پاس
ہوں گے۔۔"

www.urdu novelsmania.com

وہ نرم مگر گھمبیر آواز میں کہتا اسکی گہرا ہٹ کا باعث بنا تو وہ ہمت کرتی اس سے ان سب کی وجہ
پوچھنے لگی۔۔۔

"یہ سب کیوں کر رہے ہیں آپ ؟؟ کیا ملے گا آپ کو یہ سب کر کے ؟؟؟؟

"میں یہ سب کیوں کر رہا ہوں؟؟؟؟ اس کا جواب میں تمہارے تمام حقوق اپنے نام کروا کر دوں گا بلکہ اپنے عمل سے بتاؤ گا کہ میں یہ سب کیوں کر رہا ہوں اور مجھے اس سے کیا مل رہا ہے۔۔۔ اب اپنے آنسو صاف کرو اور اپنے کمرے میں جا کر ریسٹ کرو میں تمہیں نکاح میں بالکل فریش دیکھنا چاہتا ہوں اور میری خواہش ہے کہ میری بیوی میری لیے پور پور سچی ہو۔"

اس کی معنی خیز باتیں سن کر نور کے ہاتھوں کی ہتھیلیاں بھیگنے لگیں اسے اپنی ٹانگوں پہ کھڑا رہنا مشکل لگنے لگا اور پھر یہاں وہاں دیکھتی فون بند کرتی اندر کی طرف بھاگی کہ وہ اسے دیکھ رہا ہے۔

اسکو اس طرح بھاگتے دیکھ کر سانیڈ پہ کھڑی زویا نے قہقہہ لگایا وہ زرام کے دوسرے نمبر اور موبائل پرویڈیو کال کرتی نور کو دکھا رہی تھی زرام کی باتوں نے زویا بچاری کو بھی شرمانے پر مجبور کر دیا۔ زرام نے اسے نور کی جاسوسی کرنے کا کام دیا تھا جو وہ بہت اچھے سے نبھا رہی تھی۔۔۔۔

ایسے ہی کچھ دیر باتوں کے بعد سب لوگ اپنے کمرے میں چلے گئے۔ ولی تو اپنے آفس کے کام کی وجہ سے پہلے ہی اٹھ کر اپنے پورشن میں چلا گیا تھا اب لاؤنچ میں صرف شازل اور زرام بیٹھے تھے۔ شازل کا ارادہ آج یہاں رکنے کا تھا وہ یہاں کل کی ساری رینجمنٹ کی ڈسکشن کرنے آیا تھا کیوں کہ یہ کام اسے ولی اور زرام کو کرنا تھا۔ فیضان اپنے آفس میں بہت بڑی تھا آج کل وہ اکیلا آفس کو سنبھال رہا تھا

اسفند صاحب کی کچھ دنوں سے طبیعت ٹھیک نہیں تھی انکا اور میران صاحب کا کہنا تھا کہ اب ہم لوگ تو بوڑھے ہو گئے ہیں تو اب یہ کام تم لوگ ہی جانو۔

"چلیں شازل میرے نئے نئے بنے سالے صاحب۔۔۔"

زرام شرارت سے بولتا ہوا شازل کو تنگ کرنے لگا تو وہ اٹھ کر اس کے پاس آنے لگا جس پر زرام ایک دم اچھل کر اس سے دور ہوا تو اسکے ڈر پر شازل نے قمقہ لگایا اور ایک دوسرے کی آنکھوں میں چمک لیے اٹھ کر ولی کے پورشن کی جانب بڑھے۔

ولی جو اپنے بیڈ پر بیٹھا گود میں لیپ ٹاپ رکھے تیز تیز اونگلیاں چلانے میں مگن تھا کہ دھاڑ سے دروازہ کھولنے پر ایک دم اسکی چلتی انگلیاں رکی تھیں اور کھڑے تیوروں کے ساتھ سامنے دیکھا جہاں وہ دونوں کھڑے مسکرا رہے تھے جس پر وہ ایک دم دھاڑا تھا کیوں کہ اسے اپنے کام میں مداخلت بلکل بھی پسند نہیں تھی۔

کیا بے ہودگی ہے ؟؟؟ "دفع ہو جاؤ میرے کمرے سے میں تم لوگوں سے بات نہیں کرنا چاہتا۔۔۔"

اسکی بات سن کر دونوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور دونوں اسے سمجھنے کا موقع دیے بغیر اس کے بیڈ پر جوتوں سمیت چڑھ کر بیٹھ گئے تو وہ خونخوار نظروں سے ان کے جوتوں کو اور پھر ان کو دیکھنے لگا جو معصوم سی شکل بنا کر بیٹھے اسکی طرف دیکھ رہے تھے جیسے ان جیسا معصوم اس دنیا میں کوئی نہیں ہے وہ لوگ جانتے تھے ولی کو صفائی کس قدر پسند ہے اس لیے اب بھی وہ اسے تنگ کرنے کی غرض سے اس کے بیڈ پر بیٹھے تھے۔

[illegible]

ولی غصے سے بولا تو شازل اس سے زیادہ پیار سے بولا جس پر ولی کے آئی بروز اوپر کو اٹھیں مطلب سیر یسلی۔۔۔۔

"یار ولی میری جان کے ٹوٹے ہم تم سے بات کرنے نہیں آئے بلکہ تیرے پاس سونے آئے ہیں۔"

شازل اسکی گود سے لیپ ٹاپ اٹھا کر سوفے پہ پھینکتا ہوا بولا تو ولی پر حیرتوں کے پہاڑ ٹوٹے تو وہ ایک دم اٹھ کر کھڑا ہوا جیسے اسکی عزت کو خطرہ ہو۔۔۔

تم لوگ کیوں میرے پاس سونے لگے زرام تو اپنے کمرے میں جا میں تیرے پاس بالکل نہیں سوسکتا دفع ہو میرے کمرے سے میں تو بات بھی نہیں کرنا چاہتا تم لوگوں سے ۔۔۔۔۔

ولی ایک بار پھر سے دھاڑا تو زرام نے کانوں پر ہاتھ رکھ لیے اور شازل تو لا پرواہ بنا اسکے بیڈ پر لیٹ گیا۔

"کیا شازل میرے نئے نئے بنے سالے چھوڑا اس کو۔۔۔۔۔ اس کمینے کے تو نکھرے ہی ختم نہیں ہونے خود تو کتنے سالوں سے نکاح کر کے بیٹھا ہے۔۔۔۔۔ مجھ معصوم نے اپنے بچپن کی خواہش کو پورا کرنا چاہ تو یہ ایسے ناراض ہو کر بیٹھا ہے جیسے میں اس کی سوتن لارہا ہوں۔"

وہ شازل کو آنکھ مارتا ہوا بیڈ پر پھیل کر لیٹ گیا مگر شازل تو اس کی بات سن کر اور ولی کی شکل دیکھ کر اپنی ہنسی ضبط کرنے لگا جس کا چہرہ غصے سے سرخ ہو رہا تھا۔

"بہت ہی کوئی گھٹیا سوچ کا آدمی ہے تو کیڑے مکوڑے اور کہاں سے تو معصوم لگتا ہے اپنی سوچ کو تو سوچ اور پھر ڈوب کر مر جا۔"

ولی سرخ چہرے کے ساتھ اسکے پاس آیا اور اسکے پیٹ میں مکوں کی برسات کر دی جس پر شازل اسکی پیٹائی پر دل سے خوش ہونے لگا کینہ سالہ اور دل میں اسے نئے القابات سے نوازا سامنے کہتا تو وہ زیادہ گندے نام سے پکارتا۔

یار ولی تیرا چہرہ دیکھ کتنا سرخ ہو رہا ہے جیسے تو زرام سے بہت شرم رہا ہے اب مجھے بھی لگنے لگا ہے تو سچ میں اس سے بہت محبت کرتا ہے تبھی اس کے نکاح پر خوش نہیں ہے۔

شازل شرارت سے بولا تو ولی کے کانوں سے دھواں نکلنے لگا۔۔۔

"شاز بہت ہی کوئی گندی سوچ ہے تیری۔۔۔۔۔ اپنی کمپنی چیلنج کر۔۔

ولی زرام کی طرف دیکھ کر بولا تو زرام نے اسے کھیچ کر اسے بیڈ پر گرایا۔۔۔۔۔

تو کیا خیال ہے پھر پھر میں تیرے ساتھ۔۔۔۔۔

زرام اسکو دیکھ کر آنکھ مار کر بولا تو ولی نے اسے ٹانگ مار کر نیچے گرایا اور پھر اس کی دہلائی شروع کر دی جس پر زرام کی چیخیں عروج پر تھی اور شازل ان دونوں کی ویڈیو بنانے لگا اور ولی اور زرام ایک دم اٹھے اور شازل پر ٹوٹ پڑے اور کچھ دیر بعد کمرے میں تینوں کا قہقہہ گونجتا تھا۔۔۔

جب وہ ایسے ہی لیٹے لیٹے تھک گیا تو اپنی آنکھیں کھول کو پورے روم میں اپنی نظر دوڑائی تو ولی اسے کاؤچ پہ سویا نظر آیا تو بے ساختہ ہونٹوں پر مسکراہٹ آئی اور پھر اپنے ساتھ لیٹے زرام پر نظر گئی تو اسے ولی کا صوفے پہ سونا سمجھ آیا کیوں کہ زرام آدھے سے زیادہ اس پر لیٹا پر سکون سو رہا تھا پھر وہ زرام کو آہستہ سے سائیڈ پر کر تا اٹھ کر بیٹھا اور سائیڈ ٹیبل سے اپنا موبائل اٹھا کر ٹائم دیکھا جہاں رات کے 2 بج رہے تھے پھر وہ خاموشی سے بیڈ سے اتر کر دبلے قدموں سے باہر کو بڑھنے ہی لگا تھا جب اسے زرام کی نیند میں ڈوبی آواز اپنے کان میں سنائی دی۔

"نئے نئے بنے سالے صاحب۔۔۔۔۔ پولیس والا سوتے ہوئے بھی جاگتا ہے تو احتیاط کا کوئی فائدہ نہیں۔۔۔ خیر جامیرے تر سے ہوئے سالے اپنی بیوی کے پاس ورنہ تجھے نیند نہیں آئی۔۔۔"

شازل اسکی بات سن کر اس پر لعنت بھیجتا باہر جانے لگا تو اس بار بولنے کی باری ولی کی تھی جس پر وہ دانت پیستا واپس مڑا۔۔۔

"میرے بھائی اپنے بال پونی میں قید کر لے ورنہ میری چنداڑ جائے گی۔۔۔"

ولی اپنی آنکھیں کھولتا ہوا اس کو تپانے لگا تو وہ سچ میں تپ گیا اور اسکے پاس آیا اور اسکے پیٹ میں مکہ مارتے باہر چلا گیا مگر کچھے ولی اور زرام کا قہقہہ گونجتا تھا۔۔۔۔

رات کا نجانے کون سا پہر تھا جب اسے اپنے اوپر کسی بھاری وزن محسوس ہوا تو پیٹ سے آنکھیں کھولے اپنے اوپر چھکے شازل کو دیکھ کر چیخ مار گئی مگر اسکی چیخ اسکے منہ میں ہی دم توڑ گئی جب شازل نے گھورتے ہوئے اسکے منہ پر ہاتھ رکھ دیا تو وہ اپنی آنکھوں کو بڑا کرتی دیکھنے لگی تو وہ ذرا سا اور اسکی جانب جھکا اور اسکی سو جھی آنکھوں پر اپنے دہکتا لمس رکھتا اسکی آنکھوں کو اپنے لمس سے معتبر کر گیا پھر اسکے کان میں جھک کر گھمبیر آواز میں سرگوشی کرنے لگا تو جاناں کی دھڑکنوں کی آواز اسے اپنے اپنے کانوں میں گونجتی محسوس ہونے لگی وہ روشن کمرے میں اسے خود پر جھکے دیکھ شرم سے سرخ ہوتی بلکل سن ہو گئی وہ اسکے کان میں جھکا اپنی آواز کا سحر گھول رہا تھا۔

www.urdu novelsmania.com

"میں تم سے عشق کرتا ہوں جان۔۔۔۔۔ تمہارے بغیر میری سانسیں بند ہونے لگتی ہیں تمہاری دوری مجھے موت کے قریب لے جاتی ہے۔۔۔۔۔ تم میرے درد کو میری محبت کو کب سمجھو گی۔۔۔۔۔ پانچ سال پہلے صرف تمہاری خوشی پر تم سے بہت دور چلا گیا تھا۔۔۔۔۔ خود کے دل کے

ہاتھوں مجبور ہو کر واپس آیا ہوں اگر نہ آتا تو میں مرجاتا۔۔۔۔۔ بچپن سے صرف تم سے محبت کی ہے۔۔۔۔۔ تم سے دوری پر میری محبت عشق کی حد کو پار کر چکی ہے۔۔۔۔۔"

وہ اسکے دل کی دھڑکوں کی پروا کیے بغیر اسکے کان کی لو کو اپنے لبوں سے چھوٹا اپنے دل کا حال ایک بار پھر سے سنانے لگا اور اپنی محبت کا اظہار کرتے اسکے ہونٹوں سے ہاتھ ہٹاتا اسکے چہرے کے ایک ایک نقوش کو لبوں سے چھوٹا اسکی گردن پر جھک کر اسکی شہ رگ پر لب رکھتا اسکی جان ہلک تک لے آیا تو وہ اسکی جسامتوں پر مزاحمت کرتی خود پر سے ہٹانے لگی مگر وہ اسکی تمام مزاحمتوں کو نظر انداز کرتا اسکی خوشبو کو خود میں اتارنے لگا تو وہ اسکی حرکت پر بڑی بڑی آنکھوں میں حیرت لیے کسی زخمی پرندے کی طرح پھر پھر اٹانے لگی اور خود کے ہاتھوں کو اسکے مضبوط ہاتھوں کی انگلیوں سے پھڑپھڑانے لگی جو اس پر مکمل قابض ہوئے اسکی جان نکالنے کے در پر تھا۔ بلا آخر وہ اپنی مزاحمت کو ترک کرتی اپنا ضبط کھوتی بے آواز رونے لگی تو شاز ترپ کر اس کو آزاد کرتا اٹھ کر بیٹھ گیا اور خود کو کوسنے لگا۔ وہ کیوں اس کی مرضی کے بنا اس پر ظلم ڈھا رہا تھا؟؟؟ وہ تو اسکی غلط فہمی دور کرنے آیا تھا یہ کیا کر گیا تھا۔ وہ اس سے رخ موڑے خود کو کوسنے لگا کہ وہ کیوں اپنی جان کے رونے کا باعث بنا تھا۔

"شاز آپ مجھے چھوڑ کر جا رہے ہیں۔۔۔۔۔ آپ مجھ سے اپنی بے عزتی کا بدلہ لے رہے ہیں نہ میں آپ کو ریجیٹ کیا۔۔۔۔۔ مگر میں تو آپ کی دوری سے ڈرتی تھی کہیں آپ مجھے بدکردار کہہ کر چھوڑ کر نہ چلے جاؤ۔۔۔۔۔ میرا یقین کریں شاز میں نے کچھ نہیں کیا تھا میں پاک صاف ہوں میرا کردار

بلکل ٹھیک ہے۔۔۔۔۔ مجھے چھوڑ کر مت جائیں جاناں مر جائے گی۔۔۔۔۔ میں آپ کی بیوی ہوں
آپ سے محبت کرتی ہوں شاز میرا یقین کریں۔۔۔۔۔"

وہ سسکتی ہوئی اپنے چہرے پر دونوں ہاتھ رکھے شازل کو حیرت زدہ کرتی رونے کا شغل فرمانے لگی شاز
تو اس کی طرف چہرہ کیے اسے دیکھنے لگا جو اسکے دل میں حل چل چا کر رونے میں مصروف
تھی۔ شازل کا نرم خوبصورت لمس جاناں کو اپنی پیشانی پر محسوس ہوا تو وہ آنکھیں کھولے اسے دیکھنے
لگی جو مسکرا کر اپنے ڈیمپلز دکھاتا جاناں کو ناک چڑھانے پر مجبور کر گیا تو اپنی جان کو ایسے کرتے دیکھ وہ
اسکی ناک پر لب رکھ گیا تو وہ سرخ انا رہوئی۔ اسکے پل میں بدلتے چہرے کے خوبصورت رنگوں کو وہ
مہوت سے دیکھنے لگا ہوش تو تب آیا جب وہ پھر سے روتی ہوئی امریکہ جانے سے روکنے لگی تو وہ اسکی
بھیگے سرخ رخسار پر اپنے لب رکھتا گھمبیر آواز میں بولتا اسکو دنیا بھر کا سکون بخش گیا۔۔۔۔۔

"میں کہیں نہیں جا رہا۔۔۔۔۔ بس تم پر سکون رہو۔۔۔۔۔ جیسا میری جان اپنے مسٹر واجیات کو کہے
گی۔۔۔۔۔ وہ ویسا ہی کرے گا۔۔۔۔۔ مگر مجھے اپنی جان کی آنکھ میں ایک آنسو بھی نظر نہیں
آنا چاہئے۔۔۔۔۔"

وہ اسے اپنی باہوں کے حصار میں لیتا اسے مسکرانے کا باعث بنا تو وہ خوشی خوشی اسکے سینے سے لگی
چہرہ اوپر کرتی شاز کو دیکھنے لگی جو اسے اس طرح دیکھ کر شدت اپنے سینے میں جکڑتا اسکے ماتھے پر اپنی

محبت کی شدت بھری مہر ثبت کی تو وہ بھی دل سے مسکراتی شرم سے آنکھیں بند کر گئی مگر کچھ یاد آنے پر اس سے الگ ہونے لگی تو وہ اسے گھورتا واپس اپنے حصار میں لے گیا کچھ دیر بعد جاناں کی جھنجھلائی آواز کمرے میں گونجی۔

شاز آپ اس وقت یہاں ہمارے گھر میں کیا کر رہے ہیں۔۔۔۔۔ تو کیا آپ واپس گھر نہیں گئے
 اٹھو کوئی آگیا تو کیا سوچے گا۔۔۔۔۔ پلیز اٹھیں نہ۔۔۔۔۔ بھائی لوگ آگئے تو۔۔۔۔۔

شش۔۔۔۔۔

"کوئی نہیں آئے گا سب اپنے کمروں میں سو رہے ہیں اور میں آج رات یہیں ٹھہرا ہوں
 ۔۔۔۔۔ تمہیں تو اپنے شوہر کی پرواہ ہی نہیں۔۔۔۔۔ مگر مجھے تھی اس لیے ولی لوگوں کے سونے
 کے بعد اپنی جان کے پاس آیا ہوں۔۔۔۔۔"

www.urdu novels mania.com

شازل اسکے لبوں پر انگلی رکھتا خاموش کروا گیا تو وہ اسکے سینے پر سر رکھے خاموش ہو گئی تو وہ مسکراتا ہوا
 اسے محسوس کرتے سوچنے لگا ولی سہی کہتا تھا اللہ اسکی محبت اسے ضرور اسکے حق میں دے گا وہ
 آنکھیں بند کیے مسکرا رہا تھا جب اسے اپنی گال لب محسوس ہوئے تو وہ آنکھیں کھولے دیکھنے لگا تو
 جاناں اسکے ڈمپلز کی جگہ پر لب رکھتی اسکو بے خود کرنے لگی۔۔

شازہ۔۔۔۔۔"

وہ واپس اسکے سینے پر سر رکھے پیار سے بولی تو شازل دل و جان سے قربان ہوتا اسکے جانب متوجہ ہوا۔

"ہمم۔۔۔۔۔ جان بولو۔۔۔۔۔ آج میں تمہیں سننا چاہتا ہوں۔"

وہ اس کی پیٹھ پر ہاتھ پھیرتا ہوا بولا۔۔۔۔۔

"وہ اب میں آفس نہیں آنا چاہتی۔۔۔۔۔ اب آپ آگئے ہیں تو پلیز میں نہ آؤں میں ریسٹ کرنا چاہتی ہوں۔"

www.urdu novels mania.com

وہ اسکی شرٹ کے کالر کو اپنے دونوں ہاتھوں سے پکڑتی درخواست کرنے لگی جو اسے گھور کر دیکھ رہا

تھا۔۔۔۔۔

"بلکل بھی نہیں میرا دل نہیں لگے گا آفس میں ۔۔۔ ہاں شادی کے بعد چاہے نہ آنا کیوں کہ میں چاہتا ہوں تم میرے گھر کو سمبھالو مجھے سمبھالو۔"

وہ اسکی گردن پر اپنی داڑھی رگڑنے لگا تو जानاں کی کھلکھلاہٹیں کمرے میں بجانے کتنے لمبے عرصے بعد گونجنے لگی تو شازل دل میں اللہ کا شکر ادا کرتا اس سے ڈھیروں باتیں کرنے لگا بلکہ اسکی سننے لگا۔ رات ختم ہونے کو تھی مگر ان کی باتیں ختم ہی نہیں ہو رہی تھیں ساری رات وہ जानاں کو کبھی گہرا نے پر مجبور کرتا تو کبھی اسے کھلکھلانے پر مگر آج وہ اسکی پناہوں میں پرسکون اور بہت خوش تھی۔

صبح کی سنہری کرنیں کھڑکی سے آتی ہوئیں اسکے روشن چہرے پر پڑی تو اس نے کسماتے ہوئے کھڑکی کی طرف دیکھا اور مسکرا کر پھر سے سونے لگی مگر آنکھوں کے سامنے رات کے سارے منظر چلنے لگے تو وہ پٹ سے آنکھیں کھولتی اوپر کی جانب اپنی نظریں دوڑائی تو ہونٹ خود بخود مسکراہٹ میں ڈھل گئے کیوں کہ وہ اس وقت شازل کی گود میں سر رکھے ہوئی تھی اور شازل بیڈ سے ٹیک لگائے سکون سے سویا ہوا تھا جب کہ ہاتھ ابھی تک जानاں کے سلکی خوبصورت بالوں میں تھے وہ اسکو ایسے دیکھ کر ایک بار پھر رات کے منظر میں کھو گئی۔

"شازل۔۔۔۔۔"

"ہمم۔۔۔۔۔" بولو جان۔۔۔۔۔"

وہ اسے کے سینے پر سر رکھے محبت سے بولا تو جاناں کو اس پر ڈھیر سارا پیار آیا مگر وہ سونے ہوئے شیر کو جگانا نہیں چاہتی تھی اس لیے اپنی خواہش کا اظہار کرنے لگی۔۔۔

"شاز جب میں بہت ازیت اور تکلیف میں تھی، جب مجھے لگتا تھا میرا دل درد سے پھٹ جائے گا میں اگلی سانس نہیں لے سکوں گی تب مجھے اس تکلیف میں نند نہیں آتی تھی تب میرا دل آپ کو یاد کرتا تھا میرا دل چاہتا تھا میں آپ کی گود میں سر رکھے سکوں سے سوؤں پھر آپ کو اپنی ساری تکلیف کا بتاؤ کہ دیکھیں شاز آپ سے دور رہ کر آپ کی جان بھی اتنی ہی ازیت میں ہے جتنی ازیت وہ آپ کو دے چکی ہے۔"

جاناں آنکھوں میں نمی لیے شاز کی شرٹ کو اپنے ہاتھوں میں تھامتی ہوئی نم لہجے میں بولی تو شاز اس کو اپنے سینے میں جکڑ گیا اور اس کو لگا اسکا دل ایک بار پھر بے آواز رو رہا ہے کتنی ازیت میں تھی اس کی جان۔ وہ دل میں عہد کر گیا تھا اب سے آج سے وہ اپنی جاناں کی آنکھوں میں آنسو نہیں آنے دے گا جو چیز اسکی جان کو تکلیف دے گی وہ اسے بہت دور کر دے گا۔۔۔۔۔

"بس اتنی سی خواہش میری جان کی۔۔۔۔۔ ابھی پوری کر دیتا ہوں۔۔۔۔۔ اور آئندہ کبھی بھی کچھ ہو تو مجھے بتانا اپنے دل میں چھپا کر نہیں رکھنا۔۔۔۔۔"

پھر وہ جاناں کا سر اپنی گود میں رکھے اسکے بالوں میں اپنی انگلیاں چلانے لگا جس پر جاناں اسکو اپنی زندگی کی ساری باتیں بتانے لگی ہر چیز نئے سرے سے وہ چاہتی تھی اسکا شوہر اسکے بارے میں ہر بات جانتا ہوا اسکے ہر دکھ سے واقف ہوا اس سے محبت کرے تو اس کے دکھوں ازیتوں سمیت اس کا شاز اسکا ہمراز بنے اور پھر وہ اسکا مہم اسکا ہمراز بن گیا تھا ہر لڑکی کی خواہش ہوتی ہے اگر کوئی اسکا ہمراز ہو تو وہ اسکا مہم ہوا ایسے ہی جاناں کی بھی یہی خواہش تھی جس کی وجہ سے وہ آج تک شازل کو اپنے دکھوں سے لاعلم رکھے ہوئے تھی اور آج نجانے کتنے عرصے بعد اسے سکون کی نیند نصیب ہوئی تھی۔

جان -----

وہ شازل کے پکارنے پر ایک دم رات کے حسین منظر سے نکلی تھی اور پھر اٹھ کر شازل کے سامنے بیٹھی تو وہ مسکرا کر اس کی جانب جھکا اور عقیدت سے اسکے ماتھے پر بوسہ دیا۔۔۔۔۔

میری زندگی کی یہ سب سے حسین صبح ہے جان اور میں چاہتا ہوں آنے والی سب صبح ایسے ہی ہوں اب تم سو جاؤ کچھ دیر ریسٹ کرو ساری رات نہیں سوئی تمہاری زبان بھی تھک گئی ہوگی۔۔۔۔۔ میں

گھر جا رہا ہوں۔۔۔ اور نکاح پر پہننے کے لیے ڈریس تمہیں دو تین گھنٹوں تک مل جائے سو تم میرا لایا گیا ڈریس پہنو گی۔۔۔۔۔۔۔۔

شاز اس کے چہرے پر آتے ہوئے بالوں کی کچھ آوارہ لٹوں کو کچھے کرتا ہوا بولا تو जानاں نے مسکرا کر اسکے گال پر کس کی اور جلدی سے رخ موڑ گئی یہ سب اتنی اچانک ہوا کہ شازل کو خود سمجھ نہیں آیا کہ ہوا کیا ہے مگر پھر जानاں کو دیکھ کر قہقہہ لگایا۔۔۔۔۔۔۔۔

"جان تم اتنے پر شرمگئی۔۔۔۔۔۔۔۔ اگے چل کر کیا کرو گی۔۔۔۔۔۔۔۔ ابھی تو میں یہ بچوں والی کس پر گزارا کر لوں گا شادی کے بعد ایسا بالکل نہیں چلے گا مجھے روز بڑوں والی کس چاہیے ہو گی۔۔۔۔۔۔۔۔"

شازل بے باکی سے کہتا ہوا जानاں کو اپنی جانب کھینچا تو اسکی پشت شاز کے سینے سے لگی تو وہ سٹٹا گئی اور اپنی خفت مٹانے کو بولی۔۔۔۔۔۔۔۔

"بہت ہی کوئی واجیات انسان ہیں آپ مسٹر واجیات۔۔۔۔۔۔۔۔ میں خاموا آپ کو رات سے شریف انسان سمجھ رہی تھی کہ آپ تو بہت شریف سے بندے ہیں آویں امریکی میڈیا نے آپ کو ہاٹ کا لقب دے رکھا ہے آپ سچ میں بہت کوئی بے شرم انسان ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔"

وہ خود کو اسکے مضبوط حصار سے چھڑوانے لگی جو اسکی خوبصورت صراحی دار دودھیا گردن کے پچھلے حصے سے بال ہٹا کر وہاں اپنا لمس چھوڑ رہا تھا جانناں کو اب واقعی بچھتاوا ہونے لگا کیوں سوئے ہوئے شیر کو جگایا جواب اسکا رخ اپنی طرف کیے اسکے چہرے کے ایک ایک نقوش کو اپنے لبوں سے چھو رہا تھا بلا آخر وہ اس کی مزاحمت کو خاطر لاتا اسکا چہرہ چھوڑا اور اس کو اپنی باہوں سے آزاد کیا تو وہ جلدی کچھے ہٹی اور اسکو گھورنے لگی جو اس کی گھوریوں کو نظر انداز کرتا اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔۔۔

"جان میں کتنا واحیات اور ہاٹ ہوں وہ تمہیں شادی کے بعد بتاؤں گا جب تم مکمل طور پر میری دسترس میں ہوں گی ابھی کے لیے یہ چھوٹا سا ٹریلر تھا۔۔۔"

وہ اسے آنکھ مارتا ہوا بولا جو بیڈ پر لیٹ گئی تھی اور اسکو اپنی آنکھوں سے گھورنے لگی مگر بولنے سے خود کو روکے رکھا اگر اب اسکی اس بے باکی کا جواب دیتی تو وہ اور زیادہ بے باک ہو جاتا جو وہ بالکل نہیں جہیل سکتی تھی اور اسکی خاموشی پر شازل ہنسی ضبط کرتا ایک بار پھر اسکے نزدیک ہوا جس پر وہ بھی کچھے کو ہوئی مگر شازل نے اسکے ہاتھوں کو گرفت میں لیتا اسکے خوبصورت ہونٹوں کو آہستہ سے چھو کر کچھے ہٹا۔۔۔۔۔

"مسٹر گھٹیا واحیات انسان۔۔۔۔۔"

تو وہ اسکے لقب میں اضافہ کرتی اپنے کمفرٹ میں گھوس گئی تو وہ قہقہہ لگاتا ہوا کمرے سے باہر چلا گیا اور باہر کسی کو نہ پا کر ولی اور زرام کو میسج سینڈ کر تا گھر سے باہر چلا گیا اسکا ارادہ اپنے گھر جا کر کچھ دیر جم میں ورک آؤٹ کرنے کا تھا اور پھر نکاح کی تیاریاں دیکھنے کا کام سرانجام دینا تھا۔۔۔



میران مینشن کے خوبصورت لاؤنچ میں رشتے داروں کے شور شرابے سے گونج رہا تھا نکاح سادگی سے ہونا طے پایا تھا مگر ریشے داروں کے بغیر یہ نکاح ممکن نہ تھا اس لیے اسفند صاحب اور میران صاحب نے مل کر فیصلہ کیا کہ جتنے بھی مہمان آئیں گے وہ سیدھا میران مینشن میں آئیں کیوں کہ نکاح وہیں پر ہونا تھا۔

نکاح تو سادگی سے ہونا تھا مگر لاؤنچ میں مہمانوں کو دیکھ کر کہیں سے بھی نہیں لگ رہا تھا کیوں کہ خواتین کو دیکھ کر ایسے لگ رہا تھا وہ نور اور زرام کے نکاح میں نہیں بلکہ انہوں نے رخصت ہو کر پیا کے گھر جانا ہے چمکیلے بھر کیلے کپڑے پہن کر وہ کسی دلہن سے کم نہیں لگ رہی تھیں یہ دیکھ کر زویا کو بہت ہنسی آئی تو شازل نے اسکو اشارے خاموش رہنے کا کہا کیوں کہ شازل کا بھی دل چاہا رہا تھا کہ وہ دل کھول کر قہقہہ لگائے مگر ایسا کر کے وہ اپنے ڈیڈ کے ہاتھوں اپنی بچی کچی عزت کو داؤ پر نہیں لگا سکتا تھا اس لیے اپنے قہقہے کا گلا گھونٹ دیا۔۔۔۔۔ اور خود کو لڑکیوں کی نظروں سے بچانے کے لیے کام میں مصروف ہو گیا کیوں کہ وہ سب اسکو گھور گھور کر دیکھ رہی تھیں۔ یہ بھی ان ٹوٹے ہوئے دل والی ہزاروں لاکھوں لڑکیوں میں شامل تھیں جن کا اسکی شادی اور نکاح کا سن کر دل چننا چور ہو گیا تھا۔

بھائی۔۔۔۔ یہ نور کا اور میرا ڈریس ابھی تک نہیں آیا زرام بھائی اور سب لوگ آنے والے ہوں گے۔۔۔۔ "ہم کیا کریں اب؟؟"

وہ جوف سے حلیے میں بلیک ٹی شرٹ ٹراؤزر میں فون پر اپنے دوست کو ہدایت دے رہا تھا کہ قاضی صاحب کو وقت پر لے آنا وہ نہ ہو دیر ہو جائے پھر زویا کی جھنجھلاہٹ بھری آواز پر فون بند کرتا اسکے طرف بڑھا جو بالوں کا روف سا جوڑا بنائے، گلابی سوٹ پہنے ہم رنگ دوپٹے کو کندھوں پر پھلائے اپنی سبز آنکھوں میں خوفگی لیے اپنے بھائی کو دیکھ رہی تھی جو اسکی پریشانی پر بھی اپنے ڈمپلز کی نمائش کر رہا تھا۔۔۔۔

"ارے میری پریشان سی گڑیا۔۔۔۔ اپنے روم میں جا کر چیک کرو تم دونوں کے ڈریس ابھی میں بیڈ پر رکھ کر آیا ہوں۔۔۔۔"

www.urdu novelsmania.com

وہ اسکے ہاتھوں کو تھام کر بولا تو زویا نے خوشی سے چیخ ماری کیوں کہ وہ برانڈڈ سوٹ زویا اور نور کی فرمائش پر شازل نے منگوائے تھے اور پھر وہ شازل کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ چھڑواتی اوپر بھاگی تو وہ مسکرا کر رہ گیا اور پھر موم کی طرف چلا گیا جو کچن کی سائیڈ پر کھڑی ملازمہ کو کچھ بتا رہی تھیں۔

"جی موم"

وہ انکے پاس آکر بولا جو مہرون اور بلیک کلر کی ساڑھی میں ہمیشہ کی طرح خوبصورت نظر آرہی تھیں۔

"ساری تیاری مکمل ہو گئی ہے نہ۔۔۔ اور قاضی صاحب کو ٹائم بتایا ہے نہ کوئی کمی نہ رہ جائے ایک بار سب کچھ چیک کر لو۔۔۔"

"ارے موم یار۔۔۔۔۔ ڈونٹ وری۔۔۔ سب کچھ ہو گیا ہے اور قاضی صاحب کو احمد لے آئے گا۔۔۔۔"

"شاز نور کتنی بڑی ہو گئی نہ کہ آج وہ نکاح جیسے بندھن میں بندھنے جا رہی ہے اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے وہ میرے زر کی بیوی بن رہی ہے اسکا نصیب بن رہی ہے ورنہ مجھے اس کو لے کر دھڑکا لگا رہتا۔"

"ہمارا زر ہماری نور کا بہت سا رخیال رکھے گا وہ خود تو تکلیف برداشت کر لے گا مگر نور تک اس تکلیف کو پہنچنے نہیں دے گا۔۔۔"

شازنم آنکھوں سے بولا تو صوفیہ بیگم بھی اپنی نم آنکھوں سے اسکی طرف دیکھا کتنا یقین تھا اسے زر پہ ولی کے لیے ایسے ہی زویا کے نکاح پر کہا تھا اسے ولی اور زرام سے بہت محبت تھی جن پر وہ آنکھیں

بند کر کے یقین کرتا تھا وہ آج بہت خوش تھا کہ زر کو اسکی محبت ملنے لگی ہے مگر اپنی انجیل کے لیے دکھی بھی بہت تھا بھائیوں کے لیے یہ لمحہ بہت دکھ بھرا ہوتا ہے ساری زندگی جس بہن کے لاڈ بیٹی کی طرح اٹھایا کرتا تھا آج وہ اتنی بڑی ہو گئی تھی جس پر بہت بڑی ذمہ داری اس پر ڈالی جا رہی تھی۔

"ماڈل صاحب میری بیگم صاحبہ کو کیوں رلا رہے ہو دیکھ نہیں رہے کتنی خوبصورت لگ رہی ہیں۔۔"

میرا صاحب صاحب ان کے پاس آتے ہوئے ماحول کو خوشگوار کرنے کی غرض سے شریعہ لہجے میں بولے تو صوفیہ بیگم جھنپ سی گئی اور وہیں شاہز نے قہقہہ لگایا۔

[illegible]

بلیک کمیض شلوار کے ساتھ کیمل کمر کی پشاوری چل پہنے اپنی بالوں کو اچھی طرح سیٹ کیے اپنی سحرانگیز پر سنیلٹی کے ساتھ تقریباً 2 گھنٹوں سے مسلسل صوفے پر بیٹھا زرام کو تیار ہوتا دیکھ رہا تھا جس کی تیاری مکمل ہونے کا نام نہیں لے رہی تھی جواب شیشے کے سامنے کھڑا وانٹ کمیض شلوار پہنے خود پر بھر بھر کر پرفیوم چھڑکنے میں مصروف تھا بلا آخر ولی کو اپنی برداشت ختم ہوتی محسوس ہوئی تو دانت پیس کر بولا تھا۔۔۔۔۔

کمینے تو دیکھ اور سن۔۔۔۔۔ میرا کلوتا نکاح ہے اور اس میں بھی تو چاہتا ہے میں تیار نہ ہوں اور ایسے ہی منہ اٹھا کر چلا جاؤں خود کو دیکھ جیسے میرا نکاح نہ ہو بلکہ تیرا ہو۔"

جس پر زرام نے اسے گھور کر دیکھا اور اپنی 6 فٹ لمبی زبان کے ساتھ جواب دیتا نیو بیلو واسکٹ پہننے لگا اور اسکے جواب پہ ولی غصے سے اسے دیکھ کر اٹھ کھڑا ہوا۔

"بھاڑ میں جا تو اور تیری تیاری ہم لوگ جارہے ہیں۔۔۔۔۔ اگر نکاح کرنا ہو تو آجانا۔"

وہ کہتے ہوئے کمرے سے نکل گیا تو زرام بھی اپنا موبائل اٹھاتا اسکے پچھے ڈور ولی کمینے کا کیا بھروسہ تھا وہ اسے چھوڑ کر سب کو لے کر چلا جاتا۔۔۔۔۔۔۔

وہ دونوں لاؤنچ میں آئے تو سب ان کا انتظار کر رہے تھے اور ان دونوں کو ایک ساتھ آتا دیکھ سب نے دل میں ماشاء اللہ بولا وہ دونوں لگ ہی اس قدر خوبصورت رہے تھے کہ کسی کی بھی نظر ان کو لگ جاتی آمنہ بیگم جاناں اور ماہین بھابی اٹھ کر ان کے پاس آئیں آمنہ بیگم نے ان دونوں کی نظر اتاری اور جاناں اور نے آگے بڑھ کر ہمیشہ کی طرح ان کے ماتھے پر بوسہ دیا تو وہ دونوں مسکرا کر رہ گئے کتنی محبت کرتی تھی ان کی بہن اور ماہین نے ان دونوں کے سر پر بڑی بہنوں کی طرح سر پر ہاتھ رکھ کر دعا دی اور اسفند صاحب نے اور فیضان نے آگے بڑھ کر انکو گلے لگایا ان سب کو ڈرتھا کہیں ان کے پیٹوں کو کسی کی نظر نہ لگ جائے اور یہ سب دیکھ کر زرام کی زبان پر خارش ہوئی۔۔۔۔۔

"یار۔۔۔۔۔ میرا نکاح ہو رہا ہے اسکا نہیں جو اسکو بھی پروٹوکول دے رہے ہو سب کے سب۔۔۔۔۔"

زرام ولی کو سائیڈ پر کرتا ہوا بولا۔۔۔۔۔

"ارے سسرال تو ایک ہے نہ تو اس لیے اور جب ولی کا نکاح ہوا تھا تب ولی بیچارے کو کوئی پروٹوکول مل نہیں سکا تھا اس لیے ہم اسے بھی پروٹوکول دے رہے ہیں تاکہ زویا کے دل میں یہ نہ جائے کہ اسکے شوہر سے تو کوئی پیار کرتا ہی نہیں۔"

فیضان کی شرارت بھری بات پر سب کا مشترکہ قہقہہ پورے لاؤنچ میں گونجتا تھا اور سب سے اونچا زرام اسفند ملک کا تھا انداز صاف چڑانے والا تھا۔ جس کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے وہ سب کو آنے کا کہتا باہر کی جانب بڑھ گیا پھر کچھ دیر بعد بڑی تعداد میں گاڑیاں میران مینشن کی طرف روانہ ہوئیں زیادہ تعداد ولی کے گارڈز کی تھی۔



"زویا بیٹا۔۔۔ نورتیار نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

صوفیہ بیگم کمرے میں داخل ہوتی ہوئی بولیں اور میرر کے سامنے بیٹھی اپنی پریوں جیسی بیٹی کو دیکھ کر باکی کے الفاظ ان کے منہ میں رہ گئے وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی اسے دیکھ کر پری کا گمان ہوا تھا چھوٹی سی نور

وائٹ اور سکین کمر کے خوبصورت لنگے پہنے، پنک کا مدار دوپٹے کو سر پر سیٹ کیے، بالوں کا جوڑا بنائے، جیولری کے نام پر ماتھا بیٹی لگائے گلے میں نفیس سائیکلیس پہنے اور لائٹ براؤن میک اپ میں وہ نظر لگ جانے کی حد تک پیاری لگ رہی تھی۔

"ماشاء اللہ میری بیٹی کو اللہ نظر بد سے بچائے"

صوفیہ بیگم نے آگے بڑھ کر اسکو گلے لگایا تو نور کی آنکھوں میں نمی اتر آئی۔۔۔۔

"ارے میرا بچا رو نا نہیں ورنہ میک اپ خراب ہو جائے گا۔۔۔"

وہ نور کی آنکھیں صاف کرتی ہوئیں بولیں تو زویا کی چیخ پر ہڑا کر اسے دیکھا جو بلیک اور نیوی بلو کے خوبصورت لہنگے میں جو زیادہ بھاری نہ تھا بلکہ نکاح کے لحاظ سے بالکل پرفیکٹ تھا۔
بالوں کی فرنٹ کھجوری چوٹیا کیے لائٹ میک اپ کیے جیولری کے نام پر کانوں میں بڑے بڑے جھمکے ڈالے ولی کے دل کی دنیا ہلانے کو تیار تھی صوفیہ بیگم نے اسکو دیکھ کر ماشاء اللہ کہا اور اسکی سبز آنکھوں کی گھجوری کو سمجھنے کی کوشش کرنے لگی جو ان دونوں کو گھور کر دیکھ رہی تھی نور تو خود پریشان ہو گئی تھی زویا کی بچی کو کیا ہوا۔۔۔۔۔۔۔

"یہ آپ لوگ کیا کر رہی تھیں۔۔۔۔ اگر نور کا میک اپ خراب ہو جاتا تو زرام بھائی نے تو ڈر جانا تھا کہ یہ کس چڑیل کو میرے پلے باندھ دیا ہے۔۔۔۔۔"

زویا اپنی کستی ان کی شکل دیکھ کر ہنسنے لگی تو صوفیہ بیگم بھی اسکی بات سن کر مسکرا دی اور نور تو اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھنے لگی جو اس کو تنگ کرنے کی کوئی قہر نہیں چھوڑ رہی تھی مگر وہ بھی اپنی زبان کی تالا لگائے ہوئی تھی جس پر زویا زچہ ہو جاتی تو نور اسکی حالت پر ہنسنے لگتی۔۔۔۔۔۔۔

"مما جان اس زوئی کی بچی کو باہر لے جائیں۔۔۔ بہت تنگ کر رہی ہے۔۔۔۔"

نور منہ بسورتے ہوئی بولی تو صوفیہ بیگم نے زویا کو گھورا تو وہ معصوم سامنے بنا کر ان کو دیکھنے لگی انداز
ایسا تھا میں نے تو کچھ نہیں کیا۔۔۔۔۔

"اچھا زویا سب لوگ آ گئے ہیں کچھ دیر میں قاضی صاحب آئیں گے تو تم نور کے سر اور چہرے کو اچھی
طرح کور کر دینا۔۔۔ جاناں اور ماہین بھی آتی ہوں گی وہ نیچے سب مہمانوں سے مل رہی ہیں۔"

صوفیہ بیگم کہہ کر روم سے باہر چلی گئی تو کچھ دیر بعد جاناں اور ماہین کمرے میں آ گئیں اور نور کو ریلیکس
کرنے لگی جس کا نازک وجود کانپ رہا تھا جاناں اسے خود سے لگائے ہوئی تھی تو کبھی ماہین بھابی اسکے
ہاتھ مسلتی جو ٹھنڈے پڑ رہے تھے۔۔۔۔۔

www.urdu novelsmania.com

"جاناں آپنی مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے۔۔۔۔۔"

ارے میری بچی کو کیوں ڈر لگ رہا ہے؟؟؟؟؟

صوفیہ بیگم کے ساتھ آمنہ بیگم کمرے میں داخل ہوتی ہوئی بولیں تو وہ ان کے پاس گئی اور ان کے سینے سے لگی کیوں کہ نور ہمیشہ سے آمنہ بیگم کے بہت قریب رہی تھی

پتا نہیں مم جان -----

کچھ نہیں ہوتا میری بچی -----

وہ اسے حوصلہ دینے لگیں اور کچھ دیر بعد سب بڑوں کے ساتھ قاضی صاحب کمرے میں داخل ہوئے اور نور کو سوئے پر بیٹھایا صوفیہ اور میران اسکے دائیں بائیں بیٹھے جب کہ شازا اسکے پاس کھڑا ہوا اور قاضی صاحب کمرے میں رکھی کرسی پر بیٹھے اور باکی سب ایک سائیڈ پر کھڑے ہو گئے اور پھر قاضی صاحب نے سب کی موجودگی میں نکاح پڑھانا شروع کیا۔

نور میران ولد میران ملک کیا آپ کو زرام اسفند ملک ولد اسفند سلطان ملک سے بعوض 15 لاکھ روپے حق مہر یہ نکاح قبول ہے؟

قبول ہے

قبول ہے

قبول ہے

سب کی موجودگی میں کانپتی آوازیں اپنے دل پر پتھر رکھتی زرام کو اپنا شوہر قبول کر گئی اور پھر سیکنچر کرنے کا مرحلہ شروع ہوا تو اس کے ہاتھ کانپنے لگے شازل نے آگے بڑھ کر اس کے ہاتھوں کو مضبوطی سے تھاما تو کچھ دیر بعد سائن کرتی اپنے تمام حقوق زرام اسفند ملک کے نام کر گئی تو شازل قاضی صاحب کو لیے باہر چلا گیا کمرے میں صرف خواتین رہ گئیں کیوں کہ زرام کا نکاح قاضی صاحب نے ڈرائنگ روم میں پڑھوانا تھا جہاں سب مرد حضرات جمع تھے۔

وہ ولی کے ساتھ صوفے پر بیٹھا کسی بات پر اسے تنگ کر رہا تھا جب شازل کے ساتھ قاضی صاحب ڈرائنگ روم میں داخل ہوئے تو وہ دھڑکتے دل کے ساتھ سیدھا ہو کر بیٹھا اور ولی نے اپنا موبائل بند کرتے اپنی کمیز کی جیب میں ڈالا۔۔۔

پھر قاضی صاحب نے سب کی موجودگی میں نکاح پڑھانا شروع کیا۔

زرام اسفند ملک ولد اسفند سلطان ملک کیا آپ کو نور میران ولد میران ملک سے بعوض 15 لاکھ روپے حق مہر یہ نکاح قبول ہے؟

قبول ہے

قبول ہے

قبول ہے

وہ مسکرا کر دلوجان سے قبول ہے کہ تنانکا ح نامے پہ سائن کرنے لگا اور پھر مبارک بعد کا سلسلہ شروع ہوا تو سب اسے گلے لگا کر مبارک بعد دینے لگے ولی اور شازل نے اسے زور سے گلے لگایا تو وہ چیخ پڑا تو سب ان کو دیکھ کر مسکرائے۔۔۔۔۔

کچھ دیر بعد سب مہمانوں کو کھانا کھلایا گیا اور پھر آہستہ آہستہ سب اپنے گھروں کو روانہ ہونے لگے۔



زویا نور کے پاس بیٹھی ہوئی تھی جب اسکے فون پر میسج کی ٹرن ہوئی جہاں کھڑوس کے نام کا میسج جگمگا رہا تھا تو زویا نے مسکرا کر میسج چیک کیا تو وہ اسے اپنے روم میں آنے کا کہہ رہا تھا باکی سب بڑے نیچے چلے گئے تھے اور جاناں کو زرام نے نیچے بلایا تھا تو وہ بھی کچھ دیر پہلے روم سے باہر چلی گئی تھی اب وہ نور کی رکھوالی کے لیے بیٹھی تھی کہیں یہ چیخ نہ کر لے زرام بیچارے نے اسے ابھی تک دیکھا تک نہیں تھا اس نے زویا کو سختی سے کہا تھا جب تک میں اس کے پاس آنہ جاؤں تب تک تم وہاں سے اٹھنا مت اب اس لیے وہ اسکے روم میں موجود تھی مگر نور میڈم تو نکاح کے بعد ایسے سونے میں لگن

تھی جیسے نکاح میں قبول ہے کی بجائے سلپینگ پیلز کھالی ہوں۔ پھر زویا اسے ایک نظر دیکھتی زرا مک کو میسج کرتی روم سے باہر چلی گئی۔

وہ ساری رات نہیں سوئی تھی اور اب صبح سے سر میں درد ہو رہا تھا اور پھر نکاح کی پریشانی۔ ان دونوں چیزوں کی وجہ سے اب وہ سوئی ہوئی تھی جب کسی بھاری چیز کے گرنے سے وہ ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھی اور پھر کمرے میں اپنی نظریں دوڑ آئی تو زرام اسفند ملک وائٹ کمپن شلوار میں دروازے کے قریب کھڑا بلا کاہینڈسم لگ رہا تھا اور اپنی نیلی آنکھوں میں چمک لیے محبت بھری نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا جو وائٹ اور سکن کلر کلر کے خوبصورت لنگے میں دوپٹے سے بے نیاز اپنے نازک سر اپنے سے زرام کا ڈل دھڑکا رہی تھی اور اسکے منہ زور جزباتوں بھڑکا رہی تھی۔

کافی دیر تک اسکے سر اپنے کو دیکھتا رہا پھر اس کو اٹھانے کی غرض سے دروازہ اتنی زور سے بند کیا تھا کہ وہ بیچاری ڈر کر اٹھ بیٹھی مگر اب اسکی ایکسرے کرتی نگاہوں سے گھبراتی ادھر ادھر اپنا دوپٹے ڈھونڈنے لگی جو سونے پر پڑا تھا اس کے چہرہ شرم اور خوف سے سرخ ہونے لگا زرام اس کے چہرے کے بدلتے تاثرات سے لطف اندوز ہوتا اپنی آنکھوں میں شرارت لیے خوبصورت سی نور کی طرف اپنے قدم بڑھانے لگا جو آج تمام خوبصورتی کے ساتھ اسے بہکنے پر مجبور کر رہی تھی۔

کمرے میں معنی خیز خاموشی اور زرام کے ہلکے ہوئے تیوروں سے اور اپنے نازک وجود سے گھبراتی ایک تو اس کے پاس دوپٹا نہیں تھا اور پھر گہرے گلے کی وجہ سے اس کے ہاتھ پیر کا نپنے لگے زبان تو

جیسے آج اسکو دھوکہ دے گئی تھی جو آج بولنے سے انکاری تھی وہ ہمت جمع کرتی بیڈ سے اٹھنے لگی مگر زرام نے جلدی سے آگے بڑھ کر اس کو بیڈ پر ہلکا سا دھکا دیا تو وہ ایک دم بیڈ پر پیٹھ کے بل گری تو آہستہ آواز میں چیخ منہ سے درآمد ہوئی تو زرام تمسخرے سے مسکرایا۔

"جانم کیوں اپنے نازک خوبصورت وجود کو مجھ سے چھپانے کی تنگ دو کر رہی ہو۔۔۔ آج سے تم اپنے اس نازک وجود پر میرے نام کی مہر لگوا چکی ہو تو پھر کہاں بھاگنے کی تیاری ہے۔۔۔"

زرام اس پر جھکتا ہوا اسکے بالکل قریب ہوا اتنا کہ نور کو اسکی سانسیں اپنے چہرے پر محسوس ہوئیں تو اسکے دل کی دھڑکنیں شور کرنے لگی تو وہ آنکھیں بند کیے کانپنے لگی اور زرام کی نگاہیں اسکے خوف سے پھر پھڑپھڑاتے ہونٹوں پر تھی جو اسے اپنی طرف متوجہ کر رہے تھے پھر وہ جھکنے لگا تو نور ایک دم اسکے سینے پر زور دیتی بول پڑی جو اسکی سانسیں اپنے ہونٹوں پر محسوس کر رہی تھی

"زر کیا کر رہے ہیں۔۔۔۔۔ کیوں کر رہے ہیں۔۔۔۔۔ یہ نکاح آپ نے صرف مجھ سے بدلہ لینے کے لیے کیا ہے جو میں آپ کی نقلیں اتار کر آپ کو تنگ کرتی تھی۔۔۔۔۔ آپ مجھ سے محبت نہیں کرتے کسی اور سے کرتے ہیں تو پھر یہ سب میرے ساتھ مت کریں"

وہ اپنے سرخ ہونٹوں پر زبان پھیرتی ہوئی اسکی نیلی آنکھوں کو دیکھ کر اپنے دل میں پیدا ہوئے سوالوں سے زرام کو غصہ دلا گئی جو اسکے سرخ ہونٹوں کو دیکھ رہا تھا اور پھر وہ اپنے غصے سے بھری آنکھوں کو اسکی ڈری سہی آنکھوں میں گاڑتا اسے رونے پر مجبور کر گیا۔

"ہاں میں بہت محبت کرتا ہوں اسے۔۔۔۔۔ اتنی شدت سے اپنی سانسوں کو اسکی سانسوں میں اتارنا چاہتا ہوں کہ جب وہ سانس لے تو اسے خود میں زرام اسفند ملک کی خوشبو محسوس ہو۔۔۔۔۔ اسکی مسکراہٹ میں اپنی مسکراہٹ شامل کرنا چاہتا ہوں جب وہ ہنسے تو اسے لگے اسکا زر کے پاس نہ ہونے کے باوجود اس کے ساتھ ہنس رہا ہے اسکو خود کی محبت میں پور پور بھیگا کر اپنا بنانا چاہتا ہوں تاکہ اسے زرام اسفند ملک کے بغیر کوئی دکھائی نہ دے۔۔۔۔۔ میری محبت 1 سال 2 سال پرانی نہیں ہے میرے محبت بچپن سے اس نازک حسینہ سے ہے جب میں خود محبت کے معنی سے ناواقف تھا مگر میں بے بس ہوں وہ آج بھی میری محبت کا نہ یقین کرتی ہے نہ ہی میری آنکھوں میں وہ محبت دیکھتی ہے جو میں اس سے بچپن سے کرتا آ رہا ہوں کہ اب وہ بچپن کی محبت میری رگوں میں خون کی طرح دوڑنے لگی ہے۔۔۔۔۔"

وہ گھمبیر لہجے میں کہتا اسکی گردن پر جھک کر وہاں اپنی محبت کی مہر ثبت کرنے لگا اور اسکے کسی اور کے لیے محبت کا اظہار اور اسکا شدت بھرے لمس پر کسی زخمی پرندے کی طرح پھر پھڑپھڑاتی اسکے مضبوط وجود کو خود پر سے دور کرنے لگی مگر وہ اسکی تمام مزاحمتوں کو نظر انداز کیے اس پر جھکا رہا تھا کہ نور کو

اپنی سانس لینا دو شوار لگنے لگا تو وہ روتی ہوئی ایک دم چیخی۔ اور زرام اسفند ملک کے اسکی گردن اور اسکے کندھوں پر سر سر اتے ہونٹ پل میں رکے تھے اور وہ اس کی گردن سے منہ نکالے اسکی آنسوں سے بھری آنکھوں میں دیکھنے لگا۔۔۔۔۔

بس۔۔۔۔۔ بس کر دیں مت دیں مجھے اپنے لمس سے تکلیف مت کریں میری روح کو زخمی
۔۔۔۔۔ کہ بعد میں یہ زخم نہ بھر سکیں۔۔۔۔۔ جب محبت کسی اور سے کرتے ہیں تو اپنی شدت
اس پر ہی دیکھائیں۔۔۔۔۔ میں نے یہ نکاح صرف اپنے جانو بھائی اور بابا کے لیے کیا ہے
۔۔۔۔۔ مانا کہ میں ان کی سب سے چھوٹی بہن ہوں مگر ہر لڑکی اتنی بڑی ضرور ہوتی ہے کہ وہ نکاح
جیسے عمل سے اور اس کے معنی جانتی ہے میں کوئی چھوٹی بچی نہیں ہوں کہ سمجھ نہ سکوں کہ آپ نے
مجھ سے نکاح کیوں کیا ہے۔۔۔۔۔ میری روح کو زخمی کرنے کے لیے نہ۔۔۔۔۔ مگر میں آپ کو ایسا کبھی
کرنے نہیں دوں گی۔۔۔۔۔

وہ روتی ہوئی زرام اسفند ملک کے جذبوں پر اسکے وجود پر بہت بھاری چھیٹ مار چکی تھی اسکے کچھ دن
کے مزاق اور ولی کے جھوٹ پر اسکی محبت کو اسکی آنا پر بہت گہری چوٹ پہنچا گئی تھی جس پر زرام کسی
ہارے ہوئے انسان کی طرح اس پر سے اٹھا تھا اور پھر اسکے وجود پر ایک نظر ڈال کر اپنا رخ پھیر گیا
ایک آنسو ٹوٹ کر زرام اسفند ملک کی داڑھی میں گم ہوا تھا اور پھر جب نور سے مخاطب ہوا تو ناجانے

کتنے عرصے کی تھکاوٹ اسکے لہجے میں تھی اور اپنے دل کے ہاتھوں ایک بار پھر مجبور ہو کر وہ نور کے سر پر کمرے کی چھت گرا چکا تھا

[illegible]

وہ ازیت سے کہتا اسکی طرف دیکھے بغیر کمرے سے نکلتا چلا گیا اور نور تو جیسے ہلنے کے قبل بھی نہیں رہی تھی اسکا وجود بالکل ساکت ہو گیا تھا یہ کیا کر دیا تھا اس نے کیوں وہ اتنے دن کا غبار اسکے اندر اندیل گئی تھی کیوں وہ اس قدر محبت کرنے والے شخص کو تکلیف پہنچا گئی تھی روح تو اسنے زخمی کی تھی وہ بھی زرام اسفند ملک کی جو آج کتنا خوش تھا اسکی محبت اسکی ہونے جا رہی ہے مگر وہ تو اسکی تھی ہی نہیں۔

زویا جیسے ہی دھڑکتے دل کے ساتھ کمرے میں داخل ہوئی تو اس کا دل زوروں سے دھڑکنے لگا کیوں کہ ولی برہان ملک اپنی سحر انگیز پرسنیلٹی کے ساتھ کھڑکی کے پاس کھڑا ہمیشہ کی طرح سیگڑ پینے میں مصروف تھا جس پر زویا کو غصہ آیا اور دروازہ بند کرتی اس کے پاس گئی اور ایک جھٹکے سے اس کا رخ اپنی جانب کیا تو وہ اس کی حرکت پر حیران ہوتا ہوا منہ سے سیگڑ نکال کر اپنی انگلیوں میں دبائی ماتھے پر بل آئے تھے۔ اور پھر گھورتی ہوئی زویا کو دیکھنے لگا جو غصہ میں لگ رہی تھی۔۔۔۔۔

یہ کیا حرکت تھی ہارٹ بیٹ؟ جانتی ہونہ ایسے کرنے والوں کے ساتھ میں کیسا سلوک کرتا ہوں؟

وہ اپنی سیگڑ کا آخری گہرا کش لیتے ہوئے نیچے پھینکتا ہوا اسے کھینچ کر اپنے نزدیک کیا تو وہ سیدھا اسکے سینے سے آ لگی۔

"یہی میں آپ سے پوچھوں تو پھر کیسا لگے لگا؟؟؟ آپ کا دم نہیں گھٹتا اتنی زیادہ سیگڑٹ پینے سے ہاں۔۔۔ اور بتائیں کیا سلوک کریں گے میرے ساتھ؟۔۔۔ بیوی ہوں آپ کی۔۔۔ میرا جیسا دل کرے گا ویسا ہی آپ کے ساتھ کروں گی۔"

زویا بنا خوف کے ولی برہان ملک کی آنکھیں میں دیکھتی ہوئی بولی تو ولی کے چہرے پر مسکراہٹ آئی۔۔

اچھا تو ہارٹ بیٹ کیا کرو گی اپنے شوہر کے ساتھ؟ میں دیکھنا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔ میری معصوم سی ہارٹ بیٹ کیا کچھ کر سکتی ہے؟

وہ خمار آلود ہالچے میں بولتا اس کی کمر پر اپنے دونوں ہاتھ رکھتا مزید قریب کر گیا اتنا کہ زویا کو اسکے دل کی دھڑکن اپنے سینے پر محسوس ہونے لگی تو وہ دھڑکتے دل کے ساتھ اسے دور کرنے لگی اور نظریں اوپر اٹھنے سے انکاری تھیں مگر اس کا دل نہیں چاہ رہا تھا اپنے کھڑوس پر نس سے دور ہونے کو مگر ایک نثرم اور جھجک آڑے آرہی تھی وہ آج اسے اپنی محبت کا اظہار سنانا چاہتی تھی۔

"بولو ہارٹ بیٹ۔۔۔۔۔"

وہ اسکی شہ رگ پر اپنے لب رکھتا اسے محسوس کرنے لگا اور پھر آہستہ آہستہ وہ اسکے لب زویا کی گردن پر گھومنے لگے تو زویا کو اپنی غلطی کا احساس ہونے لگا کیوں۔ زخمی شیر کو چھیڑا مگر اب وہ اسے دور کر کے اسکو غصہ نہیں دلانا چاہتی تھی اس لیے خاموشی سے اسکے لمس کو محسوس کرتی آنکھیں بند کر گئی وہ معصوم سی لڑکی اسے بہت سالوں سے اپنی نفرت کا اظہار کرتی آئی تھی مگر اب اس سے دور نہیں رہنا چاہتی تھی

کچھ دیر بعد ولی اس سے الگ ہوا اور اسے دیکھنے لگا جو اسکی قربت میں کانپنے لگی تھی اور اسکے سینے پر سر رکھے سرگوشی کرنے لگی۔۔۔

"ولی آپ کو میں بہت ازیت دے چکی ہوں میں نے ہمیشہ آپ کو جانناں کی تکلیفوں کی وجہ مانا پلیز مجھے معاف کر دیں۔۔۔۔ اور پلیز یہ سیگٹ پینا چھوڑ دیں مجھے بالکل بھی نہیں پسند۔۔۔۔"

اسکی بات سن کر ولی نے اسے اپنے سامنے کیا اور اسکا چہرہ اپنے ہاتھوں کے پیالے میں لیا۔۔۔

"ہارٹ بیٹ ازیت تو تم نے ولی برہان ملک کو بہت دی ہے مگر میں تمہیں معاف کرتا ہوں اور یہ سیگٹ والی بات میں نہیں مان سکتا کیوں کہ یہ میری زندگی کی وہ واحد ساتھی ہے جو میرے ہر دکھ درد میں میرے ساتھ رہی ہے اور یہ کہہ سکتی ہو یہ میری پہلی بیوی ہے اور تم دوسری تو تمہیں اس کے ساتھ کمپر ومانز کرنا پڑے گا۔۔"

وہ شریر مسکراہٹ لیے اسکے لبوں کو ہلکا سا چھو تا بیڈ پر جا کر بیٹھا تو زویا پہلے تو اسکی بات سن کر شاکڈ ہوئی اور پھر اسکی حرکت پر شرم سے سرخ ہوتی رونی صورت بنا کر اسے دیکھنے لگی دیکھنے کا انداز ایسا تھا کہ دیں یہ جھوٹ ہے ورنہ میں رو دوں گی مگر وہ اس سے انجان بنتا بیڈ پر لیٹ گیا تو وہ معصوم سی شکل بناتی اسکے پاس آئی۔۔۔

"ولی بہت غلط بات ہے۔۔۔۔ ایسے کیسے وہ آپ کی پہلی بیوی ہو سکتی ہے؟ میں آپ کی پہلی بیوی ہوں یہ آپ نا انصافی کر رہے ہیں۔۔۔"

وہ سوسوں کرتی اسکے سینے پر اپنی ٹھوڑی رکھتی معصومیت سے دیکھنے لگی تو ولی کو اسکی بیوقوفی پر پہلے تو ہنسی آئی مگر اسکے اتنے پیارے انداز پر انتہا کا پیار آیا مگر وہ اس سے تنگ کرنا چاہتا تھا تاکہ وہ اسکی معصومیت بھری باتیں سن سکے۔۔۔

"نہیں ہارٹ بیٹ تم میری دوسری بیوی ہو پہلی بیوی میری سیگڑ ہے مگر پیار تو میں دونوں سے برابر کرتا ہوں۔۔۔" تو پھر نا انصافی کیسے؟

وہ اپنی مسکراہٹ روکتا اسکی ناک کو دبایا تو وہ خفگی سے اسے دیکھنے لگی۔۔۔

"آپ جھوٹ بول رہے ہیں میں آپ کی پہلی بیوی ہوں وہ تو آپ کو پیار نہیں کرتی میں تو بہت زیادہ کرتی ہوں پھر بھی آپ اسکو خود سے دور نہیں کریں گے۔۔"

وہ ولی کے گال پر ہاتھ رکھتی ہوئی پیار سے بولی تو وہ اسکے اتنے معصومیت بھرے اظہار پر اسکو ہگ کر گیا۔۔۔۔

"میری ہارٹ بیٹ ولی برہان ملک صرف تمہارا ہے صرف تم سے محبت کرتا ہے مگر تم تو مجھ سے نفرت کرتی تھی تو میں نے پہلی بیوی کا حق اسے دے دیا اب وہی میری پہلی بیوی ہے جس کو میں نہیں چھوڑ سکتا۔۔۔۔"

وہ اسکے ماتھے پر لب رکھتا اپنی مسکراہٹ روک کر اسکی شکل دیکھنے لگا جواب اسکی ایک ہی رٹ سے تنگ آگئی تھی اس لیے اس کا حصار توڑتی اٹھ کھڑی ہوئی۔۔

"بس بہت ہو گیا ولی اب مجھ سے بات مت کر یے گا ورنہ میں نے آپ کی پہلی بیوی کو اپنے ہاتھوں سے مار دینا ہے آویں میں آپ کے ایک میسج پر بھاگی چلی آئی میں جا رہی ہوں نور کے پاس۔۔"

وہ غصے سے اسکے سینے پر تھپڑ مارتی باہر چلی گئی اور دروازہ زور سے بند کرنا نہ بھولی اور پیچھے ولی اپنی ہارٹ بیٹ کی معصومیت پر مسکرا کر رہ گیا اور فون پر آتے زرام کے میسج کو دیکھنے لگا کہ لان کی بیک سائیڈ پر آکر اسے سیگٹ دے جانے ولی کے لیے یہ بات کسی دہماکے سے کم نہ تھی کہ زرام اور سیگٹ ناممکن کچھ دیر پہلے تو اسکا نکاح ہوا تھا اور پھر ایک دم سیگٹ کی ضرورت۔ ولی غصے سے اٹھ کر لان میں جانے کی غرض سے کمرے سے باہر چلا گیا۔



وہ اپنے وائٹ کمر کے خوبصورت لونگ فراک کے ساتھ ریڈ کام دار دوپٹے سے الجھتی ہوئی اوپر نور کے کمرے میں جا رہی تھی کہ ایک دم کسی نے اسے بازو سے کھینچ کر رے میں کیا اور دروازہ ایک ہاتھ سے بند کرتے اسے دروازے کے ساتھ لگا دیا جس پر جاناں کی چیخ منگی تو شازل نے اسکے منہ پر ہاتھ رکھ کر اس چیخ کا گلہ گھونٹ دیا۔

"جان کیا کر رہی تھی میں ہوں تمہارا ساز کیوں چخ کر سب کو اکٹھا کرنا چاہ رہی ہو۔۔۔۔۔"

شازل اسے گھورتا ہوا بولا اور پھر ہاتھ ہٹا دیا جو اسے اپنی آنکھوں کو بڑا کیے گھور رہی تھی۔۔۔۔۔

"افن شا ز آپ پاگل تو نہیں ہو گئے میں ڈر گئی تھی" اور اگر کوئی دیکھ لیتا تو کیا سوچتا؟؟؟؟

"تو وہ کہتا شاز اپنی بیوی سے رو مینس کر رہا ہے آخر اتنی خوبصورت بیوی جو ملی ہے۔۔"

شازل اپنے دونوں ہاتھ اسکے گرد دروازے پر دائیں بائیں رکھتا ہوا اسکے بے حد قریب ہوا تو جاناں کے چہرے پر لالی بکھر گئی تو وہ اپنے دل کی دھڑکنوں کو چپ کروانے لگی جو شازل میران ملک کے قریب آنے پر میراتھن ریس میں نکل پڑتی تھیں اور شازل تو اسکے چہرے کے بدلتے رنگوں میں کھو گیا اور بے خود ہوتا اسکی گردن پر جھکا اور لبوں سے چھوتے ہوئے اسکی شہرگ پر اپنے لب رکھے تو جاناں بوکھلا گئی اور اسکے شدت بھرے لمس پر اسکی ٹانگیں کا نپنے لگی تو وہ اسکے کالر کو اپنی مٹھیوں میں جکڑتی اسکا سہارا لینے لگی ورنہ وہ زمین بوس ہو جاتی اسکی جانیواہ قربت جاناں کو کا نپنے پر مابجور کرنے لگی کمرے میں معنی خیز خاموشی کا دورانیہ بڑھنے لگا تو جاناں کو اپنی جان منکھتی ہوئی محسوس ہونے لگی تو وہ دہیسی آواز میں منمنائی۔۔۔۔۔

"شا۔۔ زشاز کچھے ہٹیں مجھے سانس نہیں آرہی۔۔۔"

اس کی گھٹی گھٹی آواز پر شازل ہوش میں آتا کچھے ہٹا اور معنی خیز نظروں سے اسے سر سے پیر تک دیکھتا جاناں کی جان جو کھو میں ڈال گیا۔۔۔۔۔

"ویسے جان بہت خوبصورت لگ رہی ہو میرے لائے گئے ڈریس میں اور پھر تمہاری خوشبو مجھے پاگل کرتی ہے کیوں نہ ماموں سے رخصتی مانگ لو۔۔"

وہ جو اسکے کچھے ہونے پر اپنی پھولتی سانسوں کو ہموار کرنے کی کوشش کر رہی تھی اسکی نظروں اور باتوں سے اسکے وجود میں کپکپاہٹ طاری ہو گئی پہلے کب اسنے شازکی ایسی حرکتیں دیکھی تھیں نکاح کے بعد تو وہ ایک دم چھچھور ہو گیا تھا ایک اور لقب سے جاناں نے شازل کو دل میں نوازا۔۔۔۔۔

"بہت ہی کوئی چھچھورے انسان ہیں آپ پتا نہیں میری گردن کے ساتھ کیا مسئلہ ہے آپ کو۔۔"

وہ اسکی نگاہوں سے پریشان ہوتی ہوئی بولی اور خود کو اسکی طرف دیکھنے سے گریز کیا کیوں کہ وہ آج لگ ہی اس قدر خوبصورت رہا تھا زندگی میں پہلی بار اسنے قمیض شلوار پہنی تھی اور اس پر اسکا کسرتی جسم اور پھر بھاری بڑھی ہوئی داڑھی بلا کا حسین مرد تھا۔ اور پھر اپنی سوچوں کو جھٹکتی اسکی طرف دیکھا جو پھر سے اسکے نزدیک کھڑا مسکرا رہا تھا۔۔۔

"جان تم ڈیسا آئند کر لو میں کیا ہوں پھر فرصت میں تمہیں ویسا بن کر دکھاؤں گا۔۔۔۔۔"

وہ اسے آنکھ مارتا ہوا بولا تو جاناں اپنے دوپٹے کو سمبھالتی باہر کی جانب لپکی مگر اسکے دروازہ کھولنے سے پہلے ہی شازل نے اس کی کلائی اپنی گرفت میں لی اور اسے اپنی طرف کھینچا جس پر وہ اسکے سینے سے لگی اور اسکی حرکت پر اسے گھورنے لگی جو آج اسے تنگ کرنے کی کوئی کسر نہیں چھوڑ رہا تھا۔۔۔۔۔

"شازکیا بدتمیزی ہے چھوڑیں باہر سب ویٹ کر رہے ہیں میرا اور آپ کی چھچھوری حرکتیں ختم نہیں ہو رہی۔۔۔"

جاناں اسکی ہاتھ اپنی کمر سے ہٹاتی ہوئی بولی تو اس نے اسے مزید اپنے قریب تر کر لیا جس پر دونوں ایک دوسرے کی سانسوں کو محسوس کرنے لگے۔

جاناں کو اسکی سانس اپنے ہونٹوں پر محسوس ہوئی تو آنکھیں بند کر گئی جانتی تھی ایسے تو وہ اسے کمرے سے باہر جانے نہیں دے گا اسکے انداز پر شازل مسکراتا ہوا اسکی سانسوں میں اپنی سانسیں منتقل کرنے لگا اور پھر کچھ دیر بعد اس سے دور ہوا تو اپنی سانسوں کو بہوار کرنے کے لیے لمبے لمبے سانس لینے لگی۔۔۔

بہت شکریہ جان -----

وہ مسکرا کر کہتا ہوا ایک نظر اسکے شرم سے سرخ پڑتے چہرے پر ڈال کر باہر چلا گیا تو جاناں اپنا میک اپ سہی کرنے لگی اور دل کی دھڑکنیں معمول پہ آنے سے قاصر لگیں تو پھر سے لمبے سانس لینے لگی اور کچھ دیر بعد نور کے کمرے کی جانب بڑھ گئی

اونے ولی کہا جا رہا ہے تو اتنے غصے میں ۔۔۔"

شازل اپنے کمرے سے نکلتا ہوا ولی کو دیکھ کر بولا جو غصے بھرے چہرے کے ساتھ سیڑیوں کی جانب بڑھ رہا تھا اس کی آواز پر روک کر اسے دیکھا۔۔

"تو بھی آجا۔۔۔ پتا چل جائے گا"

ولی غصے سے کہتا تیز رفتار سے سیڑیاں اترتا لاؤنچ عبور کرتا لان کی طرف بڑھ گیا تو شازل بھی پریشان ہوتا اسکے پیچھے جانے لگا۔۔۔۔۔

www.urdu novelsmania.com

کیا بجواس کر رہا تھا تو؟

ولی زرام کے سر پر کھڑا ہوتا ہوا دھاڑا جولاں کے پچھلے حصے میں نیچے گھاس پر بیٹھا سوچو میں کم تھا

"بکواس نہیں کی ولی۔۔۔۔۔ مجھے ضرورت ہے اسکی۔۔۔ ابھی میں بحس کرنے کے موڑ میں بلکل نہیں ہوں۔۔۔"

وہ اسی پوزیشن میں بیٹھا سریس انداز میں جواب دیتا ہاتھ کی پہلی دو انگلیوں سے اپنی کنپٹی مسلنے لگا تو ولی اسکے انداز پر حیران ہوا یہ اسکا کیڑا مکوڑا ایس پی تو نہیں ہے

"کیا ہوا ہے زربتا؟؟؟؟

ولی اسکے پاس نیچے بیٹھتا ہوا پریشان ہوا تو وہ اپنی سرخ پٹتی نم آنکھوں سے اس کی طرف دیکھا ولی تو ٹرپ ہی گیا وہ کب اپنے زر کی آنکھوں میں نمی برداشت کر سکتا تھا۔۔۔

زر کیا ہوا ہے تجھے؟؟؟" تو جانتا ہے نہ تجھے تکلیف میں نہیں دیکھ سکتا پھر ایسے کر کے تو مجھے غصہ دلارہا ہے۔۔۔"

ولی اسکے سامنے بیٹھتا ہوا نرمی سے بولا۔۔۔۔۔ مگر وہ آنکھیں بند کرتا ولی کی گود میں سر رکھتا لیٹ گیا اور ولی سمجھ گیا تھا وہ بہت تکلیف میں ہے وہ بچپن میں جب بھی پریشان ہوتا تھا ایسے ہی ولی کی گود میں سر رکھتا خاموشی سے لیٹا رہتا جیسے سارا سکون ولی کے پاس ہو۔۔۔۔۔

اور ولی بھی خاموشی سے بیٹھا اسکے ماتھے پر ہاتھ رکھتا ہلکا سا دبانے لگا اور دور کھڑا شازل ان کی محبت پر مسکراتا ہوا ان کے پاس آیا اور خاموشی سے زرام کے پاس بیٹھ گیا کتنی محبت تھی ان کے درمیان۔۔۔ ایک دوسرے کی تکلیف کو برداشت نہیں کر سکتے تھے۔

"یار زر تو ولی کو ایسے ہی کہہ دیتا وہ اپنا پیار تم پر نچھاور کر دیتا اب تو پکا یقین ہو گیا ہے تم دونوں کا رشتہ میاں بیوی سے کم نہیں ہے۔۔۔"

شازل زرام کے گال پر ہلکا سا تھپڑ مارتے ہوئے شرارت سے بولا تو ولی نے اسکی کمر پر مکہ جڑا اور زر آنکھیں کھولتا شازل کو آنکھ مارتا ہوا پھر سے آنکھیں بند کر گیا اور اس کی حرکت پر ولی نے اسکے ماتھے پر چھیٹ ماری تو وہ بلبلاتا اٹھا۔۔۔۔۔

"کمینے اتنی زور سے کیوں مارا ابھی تو اتنا پیار جتا رہا تھا....."

زرام زور سے چیخا۔۔۔۔۔

"ہاں تو اب تو ایسی حرکت کرے گا تو کیا میں تجھے پیار کروں گا۔۔۔"

ولی اسکے بالوں کو خراب کرتا ہوا گھور کے بولا۔۔۔

"اچھا ولی تو اتنے غصے میں کیوں تھا۔۔۔ جیسے آج ہی سب کو آگ لگا دے گا۔۔۔"

شازل نے ولی کو دیکھ کر پوچھا تو وہ اسکی بات پر پھر سے غصہ ہو گیا جب کہ زرام آنکھیں بند کیے لیٹا رہا۔۔۔

"یار شازل اس کیڑے مکوڑے نے بات ہی ایسی کی تھی۔۔۔ مجھے کہہ رہا تھا اپنی سیگریٹ دے کر مجھے بہت ضرورت ہے اس کی۔۔۔۔۔"

www.urdu novelsmania.com

ولی نے غصے سے بتایا تو شازل کا بھی یہی حال ہو گیا

کیا یہ بکواس کی تھی اس کتے کمینے نے۔۔۔۔۔

شازل نے ولی کی بات سن کر غصے سے زر کے پیٹ میں مکہ مارا تو وہ درد سے کراہتا اٹھ کر بیٹھا اور اسے گھونے لگا جو خود اسکو غصے سے کھا جانے والی نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

"کتے کیمینوں۔۔۔۔ میں تم لوگوں کو فری کا مال لگ رہا ہوں جو مارے جا رہے ہو۔۔۔۔ اب اسکی ضرورت تھی تو کیا کرتا سر درد ہو رہا تھا اب گناہ تو نہیں کر دیا جو اس طرح غصہ کر رہے ہو۔۔۔۔"

زرام غصے سے چیخا تو ولی اور شازل حیران نظروں سے اسے دیکھنے لگے ایسے تو وہ کبھی بھی بات نہیں کرتا تھا اتنا غصہ وہ بھی اپنے یاروں پر شازل اور ولی ایک دم سنجیدہ ہوئے تھے۔۔۔۔

کیا ہوا ہے زر؟؟؟ اتنا غصہ کس بات کا ہے؟؟ اور کیوں سر میں درد ہو رہا ہے؟ بتائے گا تو ہمیں؟ یا ہمیشہ کی طرح ہمیں اپنے طریقے سے پتا کرنا پڑے گا؟

شازل اٹھ کر اسکے سامنے کھڑا ہوا اور اسکے غصے بھرے چہرے کو دیکھ کر استفسار کرنے لگا اور ولی بھی اٹھ کر اپنے کپڑے جھاڑتا شازل کے ساتھ کھڑا ہوا اور زرام کے چہرے پر اذیت بھرے تاثر دیکھنے لگا۔

"کچھ نہیں ہوا بس یہ سمجھ لو کہ محبت زرام اسفند ملک کو آزار ہی ہے۔۔۔۔۔ اسکا امتحان لے رہی ہے۔۔۔۔۔ اس معاملے سے تم لوگ دور رہنا۔۔۔۔۔ اور ابھی میں پولیس سٹیشن جا رہا ہوں سب کو بتا دینا۔۔۔۔۔"

وہ سنجیدگی سے کہتا انکو بولنے کا موقع دیے بغیر لمبے لمبے ڈاگ بھرتا وہاں سے نکلتا چلا گیا۔ حیران پریشان کھڑے شازل اور ولی اسے جاتا دیکھتے رہے۔

یار نور نے اسے بہت تکلیف پہنچائی ہے ورنہ وہ کبھی بھی ایسے نہیں کرتا۔۔۔۔۔ یار وہ خوش تو تھی اس رشتے کے لیے۔۔۔۔۔ تم نے اور انکل نے اسے فورس تو نہیں کیا تھا؟؟

ولی شاز کو دیکھتا ہوا بولا جو بے چینی سے اپنی داڑھی پر ہاتھ پھیر رہا تھا پھر ولی کی طرف دیکھ کر سر نفی میں ہلایا کہ اسکے ساتھ کوئی زبردستی نہیں کی تھی۔۔۔

www.urdu novelsmania.com

پھر کیا ہوا ہوگا ان کے درمیان؟

ولی اپنے ماتھے کو مسلنے لگا تو شازل نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا اور اسے تسلی دی۔۔۔

"یار ابھی تو پریشان نہیں ہو میں بعد میں نور سے پوچھوں گا اب چل اندر چلتے ہیں۔۔۔"

شازل کی بات سن کر ولی سر اثبات میں ہلایا تو دونوں اندر کی جانب بڑھ گئے۔

اللہ پاک کے کرم سے سب بچوں کے نکاح کا فرض ادا ہو چکا ہے اب ولی اور شازل کی شادی کی تیاریاں کر دینی چاہیے کیوں کہ ہمارے پاس صرف صبح کا دن ہے۔"

میران صوفیہ آمنہ بیگم اور اسفند صاحب لاؤنچ میں سوئے پر بیٹھے تھے جب انہوں نے ان سب کو دیکھ کر کہا باکی ینگ جمریشن اپنے اپنے ساتھیوں کے ساتھ تھی اور فیضان اور ماہین گھر چلے گئے تھے کیوں کہ ماہین کا پانچواں مہینہ چل رہا تھا وہ اسفند ملک کے گھر نہا وجود لانے والی تھی اور اتنے شور شرابے پر فیضان کو آمنہ اور صوفیہ بیگم نے کہا تھا اسے گھر لے جاؤ وہ تھک گئی ہوگی اور طبیعت خراب نہ ہو جائے۔

www.urdu novelsmania.com

"جی بھائی۔۔۔۔ لیکن ایک دن بہت کم ہے۔" کیسے سب تیاریاں ہوں گی؟

صوفیہ بیگم آمنہ بیگم کو دیکھ کر بولیں جن کے چہرے پر پریشانی جھلک رہی تھی۔

"صوفیہ تیاریاں کیا کرنی؟ گھر کی شادی ہے۔۔۔ جہیز کے سامان والا تو کوئی چکر نہیں ہے۔۔۔ بس زویا اور جاناں کے کپڑے جوتے وغیرہ خریدنے ہیں۔۔۔ وہ تو ولی اور شازل ان کے ساتھ جا کر خرید لیں گے۔"

اسفند صاحب کی بجائے میران صاحب بولے تو انہوں نے بھی انکی ہاں میں ہاں ملائی۔۔۔

پھر بھی میران۔۔۔۔۔ باکی تیاریاں ہیں۔۔۔۔۔ گھر کی سجاوٹ اور اتوار کو ابٹن کی رسم بھی تو رکھی ہے۔

آمنہ بیگم نے چائے کا کپ سامنے رکھی میز پر رکھ کر اپنی پریشانی کا اظہار کیا۔۔۔۔۔

"کیا یار؟ آپ لوگ اب اس چیز کے لیے کیوں پریشان ہو رہے ہیں؟ یہ سب آپ لوگ ہم پر چھوڑ دیں سب کچھ ہو جائے گا۔۔۔ بس ہماری شادی کی ڈیٹ میں کوئی گرٹ بڑ نہیں کرنا۔۔۔"

www.urdu novelsmania.com

شازل ولی کے ساتھ لاؤنچ میں داخل ہوتا ہوا ڈرامائی انداز میں بولا تو ولی کے ساتھ سب اسکی بات سن کر مسکرا دیے اور پھر دونوں چلتے ہوئے میران صاحب کے سامنے رکھے صوفے پر براجمان ہو گئے۔

"تمہیں بہت جلدی ہے ماڈل صاحب۔۔۔۔۔"

میران صاحب نے غور کر اسے دیکھا باکی سب ان کو مسکرا کر دیکھ رہے تھے۔

"ارے میرے شکی ڈیڈ۔۔۔ ایسا تو ولی کہہ رہا تھا کہتا میرا تو کسی کو خیال ہی نہیں ہے اتنے سال ہو گئے نکاح کو مگر شادی کا تو کوئی نام ہی نہیں لیتا اب میں بار بار ایسا کہتا اچھا لگوں گا۔۔۔۔ میری شادی کرواؤ میری شادی کرواؤ۔۔۔"

وہ ولی کو آنکھ مارتا ہوا بولا تو اس نے شازل کی کمر پر زور سے مکا جڑا باکی سب اسکی چالاکی پر مسکرا کر رہ گئے۔۔

"خالو جان چلو مجھے تو جلدی ہے سو ہے۔۔۔ یہ تو کہہ رہا تھا اب نکاح ہو گیا ہے وہ تو سہی ہے مگر اب اتنی جلدی شادی کی کیا پڑی ہے میرا تو کریر خراب ہو جائے گا۔"

www.urdu novelsmania.com

ولی اپنی ہنسی ضبط کرتا ہوا بولا تو شازل تو اسکی بات سن کر صدمے میں چلا گیا ایسا کب کہا تھا اس نے۔۔۔ اور وہ بھی ولی برہان ملک تھا کسی کا ادھار رکھنا تو سیکھا ہی نہیں تھا اور باکی سب شازل کی شکل دیکھ کر قہقہہ لگایا تھا اور وہیں میران اور اسفند صاحب نے اپنی ہنسی ضبط کرتے ہوئے اس کو اچھلنے پر مجبور کیا۔

"تو بس پھر ولی کی شادی کر دیتے ہیں شازل کو تو ضرورت نہیں ہے۔۔" کیا کہتے ہو میراں؟

اسفند صاحب نے میراں صاحب کو دیکھ کر کہا تو شازل ایک دم چیخا۔۔۔

"خدا کا خوف کریں آپ لوگ۔۔۔ میں نے ایسا کب کہا؟؟؟ اور رحم کھاؤ مجھے معصوم پر اور میرے بچوں پر جو اوپر بیٹھے مجھے بدعنائیں دے رہے ہیں۔۔۔۔"

اس کی بات سن کر جہاں ولی کا قہقہہ پورے لاؤنچ میں گونجتا تھا وہیں صوفیہ بیگم نے اسکے سر پر چپت لگائی تو وہ اپنے کندھے اوچکا گیا باکی سب نے اسکے بے باک انداز پر سر نفی میں ہلایا۔۔

یہ آج ہمارے گھر کا شہزادہ نظر نہیں آ رہا وہ کہاں ہے؟؟؟؟

www.urdu novelsmania.com

میراں صاحب نے زرام کی کسی کو محسوس کرتے ہوئے شازل اور ولی سے پوچھا تو وہ پھر سے پریشان ہوئے مگر ولی اپنے چہرے کے تاثرات چھپاتا ہوا اسکا پیغام ان سب کو دیا کہ وہ پولیس سٹیشن چلا گیا ہے کچھ ضروری کیس کے سلسلے میں اور پھر وہ سب شادی کی تیاریوں پر مشورہ کرنے لگے۔۔۔۔

نور بھابی ۔۔ کیا ہوا ہے اتنا چپ کیوں ہیں؟

جاناں زویا کو دیکھ کر نور کو چھیرنے لگی جو اپنے نکاح کے ڈریس میں بیڈ پر ٹیک لگا کر خاموش بیٹھی اپنے ناخنوں کو گھور رہی تھی۔ اور وہ دونوں صوفوں پر بیٹھی ہوئیں تھی۔ کافی دیر سے وہ دونوں اسکو ایسے دیکھ رہی تھیں ان کو حیرت ہو رہی تھی نور اور خاموش ۔۔۔۔۔

مگر جاناں کے سوال پر بھی اسکی ہنوز خاموشی پر دونوں نے بیک وقت ایک دوسرے کو دیکھا اب ان کو سچ میں پریشانی ہونے لگی تھی وہ دونوں اٹھ کر نور کے پاس آئیں جاناں اسکے سامنے بیڈ پر بیٹھی اور زویا نور کے ساتھ بیٹھ کر اسکے کندھے پر اپنا ہاتھ رکھا۔۔۔

کیا ہوا ہے میری چھوٹی سی گڑیا کو؟ کیوں اتنی پریشان ہے؟

جاناں اسکے دونوں ہاتھ تھامتے ہوئی پیار سے بولی تو وہ اپنا ضبط کھوتی رونے لگی اور اسے روتا دیکھ زویا اور جاناں بوکھلا گئیں۔۔۔

اُوئے میری جان کیا ہوا ہے؟ کیوں رو رہی ہو؟ "اپنی جاناں آپنی کو بتاؤ۔۔۔"

جاناں اسے اپنے ساتھ لگاتی ہوئی اسکا سر تھپکنے لگی جو مسلسل رو رہی تھی زویا تو خود رونے کی تیاری کرنے لگی جس پر جاناں نے گھورا تو وہ معصوم سی شکل بناتی رخ موڑ گئی جس پر جاناں کو اس پر انتہا کا پیار آیا تھا۔

"وہ۔۔۔ میں نے۔۔۔ زر کو۔۔۔ ناراض کر دیا۔۔۔ ان کو بہت برا بھلا کہا۔۔۔ وہ مجھ سے کہتے رہے میں تم سے محبت کرتا ہوں۔۔۔ مگر میں نے یقین نہیں کیا اور ان کی انسلٹ کر دی۔"

وہ اپنی انگلیاں چٹختی شرمندگی سے بولی تو جاناں اور زویا نے ایک دوسرے کو دیکھا اور آنکھوں میں حیرانگی تھی۔

"پوری بات بتاؤ گڑیا۔۔۔ کیا ہوا تھا اور تم نے بھائی کو کیا کہا؟"

www.urdu novelsmania.com

جاناں اسکی انگلیوں کی مووینٹ روکتی پیار سے بولی تو نوران دونوں کی سب کچھ بتانے لگی۔۔۔ اور پھر زور سے رونے لگی تو جاناں نے اسے اپنے ساتھ لگایا اور چپ کروانے لگی۔۔۔

"بس میری جان وہ تمہیں معاف کر دیں گے۔۔۔ تم نے ہمت نہیں ہارنی وہ تم سے بہت محبت کرتے ہیں تم نے اپنی غلط فہمی میں ان کو بہت تکلیف دی ہے مگر تم ایسے روگی تو ان کو کون منائے گا۔"

جاناں اسے پیار سے سمجھانے لگی

وہ۔۔۔۔ وہ مان تو جائیں گے۔۔۔ مگر کیسے؟؟

وہ اپنے آنسو صاف کرتی ہوئی کنفیوز ہوئی۔۔

"ارے یہ تو تمہیں ہی پتا ہو گا تم بیوی ہو ان کی۔۔۔"

جاناں شرارت سے بولی تو وہ شرما گئی۔۔۔

"ہاں نور چلاک عورت۔۔۔۔ تم ہی منا سکتی ہمیں کیا پتا؟

زویا نے ناک سے مکھی اڑانے والے انداز میں کہا تو نور کو غصہ آ گیا۔۔

زونی کی بچی تم نے مجھے عورت کہا؟ تمہیں کیوں نہیں پتا؟ تم اپنے کھڑوس پر نس کو نہیں مناتی؟؟

نور اپنا رونا بھول کر زویا پر چڑھ دوڑی مگر زویا ولی کا نام سن کر منہ بنایا تو نور اور جاناں کو حیرت ہوئی
اب اسے کیا ہو گیا؟۔۔۔

اے ولی بھائی کی ہارٹ بیٹ۔ "کیا ہوا تمہیں؟

جاناں نے اسکی طرف دیکھ کر پوچھا۔۔

انہوں نے مجھے دوسری بیوی کہا۔۔ وہ کہتے ہیں میری پہلی بیوی سیگڑ ہے جس کے ساتھ تمہیں
کمپر وائیز کرنا پڑے گا۔۔

زویا نے معصومیت سے کہا تو وہ دونوں ہسنے لگی نور کا توجہ روکنے کا نام نہیں لے رہا تھا جس پر وہ چیڑ
گئی تھی۔۔۔۔

تم سب بہت برے ہو میں جا رہی باہر۔۔۔ بات نہیں کروں گی کسی سے۔۔۔

وہ منہ بناتی ہوئی روم سے باہر چلی گئی تو جاناں نور کو چیلنج کرنے کا کہتی اسکے کچھ بھاگی۔۔۔۔

آج کا دن ان کے لیے تھکا دینے والا دن تھا صبح سے بازار کے چکر لگا کر اب وہ لوگ لاؤنچ میں داخل ہوئیں تھیں ہاتھوں میں ڈھیر سارے شاپینگ بیگز تھے۔

ارے میرے پیاری گڑیا نور۔۔۔۔ اچھا ہوا تم یہاں آگئی میں تمہیں بہت یاد کر رہی تھی۔

لاؤنچ کے صوفے پر ماہین کو سیب کاٹ کر دیتی آمنہ بیگم جاناں کے ساتھ آتی نور کو دیکھ کر محبت سے بولیں تھیں جو رتخ کھر کے کمبض اور پٹیاہ شلوار کے ساتھ پنک پیٹے میں بہت پیاری لگ رہی تھی وہ بھی بیگز کو صوفے پر پھینکتی ان کے گلے لگی ور پھر ماہین سے ملی۔۔

جی ماما جان۔۔۔ وہ زویا کو شازا اپنے ساتھ گھر لے گئے اور میں نے نور کو کہا کہ آجاؤ میرے ساتھ صبح ولی بھائی یا زرام بھائی چھوڑ آئیں گے۔۔۔۔۔

جاناں صوفے پر بیٹھتی ہوئی مسکرا کر بولی۔۔۔

”بہت اچھا کیا تم نے۔۔۔“

ماہین نے اسے اپنے پاس بیٹھاتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

”کچھ کھاؤ گی تم دونوں۔“

آمنہ بیگم نے ان دونوں سے کھانے کا پوچھا۔۔۔۔۔

”نہیں مم جان۔۔۔۔۔ مجھے جاناں آپنی کے ہاتھ کی بریانی کھانی ہے۔“

نور نے جھٹ سے کہا تو سب مسکرا دیں۔۔۔۔۔

”چلو میں فریش ہو کر آتی ہوں پھر میری چھوٹی سی گڑیا کو بریانی بنا کر دیتی ہوں۔“

جاناں کہتی ہوئی اپنے کمرے میں بڑھ گئی تو نور ان دونوں کو اپنی شاپنگ دکھانے لگی۔۔۔۔۔

چند اچائے بنا کر میرے کمرے میں دے کر جاؤ سر میں بہت درد ہو رہا ہے۔“

زرام کچن کے دروازے پر کھڑا ہوتا ہوا جاناں کو بولا جو نور کے ساتھ مل کر بریانی بنا رہی تھی اور نور اسکی آواز سن کر اپنا چہرہ مزید نیچے کر لیا جاناں زرام کی آنکھیں دیکھنے لگی جو درد کی وجہ سے سرخ ہو رہی تھیں۔۔۔۔

"جی بھائی۔۔۔ ابھی بنا دیتی ہوں۔۔۔"

جاناں کی بات سن کر نور کو اگنور کیے واپس پلٹ گیا تو جاناں نور پر ایک نظر ڈال کر چائے بنانے لگی اور کچھ دیر بعد نور کو پکارا۔

نور۔۔۔۔

جی آپ۔۔۔

نور فریج بند کرتی ہوئی جاناں کو دیکھا جو چائے کپ میں ڈال رہی تھی۔۔۔

"جاؤ یہ بھائی کو دے کر آؤ اور اب ان کو منا کر آنا میں تمہیں ایسے نہیں دیکھ سکتی۔۔۔"

جاناں اسکے چائے کی ٹرے اسے تھماتی ہوئی بولی تو نور کے چہرے پر خوف کے تاثرات ابھرے

آپی میں نہیں۔۔۔۔۔ وہ ڈانٹیں گے۔۔۔۔۔

نور جاناں کا ہاتھ پکڑتی ہوئی ڈرنے لگی۔

"کچھ نہیں کہیں گے۔۔۔۔۔ آب شاہاش جاؤ"

لیکن وہ ڈانٹ۔۔۔۔۔

نور کی سوئی ابھی تک وہیں اٹکی ہوئی تھی جب جاناں نے اسے ٹوکا۔۔۔

"میں کہہ رہی ہوں نہ وہ کچھ نہیں کہیں گے تمہیں ہی ان کو جا کر منانا ہوگا ورنہ وہ پکے والے ناراض ہو جائیں گے اور تم نے دیکھا نہیں ان کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھی وہ بہت تکلیف میں ہیں۔"

جاناں کی بات سن کر ہمت کرتی چائے لے کر اس کے کمرے میں جانے لگی دل ڈر بھی رہا تھا اور بہت زور سے دھڑک بھی رہا تھا وہ سیرھیاں چڑھتی ہوئی اسکے کمرے کے دروازے پہ آ کر روک گئی اور پھر کانپتے ہاتھوں سے دروازہ کھول کر اندر جھانکا تو نظر سیدھا بیڈ پر بلیک شرٹ اور سکن پینٹ میں اندھے منہ لیٹے زرام پر گئی تو اسکو ایسے دیکھ کر نور کو رونا آنے لگا پھر ہمت کرتی ہوئی کمرے داخل ہوئی اور دروازہ آہستہ سے بند کرتی چھوٹے چھوٹے قدم لیتی بیڈ کے قریب آئی اور چائے سا نیڈ ٹیبل پر رکھتی اسکے پاس کھڑی ہو گئی اور اپنے کندھے پر پھلائے پنک دوپٹے کو سمبھالتی کنفیوز ہونے لگی یہاں تک تو آگئی تھی اب کیسے اسکو اٹھائے پھر ہمت جمع کرتی ہوئی تھوڑا اور نزدیک ہوئی اور آہستہ کانپتی آواز میں زرام کو پکارا۔۔۔۔۔

"ز۔۔۔۔۔"

مگر ہنوز خاموشی پر وہ بیڈ پر ایک گھٹنا رکھ کر اس پر جھکی اور اسی پل زرام سیدھا ہوا جس پر وہ خوف سے اسکی ہلک سے آہستہ آوازیں چیخ نکلی اور دھڑم سے زرام کے اوپر گر گئی جس پر زرام کی نیند سے آنکھ کھل گئی تھی اور غصے سے اپنے اوپر لیٹی اپنی بیوی کو دیکھنے لگا دونوں کے چہرے ایک دوسرے کے نزدیک تھے نور آنکھیں بند کیے خوف اور شرم سے کانپنے لگی تو زرام نے اسکے گہرائے چہرے کو دیکھتا اپنے دونوں ہاتھ اس کی کمر پر رکھے تو نور اسکے لمس پر پٹ سے آنکھیں کھولتی اسے دیکھنے لگی جو سرخ آنکھوں سے سپاٹ چہرے کے ساتھ اسکی کمر جکڑے ہوئے تھا نور کو اب اس سے خوف

آنے لگا تو وہ پھر پھڑپھڑائی۔ زرام اس کے چہرے کو دیکھنے لگا جہاں ہوائیاں اڑی ہوئیں تھیں اور کمرے میں چھائی خاموشی نور کو زیادہ خوفزدہ کرنے لگی تو زرام نے ایک جھٹکے سے اسے چھوڑا تو وہ اٹھ کھڑی ہوئی اور اپنے چہرے پر آیا پسینا صاف کرنے لگی۔۔۔۔

جاؤ یہاں سے۔۔۔۔

زرام سنجیدگی سے کہتا سیدھا ہو کر لیٹ گیا اور آنکھوں پر ہاتھ رکھ گیا اور نور اس کی سنجیدگی بھری آواز پر آنسوؤں بہانے لگی۔

"زرا۔۔۔ ایسے نہیں کریں۔۔۔۔ میں آپ کو ایسے نہیں دیکھ سکتی۔۔۔۔ پلیز مجھے معاف کر دیں۔۔۔۔ میں نے آپ کو بہت تکلیف پہنچائی ہے۔۔۔۔ میں آپ سے بہت محبت کرتی ہوں۔۔۔۔ مجھے لگا آپ کسی اور سے۔۔۔۔"

www.urdu novelsmania.com

آہ

باکی کے الفاظ منہ میں رہ گئے جب زرام نے اسے کھیچ کر اپنے اوپر گرایا تو ہلکی آواز میں چیخی اور اپنے دونوں ہاتھ اسکے کندھوں پر رکھتی اپنا سر اسکے سینے سے اٹھا کر اسے دیکھنے لگی جو اسکے چہرے سے بال ہٹا رہا تھا نور کا دل زور سے دھک دھک کرنے لگا۔۔۔۔۔

اب بولو کیا کہہ رہی تھی؟؟؟ "میں نے سنا نہیں"

زرام ایک ہاتھ اسکی نازک کمر پر رکھے دوسرے ہاتھ سے اسکا چہرہ تھامے اس سے پزل کرنے لگا۔۔۔۔۔

اس کی بات سن کر نور کو رونا آنے لگا تو وہ آنکھیں بند کیے رونے لگی۔۔۔۔۔

"رونا بند کرو نور ورنہ میں بہت برا پیش آؤں گا۔۔"

زرام اسکا سر اپنے سینے پر رکھے اسے وارن کرنے لگا وہ کب اس کی آنکھوں میں آنسو دیکھ سکتا تھا اور اب تو وہ اس سے اپنی محبت کا اظہار بھی کر رہی تھی ناراض تو وہ اس سے ہو نہیں سکتا تھا۔۔۔۔۔

"آپ معاف کر دیں پلیز۔۔۔۔۔ مجھے آپ کی ناراضگی اچھی نہیں لگ رہی۔۔۔۔۔"

وہ اسکے سینے میں منہ چھپائے بھگی آوازیں بولی تو زرام نے کروٹ بدلی جس پر نور اسکے تنکے پر لیٹی تھی اور زرام اس کے اوپر جھکا تو نور نے اسکی طرف دیکھا جو مسکرا کر اسے دیکھ رہا تھا جس پر اسے حیرت ہوئی تو آنکھیں چھوٹی کیے اسے دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

"تو جانم تمہیں میری ناراضگی اچھی نہیں لگ رہی۔۔۔۔۔"

زارام اسکی ناک سے ناک رگڑی تو وہ اپنی سانسیں روکے خود پر کا بو پانے لگی وہ اپنی کسی مزاحمت سے اسے زیادہ ناراض نہیں کر سکتی تھی۔

"ہاں میں آپ کو بہت تکلیف دے چکی ہوں اب اور نہیں۔۔۔۔۔"

جانم میری ناراضگی تو تمہارا میرے اتنا قریب آنے پر ختم ہو گئی تھی۔۔۔ کیا اب بھی میرا لمس تمہیں تکلیف دے رہا ہے؟؟؟

زارام اسکے کپکپاتے گلابی ہونٹوں کو دیکھنے لگا جو بغیر کسی لپسٹیک کے بہت خوبصورت لگ رہے تھے۔۔۔

نہیں۔۔۔۔

ایک لفظی جواب دیتی آنکھیں بند کر گئی کیوں کہ وہ زرام کی سانسیں اپنے ہونٹوں پر محسوس کر رہی تھی پھر زرام اسکا جواب سن کر خوش ہوتا اسکے دونوں ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں جکڑتا اسکی سانسیں قید کر گیا زرام کے لمس میں شدت محسوس کرتی نور کو اپنی سانس بند ہوتی محسوس ہونے لگی اور زرام تو خود کو سہرا ب کرنے میں مصروف رہا پھر جب اسے لگا نور سانس نہیں لے پا رہی تو اسکے ہونٹوں کو آزاد کرتا مسکرا کر اسے دیکھنے لگا جو شرم سے سرخ ہوتی لمبے لمبے سانس لیتی اپنی سانس ہموار کر رہی تھی

جانم۔۔۔۔۔

زرام اسکی گردن پر اپنا لمس چھوڑتا سرگوشی کرنے لگا تو نور کو اپنی جان نکلتی محسوس ہونے لگی۔۔۔۔

"بہت محبت کرتا ہوں تم سے آئندہ میری محبت کی توہین مت کرنا ورنہ زرام اسفند ملک یہ سب برداشت نہیں کر سکے گا"۔۔۔۔۔۔۔

اسکی شہ رگ چھوتا کچھے ہٹا اور ایک سائیڈ پر لیٹ گیا وہ نور کی خاموشی اور گہرا ہٹ کو محسوس کر گیا تھا اس لیے اسکی جان پر رحم کھاتا کچھے ہٹا تھا اور نور کو لگا وہ پھر سے ناراض ہو گیا ہے۔۔۔۔

زر آپ پھر سے ناراض ہو گئے؟

نور اٹھ کر بیٹھتی پریشان سی بولی۔۔۔۔۔

جانم کیوں میرے منہ زور جزباتوں کو جگا رہی ہو؟

زرام اسکے ہاتھ پر لب رکھتا اسے شرمانے پر مجبور کر گیا تو اپنا سرخ ہوتا چہرہ جھکا گئی مگر کچھ یاد آنے پر چیختی تھی۔

www.urdu novelsmania.com

زر۔۔۔۔۔

کیا ہوا جانم

زرام اسے اپنے قریب لٹاتا ہوا اسکے بالوں میں منہ چھپائے خمار الودھ آوازیں سرگوشی کی تو نور اسکی بڑھتی جسارتوں پر گہبرانے لگی۔

"زیریں آپ کو چائے دینے آئی تھی وہ ٹھنڈی ہو گئی ہے پلرز چھوڑیں آپنی پتا نہیں کیا سوچ رہی ہوں گی پلیرز جانے دیں

نور اسے کچھ کرتی ہوئی ہلکان ہونے لگی۔۔۔۔۔

"جاؤ۔۔۔"

زرام اسکے ماتھے پر لب رکھتا اٹھ کر بیٹھا تو وہ بھی جلدی سے اپنا دوپٹا سمجھاتی بیڈ سے اتری اور کمرے سے نکل گئی۔۔۔۔۔۔ تو زرام بھی مسکراتا ہوا واپس لیٹ گیا۔

وہ کمرے سے باہر آئی تو دیوار کا سہارا لیا اور دیوار کے ساتھ سر ٹیکا کر آ نکھیں بند کیے لمبے لمبے سانس لینے لگی۔۔۔۔

کتنا مشکل تھا اس شخص کی قربت میں رہنا جواب اس کا شوہر تھا کچھ پل میں ہی اس نازک سی جان کو گھبرانے پر مجبور کر دیا تھا اس کے سامنے کتنی ہمت دکھا رہی تھی بس وہی جانتی تھی کہ وہ کس طرح سانس لے رہی تھی وہ ڈر گئی تھی کہیں مزاحمت کرنے پر وہ ظالم پھر سے ناراض نہ ہو جائے شاید وہ اب کبھی بھی اس کے سامنے پہلے جیسی نہیں رہ سکتی تھی اس کی ذرا سی ناراضگی پر وہ ڈر چکی تھی۔

نور۔۔۔ کیا ہوا؟ ایسے کیوں کھڑی ہو؟ ٹھیک تو ہو؟ زرام نے کچھ کہا ہے کیا؟

ولی کی آواز سن کر ایک دم وہ بوکھلائی تھی

نہیں۔۔۔ نہیں۔۔۔ بھائی ٹھیک ہوں میں۔۔۔ میں چلتی ہوں آپنی انتظار کر رہی ہوں گی۔۔۔

وہ جلدی سے وہاں سے بھاگی تھی اور ولی کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی۔ وہ ہنستا ہوا زرام کے روم میں چلا گیا۔

افس ز۔۔۔ یہ کیا ہو گیا۔۔۔ ولی بھائی کیا سوچ رہے ہوں میرے بارے میں۔۔۔۔۔

نور بڑبڑاتی ہوئی لاؤنچ میں آئی تھی۔

"بڑا مسکرا رہا ہے تو کیڑے مکوڑے ایس پی۔۔۔۔ کیا کیا ہے تو نے نور کے ساتھ اتنا ڈری ہوئی تھی۔"

- ولی کمرے میں داخل ہوتا ہوا زرام کو دیکھ کر بولا جو بیڈ پر لیٹا مسکرا رہا تھا۔۔۔۔

"اب تجھے میاں بیوی کی آپس کی بات بتانے سے رہا۔"

زرام اسے آنکھ مارتا ہوا بولا تو ولی نے سر نفی میں ہلایا اور جا کر صوفے پر بیٹھا۔۔

"بہت ہی کوئی واحیات قسم کا انسان ہے تو۔۔۔ میں کیوں تم لوگوں کے آپس کی باتیں پوچھنے لگا۔۔۔۔ گھٹیا تو اور گھٹیا ہی تیری سوچ۔"

ولی اس کی شرم دلانے لگا دل سے تو وہ خوش تھا کہ شکر ہے سب ٹھیک ہو گیا۔۔۔

"کیا کروں میرے کمینے یار تجھ سے ہی سکھا ہے سب کچھ خیر میں نے کبھی اپنی گھٹیا سوچ پر غرور نہیں کیا۔"

زرام ڈھٹائی سے ہنستا ہوا بولا تو ولی نے اسے گھوری سے نوازا مگر اثر کسے ہونا تھا۔۔۔
 یار میں تو اپنے آپ کو آج خوش نصیب تصور کر رہی ہوں یہاں میرا ہاؤس میں آنا میرا ایک خواب تھا
 جواب حقیقت میں بدل چکا ہے۔۔۔۔۔"

بلیک اور وائٹ کلر کی جینز شرٹ میں ملبوس ایک ماڈرن سی لڑکی گلاب اور گینڈے کے پھولوں سے
 سجے خوبصورت عالیشان لاؤنچ میں کھڑی اپنے باکی کے ساتھیوں کو دیکھ کر بولی ہوڈیکوریشن کا بچا کچا
 سامان اکھٹا کر رہے تھے۔۔۔۔۔

ہاں میں جانتا ہوں تم خود کو ایسے ہی تصور کر رہی ہو مگر بھول رہی ہو ہم یہاں سجاوٹ کے لیے آئے
 تھے جو ہو چکا ہے اب جلدی سے سامان سمیٹو وہ نہ ہو ولی برہان ملک ہمیں یہاں سے بے عزت کر کے
 نکالے اس نے ہمیں 6 گھنٹے دیے تھے اور کہا تھا کہ

"تم لوگوں کے پاس 6 گھنٹے ہیں ان گھنٹوں میں پورا میرا ہاؤس سجا ہونا چاہیے اور جب ہو جائے تو یہاں
 سے فورن چلے جانا ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا"

وہ لڑکا اسکے پاس کھڑا ہوتا ہوا کچھ جتاتے ہوئے بولا تو وہ لڑکی دانت پیس کر رہ گئی۔۔۔

"ہاں جانتی ہوں وہ ظالم ہینڈ سم مغرور انسان کسی کی عزت کرنا نہیں جانتا جیسے ہم تو کوئی اچھوت ہوئے

-----"

وہ اپنا منہ بناتی ہوئی اپنا سامان اٹھانے لگی اور پھر ٹک ٹک کرتی باہر جانب بڑھی اور آخری بار ایک بھر پور نظر میر رہاؤس کو دیکھتی ٹھنڈی سانس بھرتی یہاں سے نکلتی چلی گئی۔۔۔۔۔

سب بڑوں کے فیصلے پر زویا اور جاناں کی ابٹن کی رسم اور باکی کے فمشن کے لیے ولی برہان ملک کے میر رہاؤس کا انتخاب کیا تھا اس کی بڑی وجہ میر رہاؤس کا وسیع ہونا تھا جہاں سب انتظام با آسانی اور اچھے سے ہو جانے تھے جب کہ ولی اور شازل کی ابٹن کی رسم اسفند ملک ہاؤس ہونی تھی اور ان دونوں کی مہندی میران ملک مینشن میں اور جہاں سے ان دونوں نے بارات لے کر میر رہاؤس پہنچا تھا اور پھر وہاں سے اپنی دہنوں کو لے کر اپنے اپنے مینشن میں چلے جانا تھا اس لیے ولی نے آج صبح سے اپنے سب ملازمین کو کام پر لگا دیا تھا اور بہت ایونٹ آرگنائزر کو ہائیر کیا تھا جن کو 6 گھنٹوں کا ٹائیم دیا تھا اور اب ان کی محنت سے میر رہاؤس کو پھولوں اور برقی قمقموں سے سجایا گیا تھا اور خاص خیال لائٹنگ کار کھا گیا تھا جو ہر فمشن کے مکر تھیم کے لحاظ سے جگمگانی تھی مایوں کے لیے سیلولائٹ کا انتخاب کیا گیا تھا مہندی کے لیے گرین سیلو اور بلو لائٹ کو چوز کیا گیا جس کی وجہ سے شیشے کے بنے

عالیشان میر ہاؤس مختلف قسم کے رنگوں سے جگمگا رہا تھا۔۔۔ اور اسی طرح میران مینشن اور اسفند ہاؤس کو بھی سجایا گیا تھا۔۔۔۔۔

آنے والے مہمان ستا آئش سے اس عالیشان شیشے کے محل کو دیکھ رہے تھے سب مہمان آچکے تھے اور زویا جاناں اور نور اس وقت ولی برہان ملک کے کمرے میں تھیں جن کی خواہش پر ولی نے ان کو وہاں رہنے کی اجازت دے دی تھی۔

آمنہ بیگم اور صوفیہ بیگم اور ماہین آنے والے سب مہمانوں سے مل رہی تھی اور ان کے کھانے پینے کا انتظام ملازموں کے حصے تھا جو باخوبی نبھا رہے تھے جانتے تھے ذرا سی غلطی اور اپنی نوکری سے ہاتھ دھو بیٹھتے۔ جبکہ سب مرد حضرات اسفند ملک ہاؤس میں تھے۔

"کتے، کمینے اتنا تیل کیوں لگا رہا ہو پہلے ہی تو نے اتنا سارا ابٹن لگا دیا ہے تو میرے ہاتھ چھوڑ ایک دفع پھر تجھے بتاؤں گا۔"

www.urdu novelsmania.com

شازل زور سے چیخا مگر یہاں اثر کسے ہونا تھا۔ وہ وائٹ قمیض شلوار پہنے بہت ہینڈسم لگ رہا تھا مگر اس وقت تیل اور ابٹن سے زرام اور اسکے کرنز نے بہت برا حال کر دیا تھا اس لیے وہ چیخ رہا تھا۔ لاؤنچ میں گاؤتکیہ لگائے تھے۔ ولی نے بھی آج وائٹ سوٹ پہنا تھا وہ بھی صرف اسکی ضد پر اسکا کہنا تھا ہم تین وائٹ پہنیں گے اس لیے ولی نے آج بلیک نہیں پہنا تھا مگر وائٹ کمر میں وہ انتہا کا ہینڈسم

لگ رہا تھا اور اس پر اسکا غصہ جو اسے اور زیادہ پرکشش بنا رہا تھا سب بڑوں نے رسم کر لی تھی اب سب صوفوں پر بیٹھے تھے اور ان کی حرکتوں پر مسکرا رہے تھے اور فیضان کا تو ہنس ہنس کر برا حال تھا اسکا کہنا تھا اب بتاؤ میں نے کہا تھا نہ شادی خانہ بربادی۔ اب ینگ جنریشن ان کو گھیر کر بیٹھی تھی جن سے بات کرتے وقت سب ہزار بار سوچتے تھے آج ان کو پکڑ کر بیٹھے تھے کہیں یہ لوگ بھاگ نہ جائیں ولی با مشکل اپنے بازوؤں پر اپنے کزنز کی گرفت برداشت کیے ہوئے تھا ورنہ کسی کی اتنی ہمت نہیں ہو رہی تھی وہ سب ولی کے قریب بھی جائیں یہ صرف زرام کی وجہ ہو رہا تھا مگر شازل کو صرف ابٹن اور تیل سے الجھن ہو رہی تھی کیوں کہ وہ اس کے کندھوں پر ٹپ ٹپ کر رہا تھا۔ اور ان دونوں کی شلواریں بھی زرنے گھٹنوں تک چڑھا دی تھیں۔

"کیڑے مکوڑے ایس پی۔۔ اگر تم نے میرا حال شازل جیسا کیا نہ تو میں تیرا اس سے بھی برا حال کروں گا۔"

زرام کو اپنی طرف بیٹھتا دیکھ ولی نے دانت پیس کر اسے وارن کیا کیوں کہ اسنے شازل کی حالت دیکھ کر جھرجھری لی تھی مگر سامنے بھی زرام تھا جو اپنے کزنز سے اور تیل منگوا کر پیٹھا تھا۔ اور پھر سے ڈھٹائی سے مسکرایا تو ولی اور شازل جو وہ زہر سے بھی برا لگ رہا تھا۔

"بیٹا تم دونوں جتنا مرضی مجھ پر چیخ پکار کر لو مگر آج چلے گی تو صرف زرام اسفند ملک کی۔۔"

وہ ولی کے گالوں پر ہلدی لگاتا ہوا بولا تو ولی کو اس پر غصہ آنے لگا جو لگا کم مسل زیادہ رہا تھا جس پر ولی کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔ اب وہ اسکے سر پر تیل گرا رہا تھا جس پر ولی نے اپنی آنکھیں بند کی تھیں کیوں تیل اسکے چہرے پر گر رہا تھا۔ اور پھر اسکی حالت پر سب نے قہقہہ لگایا تو ولی کی آنکھیں سرخ ہونے لگیں جو اسکے غصے کی علامت تھی۔ مگر آج تو کوئی اسکے غصے کو کسی خاطر میں نہیں لارہے تھے۔

"کمینے اب میری ٹانگوں کو تو بخش دے۔۔"

اب پھر سے وہ شازکی طرف آیا تھا اور اسکی ٹانگوں پر لگانے لگا تو وہ اپنی ٹانگوں کو کچھے کرنے لگا۔۔

"دیکھ میرے سالے اس سے تیری ٹانگیں نکھر جائیں گی سمجھا کر میری بات کو۔۔"

زرام اسے آنکھ مارتا ہوا بولا تو ولی اور شاز نے اسکی بیغیرتی پر دانت پیسے تھے اور یہیں پر شازکی برداشت ختم ہوئی تھی۔

"تو ایسا کر کہ اسی تیل میں ڈوب کے مر جا۔۔"

وہ اپنے ہاتھ چھڑواتا اٹھ کھڑا ہوا اور ایک سیکنڈ بھی دیر کیے بغیر سیڑھیوں کی جانب بھگا تھا وہیں کچھے سے سب کا قہقہہ گونجتا تھا اور زرام کندھے اوچکا تاویلی کی طرف مڑا۔۔

"چلو بھی میرے شیروں تم لوگوں کا کام ختم ہوا۔۔ یہ میرا اسپیشل بندہ ہے اسکو میں خود پروٹوکول دوں گا۔"

کہتے ساتھ ہی اسنے بچا کو چہ تیل ولی کے سر پر انڈیل دیا تو باکی سب اسے چھوڑ کر بھاگے تھے تو ولی بھی اٹھ کھڑا ہوا۔۔

"بیٹا جتنا اڑنا ہے اڑ لے تیرا بھی وقت آئے گا۔۔"

ولی اسے دہمکی دیتا اوپر اپنے کمرے میں چلا گیا جہاں شازل گیا تھا۔

"شیراب اپنی خیر منانا اب جلدی سے جاؤ۔۔ وہاں سب تمہارا انتظار کر رہے ہیں۔۔"

فیضان اسکے پاس آتا ہوا بولا جوابن کی تھال کو کور کر رہا تھا فیضان کی بات پر مسکرایا۔۔۔

ارے بھائی تب کی تب دیکھیں گے اور پلیز آپ ان دونوں پر نظر رکھنا۔۔"

وہ کہتا ہوا جلدی سے لاؤنچ سے بھاگا تھا کیوں کہ میرا ہاؤس میں سب ابٹن کا انتظار کر رہے تھے۔ اور کچھ فیضان مسکرا کر رہ گیا تھا۔۔

شام ہو چکی تھی کچھ دیر لان میں مایوں کی رسم ہونا تھا وہاں سویمنگ پول کو بہت خوبصورتی سے سجایا گیا تھا اور اس سے تھوڑا دور مختلف قسم کے پھولوں اور لائٹوں سے ڈیکوریٹڈ سٹیج بنایا گیا تھا اور اسکو خوبصورت بنانے والا درمیان میں رکھا گیا جھولا تھا جس کو گیندے کے پھولوں سے سجایا گیا تھا پورا لان سیلو، اورنج اور سبز رنگ سے سجا ہوا تھا اور سٹیج کے بالکل سامنے گاؤتکیے لگائے گئے تھے جہاں درمیان میں ڈھولکی رکھی گئی تھی اور ارد گرد لڑکیاں بیٹھی تھی سویمنگ پول کے پاس میوزک سیسٹم سیٹ کیا گیا تھا اور بڑی عورتوں کے لیے لان میں ہی صوفے سیٹ کیے گئے تھے جن پر وہ براجمان تھیں اور ارد گرد بڑی تعداد میں ولی کی خواتین ملازمین سب کچھ سمجھا لے ہوئیں تھیں اتنے خوبصورت انتظام پر سب لوگوں کی زبان پر ولی برہان ملک کی تعریفیں تھی جس نے بہت کم ٹائم میں سب کچھ ارتج کر دیا تھا۔ کچھ دیر پہلے ہی دونوں کولا کر سٹیج کے درمیان میں رکھے جھولے پر بیٹھا تھا۔

سیلو کمر کا لہنگا زیبتن کیے، بالوں کی فرنٹ چوٹیا بنائے، دوپٹے کو سر پر سیٹ کیے، ہلکے میک اپ میں، پھولوں کا زیور پہنے اور دونوں ہاتھوں میں خوبصورت گجرے۔ جاناں اور زویا ایک جیسی تیار

ہوئیں نظر لگ جانے کی حد تک بہت خوبصورت لگ رہی تھیں آمنہ بیگم اور صوفیہ نے نجانے کتنی بار انکی نظراتاری تھی جس پر دونوں مسکرا دیتیں اگر شازا اور ولی ان کو دیکھتے تو یقیناً آج ہی ان کو اپنی قید میں کر لیتے۔ آج ہر ایک کی نظروں میں ان کے لیے حسرت تھی تو کسی کے زبان پر ماشاء اللہ تھا۔

"ارے آمنہ اور صوفیہ رسم کب شروع کرنی ہے 7 تو بچنے والے ہیں بچیاں تھک جائیں گی۔۔۔"

نسرین آپا نے اپنے ساتھ صوفیوں پر بیٹھیں دونوں کو مخاطب کیا جو اپنی خوبصورت بیٹیوں کو محبت سے دیکھ رہی تھیں جو شرمائی گہرائی بہت خوبصورت پریاں لگ رہی تھیں۔ پھر آپا کی طرف متوجہ ہوئیں

آپا میں نے ابھی فیضان کو کال کی تھی وہ کہہ رہا تھا زرا مگھر سے نکل پڑا ہے بس 15 بیس منٹ تک پہنچ جائے گا ولی اور شازل کی رسم ہو گئی ہے وہ بس آنے والا ہے۔۔۔

www.urdu novelsmania.com

ان کے جواب پر آپا نے ٹھیک ہے میں سر ہلایا اور پھر کچھ ارد گرد کی باتوں میں مگن ہو گئیں۔۔۔

ویسے آج دو لے بھی یہاں ہوتے نہ تو اپنی حسین دولہنوں کے دیکھ کر آج تم دونوں کی خیر نہیں ہونی تھی۔۔۔

جاناں اور زویا کو دیکھ کر ایک کرن شرارت سے بولی تو وہ دونوں شرما گئیں تو سب لڑکیوں نے ہوٹنگ کی۔

"ہاں جانو بھائی اور زویا کے کھڑوس پر نس نے سب کے سامنے ان دونوں کو اٹھا کر لے جانا تھا۔"

اس کی بات سن کر دونوں کے چہروں پر سرخ لالی بکھری تھی اور دل کی دھڑکنیں تیز رفتار سے چلنے لگی تھیں۔ جانناں اور زویا کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھی سیلوں گھیر دار فراک زیب تن کیے جس پر گوٹے کا کام کیا گیا تھا ہمرنگ کام دار دوپٹا جس کو گلے میں ڈالا ہوا تھا، لائٹ میک اپ کے ساتھ بالوں کو اپنی نازک کمر پر کھولا چھوڑے، ہاتھوں میں گجرے پہنے اور جیولری کے نام پر کانوں میں پھولوں کے بنے جھمکے اور اپنے پیروں کو کھوسے میں قید کیے نور بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔

"نور گڑیا۔۔۔ تم بھی کم حسین نہیں لگ رہی آج تو زور سے تم نہیں بچ سکو گی وہ پہنچنے والا ہے۔۔۔"

ماہین بھابی نیچے تکیے کے ساتھ ٹیک لگائے خوبصورت سیلو سوٹ پہنے نور کو دیکھ کر شرارت سے بولیں تو وہ جھنپ گئی تو سب نے قہقہہ لگایا اور پھر آمنہ بیگم کی آواز پر اٹھ کر بھاگی۔۔۔۔۔

جی ماما جان۔۔۔۔۔

ووان دونوں کے پاس آتی ہوئی بولی تو سب نے مسکرا کر اس چھوٹی سی لڑکی کو دیکھا جو انتہا کی خوبصورت لگ رہی تھی۔

بیٹا اندر جاؤ۔۔۔ زرام آیا ہے اس سے ابٹن کی تھال لے آؤ۔۔

صوفیہ بیگم نے کہا تو وہ اپنی ایک کزن کو لیے دھڑکتے دل کے ساتھ اندر کی جانب بڑھ گئی۔

اسنے لاؤنچ میں قدم رکھا تو اسکی نظر سامنے رکھے گئے صوفیہ پروانٹ قمیض شلوار میں بیٹھے زرام پر گئی جو انتہا کاہند سم لگ رہا ہے دیکھ کر نور کے دل کی ایک بیٹ مس کی۔ تو پھر وہ دھڑکتے دل کے ساتھ اسکے قریب آئی اور اس کی کزن نے چھٹ سے زرام کو سلام کیا۔

www.urdu novelsmania.com

وہ اپنے موبائل سے نظر اٹھاتا ہوا جواب دیتا اپنی نظریں نور پر جمادیں تو وہ بیچاری اسکی گہری نظروں سے گھبراتی اپنے دل کی دھڑکنوں سے او بھتی نظریں نیچے کر گئی جس پر زر کے سرخ ہونٹوں پر مسکراہٹ نمودار ہوئی اور اپنے پاس کھڑی صبا سے مخاطب ہوا۔۔

صبا بچے آپ یہ تھال لے جاؤ۔۔

اسکی بات پر نور نے ایک دم اپنی نظریں اسکی طرف اٹھائیں جو اسے نظر انداز کیے صبا کو میز پر رکھی ابٹن کی تھال اٹھا کر دے رہا تھا اور پھر وہ تھال لیتی باہر چلی گئی اور پھر نور کی طرف دیکھا جو خاموش کھڑی اپنی انگلیاں چٹا رہی تھی۔ زرنے اسے سمجھنے کا موقع دیے بغیر اسے اپنی اور کھینچا تو وہ اس حملے کے لیے تیار نہیں تھی چیختی ہوئی سیدھا اسکی گود میں گری۔۔

"یہ۔۔۔ یہ کیا کر رہے ہیں۔۔۔ چھوڑیں۔۔۔ کوئی آجائے گا۔۔۔"

وہ شرم سے چور ہوتی اسکے ہاتھ اپنی کمر پر سے ہٹانے لگی جس نے اپنے دونوں ہاتھوں سے اسکی کمر کو جکڑا ہوا تھا اور اسے اپنے قریب کیے مسکرا ہوا تھا۔۔۔۔

"ابھی کچھ کیا کہاں ہے۔۔۔ اور اس وقت کوئی یہاں نہیں آ رہا باہر رسم شروع ہو چکی ہوگی۔۔"

وہ اسکی گردن سے دوپٹا ہٹاتا ہوا آنکھوں میں چمک لیے بولا تو نور کو ماہین کی کسی بات یاد آنے لگی گہرا ہٹ اور شرم سے پڑتے سرخ چہرے کے ساتھ داخلی دروازے کی طرف دیکھنے لگی جس پر زرنے اسکا چہرہ ٹھوڑی سے پکڑ کر اپنی طرف کیا اور اسکے کان کے پاس جھکا اور مدہم آواز میں سرگوشی

کرنے لگا اسکے ہلے لب نور کے گالوں پر مس ہونے لگے تو وہ اسکی شرٹ کے کالر کو اپنے ہاتھوں میں جکڑ گئی۔۔

"بہت خوبصورت لگ رہی ہو جانم دل چاہا رہا ہے میں تمہیں سب سے دور کہیں لے جاؤں جہاں میں تمہیں اپنی محبت کی شدت سے واقف کروا سکوں۔۔۔"

وہ سرگوشی کرتا اسکی گردن پر جھک کر اسکی جان نکالنے لگا۔۔۔ وہ نازک سی جان اسکے ہونٹ اپنی گردن سے ہوتے ہوئے اپنے کندھوں پر محسوس کرتی گھٹی گھوٹی آوازیں بولی اگر پہلے والی نور ہوتی تو اپنی زبان کے جوہر دکھا کر ہی اسے کچھ ہٹا چکی ہوتی مگر نکاح کے بعد اور اسکی ناراضی کے بعد وہ اس سے بہت زیادہ ڈر گئی تھی اور اسکے ڈر اور گہرا ہٹ زرام کو زیادہ اچھی لگ رہی تھی۔

"پلیز زرخوڑیں۔۔۔ مجھے آپنی اور زویا کو ہلدی لگانی ہے۔۔۔"

وہ اسے کچھ کرتی ہوئی کانپی مگر زرا اسکے کے کپکپاتے پنک لیسٹیک میں قید ہونٹوں پر جھکا اور نرمی سے چھوتا ہوا کچھ ہٹا تو وہ اپنی رفتار سے بھاگتی دھڑکنوں سے ڈرتی اسکے سینے میں منہ چھپاتی لمبے لمبے سانس لینے لگی تو وہ اسکا سر تہمتپانے لگا۔۔۔۔

"شش کچھ نہیں ہوا جانم۔۔۔۔۔ رلیکس ہو جاؤ۔۔"

وہ اسکا چہرہ تھامتا ہوا پیار سے بولا تو وہ ایک نظر اسے دیکھتی جلدی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔۔۔

میں۔۔۔۔۔ میں جا رہی ہوں میرا دل گھبرا رہا۔۔۔۔۔

وہ جلدی سے کہتی باہر جانے لگی مگر زرام کی آواز پر واپس اسکی طرف مڑی۔۔۔۔۔

"کیا تم ایسے ہی گھبراتی رہو گی مجھ سے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ میں تمہارے چہرے پر شرم کے آثار دیکھنا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔ مگر ڈر نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

وہ کہتا ہوا اٹھ کر اسکے مقابل آیا جو با مشکل اسکے کندھوں پر آ رہی تھی۔۔۔۔۔

www.urdu novelsmania.com

مجھے ڈر لگتا ہے۔۔۔ کہیں آپ مجھ سے ناراض نہ ہو جائیں۔۔۔ میں نے آپ کے ساتھ۔۔۔۔۔

ابھی اسکی بات مکمل نہیں ہوئی تھی جب زرام نے اسے اپنے سینے سے لگایا۔۔۔۔۔

"میں کیوں ناراض ہونے لگا تم سے جانم؟ میں کبھی نہیں ہو سکتا۔۔۔ تم پہلے کی طرح مجھ سے باتیں کرو مگر اپنی زبان کے جوہر مت دکھانا۔۔۔"

وہ پہلے محبت سے پھر آخر میں شرارت سے بولا تو نور نے اس کے سینے سے سہراٹھا کر اس کے سینے پر مکا مارا جس پر زرام کو تو اثر نہیں ہوا بلکہ اس کا ہی ہاتھ درد کرنے لگا۔۔۔۔

"افس زر آپ انسان ہیں یا پتھر میرا ہاتھ درد کرنے لگا۔۔۔"

وہ خفگی سے کستی زرام کو بہت پیاری لگی تو زرام نے اس کے ماتھے پر اپنے لب رکھے تو شرما کر کچھے ہیٹھی جس پر زرنے اسے گھورا۔۔۔۔

"ہا ہا ہا زمر میرے زہریلے سے میٹھے ناگ۔۔۔۔۔ اب آپ سے میں نہیں ڈروں گی اب نے مجھے نہ ڈرنے کی پرمیشن دے دی۔۔۔"

وہ داخلی دروازے پر پہنچ کر شرارت سے بولی تو زرام بھی مسکرا دیا اور اس کے جانے کے بعد سرشار ہوتا خود بھی یہاں سے جانے لگا یہ لیڈیز فکشن تھا وہاں نہیں جاسکتا تھا۔۔۔

شاز۔۔۔۔

رات کے 12 بجے کا وقت تھا دونوں بیڈ پر لیٹے اپنے دونوں ہاتھوں کو فولڈ کیے سر کے نیچے رکھے چھت کو گھور رہے تھے جب اسی پوزیشن میں لیٹے ولی نے شازل کو پکارا۔

ہمم

ایک لفظی جواب

"یار مجھے نیند نہیں آرہی۔۔۔۔۔"

ولی نے اپنی پریشانی اسے بتائی اور اسکی طرف رخ پھیرا۔

"مجھے بھی نہیں آرہی یار۔۔۔۔۔ کیا کر سکتے ہیں؟"

شازل نے اسکی طرف دیکھ کر بے بسی سے کہا۔۔۔

"چلو اٹھو۔۔۔۔۔"

ولی اٹھ کر بیٹھا تو شازل نے نا سمجھنے والے انداز میں اسے دیکھا

کہاں؟

شازل اسے شرٹ پہنتے دیکھ کر پوچھا اور خود بھی اٹھ کر بیٹھا اور شرٹ پہننے لگا۔

"میر رہاؤس۔"

ولی کے جواب پر شازل نے سامنے رکھے صوفے کی طرف دیکھا جہاں زرام گہری نیند میں سویا ہوا تھا۔

یار ولی یہ کیمینہ دھوکے باز اٹھ گیا تو سب کے سامنے شرمندہ کر دے گا۔۔۔

www.urdu novelsmania.com

شازل آہستہ آواز میں بولا کیوں کہ زرام نے کروٹ بدلی تھی۔

نہیں اٹھتا تو چل جلدی۔۔۔۔

ولی کہتا ہوا کمرے کے دروازے کو کھولا اور شازل بھی اسکے کچھے آیا ابھی نکلنے لگے تھے جب زر کی آواز پر دانت پیس کرا سکی طرف مڑے تھے۔

"پہلے بھی کہا تھا اب بھی کہہ رہا ہوں پولیس والا سوتے ہوئے بھی جاگتا ہے۔۔ تو مجھ سے چھپ کر کہا جا رہے ہو۔۔"

زرام اٹھ کر بیٹھا اور اپنی ہنسی ضبط کرتا انکے غصے بھرے چہرے کو دیکھ کر بولا جو اس کو خون خوار نظروں سے گھور رہے تھے۔

"کیڑے مکوڑے ایس پی اگر تو سننا چاہتا ہے کہ۔۔" ہم کہاں جا رہے ہیں؟ تو سن ہم اپنی بیویوں سے ملنے جا رہے ہیں کوئی مسئلہ ہے تجھے؟

ولی آہستہ آواز میں غرایا کیوں کہ اس وقت سب سو رہے تھے ان کی آواز پر اٹھ بھی سکتے تھے۔

"اور اب اگر تو نے ہمیں روکنے کی کوشش کی تو میں تیرا قیمہ بنا دوں گا۔"

شازل اسے منہ کھولتے دیکھ تبئیہ کرنے لگا۔۔

"جاؤ۔۔۔ جاؤ۔۔۔ میں کیوں تم لوگوں کو روکنے لگا شوہر ہو تم لوگ ان دونوں کے۔۔۔۔ میں نے کب کہا دیکھنا منع ہے؟؟ میں تو ویسے ہی تم لوگوں سے پوچھ رہا تھا۔۔۔"

زرام معصوم سی شکل بنا کر کہتا انکا بی بی ہانی کر گیا۔۔۔۔

"کتے کمینے شام سے تو ہمیں وہاں جانے نہیں دے رہا تھا یہاں تک کہ فون بھی نہیں کرنے دے رہا تھا وہ سب کیا تھا۔۔۔۔"

شازل اور ولی ایک ساتھ صدمے سے چیخے تو وہ انکو آنکھ مارتا ہوا انکے چہروں کو غصے سے لال کر دیا۔

"وہ تو میں تم دونوں کو ٹپتا ہوا دیکھنا چاہتا تھا اب میں نے تم لوگوں کی ٹپ دیکھ لی تو تم لوگ جاسکتے ہو۔"

زرام ہنستا ہوا واپس لیٹ گیا تو شازل اور ولی نے آگے بڑھ کر اسکے پیٹ میں مکوں کی برسات شروع کر دی۔۔۔۔

"جاناں بھوک لگی ہے"۔۔۔۔۔ کچن میں کھانا کھانے چلیں؟؟

زویا اور جاناں ولی کے کمرے میں اسکے بیڈ پر لیٹی ہوئیں تھیں نیند تو انکو آ نہیں رہی تھی جب زویا معصوم سامنے بنا کر اٹھ بیٹھی اور جاناں اسکے پیارے سے چہرے کو دیکھ کر یہ نہ کہہ سکی کہ اگر کوئی اٹھ گیا تو سب کیا سوچیں گے مایوں کی دولہنیں اس طرح کچن میں کیوں کہ وہ دونوں مایوں کے لباس میں ہی تھیں بس چہرہ اس وقت ہر بناوٹی چیز سے پاک تھا۔۔۔۔۔

"یار جاناں یہ ولی کا میرا ہاؤس کتنا پیارا ہے نہ۔۔۔"

بریا نی گرم کرتی جاناں کو دیکھ کر زویا ستائش سے بولی۔۔۔

"زونی ولی بھائی کا میرا ہاؤس تمہارا بھی ہے آخر کو تم انکی بیوی ہو۔ بھائی کو کہہ دینا وہ شادی کے بعد کچھ دن کے لیے تمہیں یہاں پر لے آئیں۔۔۔۔۔"

جاناں نے اسکے سامنے پلیٹ رکھتی ہوئی پیار سے بولی تو وہ منہ بسور گئی۔۔۔

"میں انکی دوسری بیوی ہوں۔۔۔ مجھے وہ یہاں کیوں لے کر آئیں گے وہ تو اپنی پہلی بیوی گندی سیگڑ کو لے کر آئیں گے۔۔۔"

زویا کچن میں رکھی چیر پر بیٹھی اور خنا خفا اور اداس لہجے میں بولی تو جانان کو پہلے تو ہنسی آئی مگر دروازے پر کھڑے ولی کو دیکھ کر شکاٹ ہوئی اور آہستہ سے اسکے پاس گئی اور زویا اپنے آنسوؤں ضبط کرتی پلیٹ پر جھکی رہی۔۔۔

بھائی آپ یہاں کیسے؟؟؟

جانان دھیمی آوازیں اس سے اسفار کرنے لگی۔

"چند ابھی تم کمرے میں جاؤ اس سے پہلے کوئی یہاں آجائے"

ولی اسکے سر پر بوسہ دیتا ہوا بولا تو جانان مسکرا کر ایک نظر زویا پر ڈال کر چلی گئی۔۔۔ تو ولی اپنی خنا خفا سی ہارٹ بیٹ کے پاس گیا اور پچھے سے اسے اپنے حصار میں لیا تو وہ بوکھلا گئی اور ڈر سے گرنے لگی تو ولی نے اسے اپنی گود میں اٹھالیا۔۔۔۔۔

یہ۔۔۔ یہ آپ یہاں کیا کر رہے ہیں؟؟؟" چھوڑیں مجھے۔۔۔ ورنہ میں نے چیخ مار دیں ہے اور جاناں کہاں گئی۔"

زویا غصے اور شرم سے سے اسے گھورنے لگی جو مسکرا کر چلتے ہوئے اسے دیکھ رہا تھا۔۔

"ہارٹ بیٹ فحال خاموش رہو۔۔۔ تھوڑی دیر تک بتاتا ہوں۔۔۔"

ولی اسکی غصے سے سرخ ہوتی ناک کو چھو کر بولا تو وہ خود میں سیٹ گئی اور ولی کے سینے میں منہ چھپا لیا تو ولی اس کی ادا پر مسکرا کر رہ گیا۔

"لو ہارٹ بیٹ اب پوچھو جو پوچھنا ہے۔۔۔"

ولی اسے سوئینگ پول کی طرف لاتا ہوا بولا اور اسے دیوار کی کے ساتھ لگا کر کھڑا کیا تو وہ آنکھیں کھولتی ولی کو دیکھنے لگی اور ارد گرد دیکھا جہاں بہت کم روشنی تھی اور وہ دونوں مدہم روشنی میں ایک دوسرے کے بہت قریب کھڑے تھے ولی نے اسکے دونوں ہاتھ اوپر دیوار کے ساتھ لگائے ہوئے تھے جس پر زویا کو گہرا ہٹ ہونے لگی اور دل زور زور سے دھڑکنے لگا اور اس پر کپکپاہٹ طاری ہو گئی

"یہ۔۔۔ ولی کیا کر رہے ہیں۔۔۔ دور ہٹیں۔۔۔ میں ناراض ہوں آپ سے۔"

وہ اسے خود پر جھکتا دیکھ زور سے چیختی تو ولی نے اسکی سانسوں کو بند کر دیا اور خود کا سارا غصہ جو اسکی دوری کا تھا اپنی بے چینی سب کچھ زویا میں انڈیلنے لگا زویا اپنے دل کی دھڑکن پر ولی کی دھڑکنیں محسوس کرتی اور اسکے شدت بھرے لمس سے کانپنے لگی مگر ولی تو اپنی منمائیاں کرنے میں مصروف رہا۔۔۔۔۔ اور جب کچھ ہٹا تو زویا شرم سے سرخ ہوتی اسکے سینے پر تھپڑ مارنے لگی۔۔۔۔۔

"بہت بورے ہیں آپ ولی۔۔۔۔۔ میں تو دوسری بیوی ہوں نہ اس لیے میرے ساتھ ایسے کرتے ہیں۔۔۔"

وہ پھولی ہوئی سانس کے درمیان بولی تو ولی نے اسے اپنے سینے سے لگایا۔۔۔۔۔

"تم میری سب کچھ ہو میرا سکون میرا چین سب کچھ ہو میرے جینے کی وجہ ہو تم۔۔۔"

وہ اسکے کانوں میں سرگوشیاں کرتا ایک بار پھر سے اسے خود میں اوجھ گیا۔۔۔۔۔۔۔۔

آآآ۔۔۔ آپ یہاں کیا کر رہے ہیں؟

جاناں اپنے کمرے میں داخل ہوئی تو بیڈ پر لیٹے شازل کو دیکھ کر بولی اور جلدی سے دروازہ بند کیا اگر کوئی ریشے دار دیکھ لیتا تو اور اسکے گھبراے چہرے کو دیکھ کر شازل محفوظ ہوا اور مسکرا کر اپنے ڈیملز کا دیدار کروایا تو جاناں اسکی حرکت پر ناک چڑھ گئی۔۔

"یہاں میرے پاس آؤ۔۔۔"

وہ ہاتھ آگے کیے اسے اپنے پاس بلانے لگا

"نہیں آپ یہیں بتائیں میں سن رہی ہوں۔"

وہ اس کی گہری نظروں سے گھبراتی ہوئی بامشکل بولی جو اسے بہت غور سے دیکھ رہا تھا وہ نکھری نکھری سیدھا شازل کے دل کو چھو رہی تھی۔۔۔

"جان آجاؤ ورنہ میں تمہارے قریب آیا تو تمہیں مسلہ ہو سکتا ہے۔۔۔"

شازل اسے آنکھ مارتا شرارت سے بولا تو جاناں سانس روکے اسکے قریب جانے لگی اور اسکے پاس پھنچی تو شازل نے کھیچ کر اسے اپنے اوپر گرایا تو اسکا دوپٹا نیچے فرش پر گرا اور خود اسکے سینے سے جا لگی اس سے پہلے کے وہ کچھ سمجھتی یا سیدھی ہوتی شازل نے اپنے ہاتھوں کی مدد سے اسے بیڈ پر کھینچا اور سیدھا لیٹا کر خود اس پر جھک گیا جو اپنی بڑی آنکھوں کو مزید بڑا کیے اسے گھور رہی تھی دھڑکتے دل کے ساتھ اسے ہٹانے لگی تو شازل نے اسکے ہاتھوں میں اپنی انگلیاں پھنسائی تو وہ خود کو چھڑوانے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔۔

"مسٹر واحیات یہ کیا حرکتیں کر رہے ہیں۔۔۔ کچھ ہٹیں مجھے سانس نہیں آرہی۔۔۔۔"

وہ اسے خود پر جھکتے دیکھ جلدی سے بولی تو شازل نے اسکے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر خاموش کر دیا۔۔۔

"شش۔۔۔۔ تمہارا زیادہ وقت نہیں لوں گا جان۔۔۔۔ بس کچھ دیر کے لیے خاموش رہو اور مجھے تمہاری خوشبو کو محسوس کرنے دو۔۔۔۔۔"

کہتے ساتھ ہی وہ اسکی گردن پر جھک گیا اور وہاں اپنا لمس چھوڑنے لگا اور اسکی ہلدی کی ملی جلی خوشبو کو محسوس کرنے لگا تو جاناں اپنی سانس روکے اسے منمنایاں کرنے دیں جاناں اسکے ہونٹوں کو اپنے کندہوں پر محسوس کرتی آنکھیں زور سے بند کر دیں۔۔۔۔

"جان آنکھیں کھولو۔۔۔۔"

اسکی سرگوشی پر وہ دھیرے سے آنکھ کھولتی اسکی طرف دیکھنے لگی جو اسکے ہونٹوں کو دیکھ رہا تھا جاناں کو اب اپنی جان نکلتی ہوئی محسوس ہوئی تو وہ اس پہلے کچھ بولتی شازل اسکے ہونٹوں پر جھک آیا اور خود کو سیراب کرنے لگا اور کچھ دیر بعد مسکراتا ہوا کچھ ہٹا تو جاناں لمبے لمبے سانس لینے لگی وہ ایک بار پھر سے اس پر جھک آیا تو جاناں مزاحمت کرتی خود کو کچھڑوانے لگی مگر بے سوجب شازل کو لگا وہ سانس نہیں لے پارہی تب اس کو آزاد کرتا اٹھ کھڑا ہوا تو بری طرح کھانستی اٹھ کر بیٹھی اس کی حالت پر شازل پریشان ہوتا اسکے پاس بیٹھا اور اپنے سینے سے لگا گیا۔۔۔۔۔

سوری جان۔۔۔۔۔

اسکے سوری کرنے پر وہ اسکے سینے پر مکے مارنے لگی۔۔۔

بہت واجیات ہیں آپ شازل۔۔۔

وہ اسے دھکا دیتی لیٹ گئی۔

"جان خود کو مضبوط بناؤ ایک دن ہے تمہارے پاس پھر تمہیں میری شدتیں برداشت کرنی پڑیں گی۔۔"

وہ اسکے ماتھے پر بوسہ دیتا کمرے سے باہر چلا گیا تو جاناں نے شرم سے خود کو کمرے میں چھپایا۔۔۔
 بلا آخر آج مہندی کی رات بھی آن پہنچی تھی پورا میر رہاؤس روشنیوں سے جگمگا رہا تھا ہر طرف
 شور شرابے گانوں اور قہقہوں کی آواز گونج رہی تھی ہر طرف رنگوں کا سیلاب ادا آیا تھا۔ بڑی تعداد میں
 میڈیا شاذی نمبر ون اور ولی برہان ملک کی مہندی کی خبریں چلا رہی تھی ہر طرف خوشی کا سماں تھا

بلیک کمر کی قمیض شلوار میں ملبوس، پشاوری چپل پہنے، گلوں میں سیلوچنری ڈالے اپنی دولہن کے
 ساتھ سٹیج پر بیٹھے انتہا کے ہینڈ سم لگ رہے سب لڑکیاں اپنی نظریں ان پر جمائے ہوئیں تھیں تو کچھ انکی
 دھڑادھڑ تصویریں بناتیں اپنی موبائل میں قید کر رہی تھیں دونوں دولہنوں کو دیکھ کر سب مہبت رہ
 گئے تھے وہ لگ ہی اس قدر خوبصورت رہیں تھیں ہر ایک ستائش سے ان کو دیکھ رہا تھا۔
 کوئی شازل اور ولی کی قسمت پر رشک کر رہا تھا تو کوئی جاناں اور زویا کی قسمت پر جو گرین اور پنک کمر
 کے کا مڈا بھاری مگر خوبصورت لہنگوں میں چہرے کو گھوگھٹ میں چھپائے ہاتھوں میں خوبصورت
 گجرے پہنے وہ دونوں ولی اور شازل کا دل زور سے دھڑکا رہیں تھی کانپ تو وہ دونوں بھی رہیں تھیں جو
 انکے قریب تر بیٹھے مسلسل اپنے ہاتھوں سے ان کی سانسوں کو و تھل پتھل کر رہے تھے۔

شازل اور ولی کو ان دونوں کو گھونگھٹ میں دیکھ کر انتہا کا غصہ آیا تھا یہ سب زرام کی وجہ سے ہو رہا تھا اسکے کہنے پر ہی مہندی کا کبا بن فگشن رکھا تھا صرف اور صرف شازل اور ولی کی منت سماجت پر زرام کو ان پر بلا آخر ترس آ ہی گیا تھا۔۔

مہندی کی رسم اور کھانے کے بعد سب لوگ ینگ جزیشن کا ڈانس انجوائے کر رہے تھے جہاں ڈانس فلور پر سب خوبصورت گانے پر ڈانس کر رہے تھے۔۔

اونے کوڑیے اونے کوڑیے تیرے تن سے پھسل نہ جائے
اونے کوڑیے اونے کوڑیے تیرے تن سے پھسل نہ جائے

تیرا لال دوپٹا مل کا
تیرا لال دوپٹا مل کا

اونے منڈیا اونے منڈیا سینے سے نکل نہ جائے
اونے منڈیا اونے منڈیا سینے سے نکل نہ جائے

ارمان تیرے دل پاگل کا

ارمان تیرے دل پاگل کا

عاشق مجنوں آوارہ تھا سب کی نظروں کا مارتھا
کیا چین سے اڑتا پھر تا تھا کتنا خوشحال کنوارہ تھا

اونے گوریے اونے گوریے تو نے اڑتے پہنچی کو
اونے گوریے اونے گوریے تو نے اڑتے پہنچی کو

دل کے پیئخرے میں بند کیا

دل کے پیئجرے میں بند کیا

دل کے پیئخرے میں بند کیا

دل کے پیئجھرے میں بند کیا

اَوَاوَاوَاوَاوَاوَا

ہوش میں آنادان ذرا تومان میرا احسان ذرا
چل دیکھ میری ان آنکھوں میں میری چاہت کو پہچان ذرا

اونے پگلے اونے پگلے کیسے تجھ کو سمجھاؤں
اونے پگلے اونے پگلے کیسے تجھ کو سمجھاؤں

کیوں میں نے اسے پسند کیا
کیوں میں نے اسے پسند کیا
کیوں میں نے اسے پسند کیا
کیوں میں نے اسے پسند کیا

میرا بھائی سیدھا سادھا ہے یہ لڑکی چھیل چھیلی ہے
ہے رنگ روپ تو ٹھیک ٹھاک بھیجے سے تھوڑی ڈھیلی ہے

اونے بلیے اونے بلیے میرے یار جے گی کیسے
اونے بلیے اونے بلیے میرے یار جے گی کیسے

جاناں کو شازل کی انگلیاں اپنی قمر پر رینگتی محسوس ہوئیں تو اسکی سانسیں تھم گئی دل کی دھڑکنیں معمول سے ہٹ کر تیز رفتاری سے چلنے لگی جاناں نے گھونگٹ میں ہی سر اوپر اٹھا کر اسکی طرف دیکھا جو لاپرواہ بنا مسکراتا ہوا سمانے ڈانس دیکھ رہا تھا۔۔

"پلیز اپنے ہاتھ کچھ کریں شاز۔۔۔۔۔ میرا دل گھبرا رہا ہے۔۔۔۔۔ آپ کو شرم نہیں آرہی اتنے سارے لوگ ہمیں دیکھ رہے ہیں۔۔۔ اور ساتھ بیٹھے ولی بھائی کا لحاظ کر لیں۔۔۔"

جاناں اسکے ہاتھوں کی جسارتوں سے گھبراتی اسکی جانب ہلکا سا جھک کر غصے سے بولی تو شازل مسکراتا ہوا اسے کمر سے کھینچ کر اپنے ساتھ لگایا تو وہ بوکھلا گئی۔۔

"جان یہ تمہاری مجھ سے اپنا خوبصورت چہرہ چھپانے کی سزا ہے جب تک فکشن ختم نہیں ہوتا ایسے ہی میری جسارتوں کو برداشت کرو۔"

شازل اسکے کان میں سرگوشی کرتا اسے گھبرانے پر مجبور کر گیا اور پھر سامنے آتے زرام کو دیکھ کر سیدھا ہوا جو انکی طرح کا لباس پہنے نور اور ماہین اور فیضان کے ساتھ مسکراتا ہوا اسٹیج کے قریب آ رہا تھا

"ماہی یاریہ اتنا بڑا گھونگٹ اٹھاؤ مجھے اپنی ہارٹ بیٹ کو دیکھنا ہے ورنہ میں نے کسی کا لحاظ نہیں کرنا
 --"

ولی ماہین کو دیکھ کر غصے سے بولا تو ماہین کے ساتھ ساتھ سب نے قہقہہ لگایا تو وہیں زویا نے گھونگٹ
 میں ہی اسے گھورا اور شرم سے سرخ ہوتی اسکے ہاتھ سے اپنا ہاتھ آزاد کروانے لگی جو کسی کا لحاظ کیے
 بناسب کے سامنے ہاتھ پکڑے ہوئے تھا اور پھر بھی کہہ رہا تھا کہ میں کسی کا لحاظ نہیں کروں گا پہلے
 کون سا کر رہے ہیں زویا دل میں ولی پر غصہ کرنے لگی سامنے تو کر نہیں سکتی تھی۔۔۔

"میرے کمینے یار۔۔۔۔۔ ہمیں تجھ سے یہی امید تھی کہ تو زویا کو دیکھ کر کسی کا لحاظ نہیں کرے گا
 وہ بیچاری تو شرم سے ہی بے ہوش ہو جائے گی اس لیے ہم نے اس گھونگٹ کا فیصلہ کیا۔۔۔۔"

زرام اسکے غصے بھرے چہرے کو دیکھ کر شرارت سے بولا تو ایک بار پھر سب کا قہقہہ گونجا۔۔۔۔۔

"تجھے تو میں دیکھ لوں گا۔۔۔۔۔" ولی اسے گھورتا ہوا بولا۔۔۔

"یار تم لوگ اتنے اتنا ولے کیوں ہو رہے ہو۔۔۔۔۔ بعد میں خود ہی دور بھاگو گے۔۔۔ مجھے ہی دیکھ لو
 --"

فیضان ماہین کی طرف دیکھ کر شرارت سے بولا تو وہ اسے گھور کر رہ گئی وہیں زویا اور جاناں ایک ساتھ بولیں تھیں۔۔۔

"بھائی آپ بہت برے ہیں ہم کیوں انکے ساتھ برا کرنے لگیں"

ہاہاہاہا۔۔۔

"بیٹا میں ان کو انکا مستقبل بتا رہا۔۔۔۔۔"

فیضان ہنستا ہوا انکے سروں پر ہاتھ رکھا۔۔۔

"جانو بھائی۔۔۔ آپ خاموش ہیں تو اسکا مطلب آپ کو گھونگٹ سے کوئی مسئلہ نہیں ہے۔۔۔"

نور کی بات پر سب نے شازل کی شکل دیکھ کر قہقہہ لگایا تو وہیں زرام نے گھور کر اپنی بیوی کو دیکھا جو آج اسکو بڑھا رہی تھی کیوں کہ نور بہت خوبصورت لگ رہی تھی پر پل اور پنک لہنگا پہنے دوپٹے کو گلے میں ڈالے لائٹ میک اپ میں بالوں کو ہمیشہ کی طرح کھولا چھوڑے اسکے دل کو بار بار دھڑکا رہی تھی

زرام کو تھوڑا سا بھی ٹایم نہیں مل پارہا تھا کہ وہ اسے ایک بار اپنے قریب کرتا اس کے خوبصورت چہرے کی تعریف کر سکے اور پھر بار بار اس کا جانو نامہ جو اسے انگاروں پر دھکیل دیتا تھا اب بھی وہ اسے نظر انداز کیے شازل کے پاس جا کر بیٹھی تھی۔۔۔

"اسنجل یہ سب تمہارے اس زہریلے ناگ کی وجہ سے ہو رہا ہے۔۔۔ اب میں بھی اپنے دل پر ہتھ رکھ چکا ہوں"

شازل دکھی ہوتا ہوا بولا تو وہاں آتے اسفند صاحب میران صوفیہ اور آمنہ بیگم ہنسے۔۔۔۔

"ارے ماڈل صاحب۔۔۔۔۔ مجھ سے تو قابو میں نہیں آتے تھے میرے شیر نے کر لیا نہ اپنے قابو میں۔۔۔۔"

میران صاحب زرام کے کندھے پر ہاتھ پھلاتے ہوئے شرارت سے بولے تو شازل نے ولی کی طرف دیکھا جو اپنی ہنسی ضبط کرنے کے چکر میں اپنا چہرہ سرخ کر بیٹھا تھا۔۔۔

"ڈیڈ۔۔۔ مجھے کبھی کبھی نہیں ہمیشہ شک ہوتا ہے میں آپ کا بیٹا نہیں ہوں بلکہ یہ زہریلا ناگ اپکا بیٹا ہے مجھے لگتا آپ نے اسفند ماموں جان کو زرام دے دیا اور مجھے ان سے لے لیا۔۔۔۔"

شازل منہ بسورتا ہوا خفا خفا سا بولا تو اسفند صاحب مسکرائے ۔۔۔

"ارے میرے شہزادے تو ولی اور تم لوگ ہو یہ زرام تو مجھے اپنا بیٹا لگتا ہی نہیں ہے ۔۔۔"

وہ ولی اور شازل کو محبت سے دیکھ کر بولے تو آمنہ بیگم اٹھ کر ولی کے پاس گئی جوان کو اپنے سب بچوں میں سب سے زیادہ عزیز تھا ۔۔۔

"ہاں ہی مجھے تو ولی فیضان اور شازل ہی پیارے ہیں بھی زر تو بلکل دو نمبر ہے کل سے میرے بچوں کے ساتھ بہت برا کیا ہے ۔۔۔۔"

انکی بات پر جہاں سب مسکرائے تھے وہیں زرام نے اپنی ماں کو دیکھا تھا۔ اور منہ بناتا ہوا بولا ۔۔

"موم بہت زیادہ خراب ہیں آپ خیر مجھے بھی کوئی ٹینشن نہیں ہے میری صوفیہ پھوپھو ہی میری موم ہیں ۔۔۔۔۔"

"ہاں میرا بچہ تم تو میرے شہزادے ہو ۔۔۔۔"

صوفیہ بیگم نے اسے اپنے ساتھ لگایا تو زویا جاناں ماہین اور نور منہ بنا۔ گئیں۔ مگر بولیں کچھ نہیں کیوں کہ ان کے شوہر بہت تیز تھے سب کے سامنے شرمندہ کر دیتے۔۔۔۔

بہت شور شرابے ہنسے مسکراتے اور ہلے گلے کے بعد 1 بجے جا کر مہندی کا فکشن ختم ہوا تھا دونوں دولہنوں کو کمرے میں بھیج دیا گیا تھا میرا ہاؤس میں ٹھہرے ہوئے مہمان بھی سونے کے لیے چلے گئے شازل اور ولی کے ساتھ سب مرد حضرات اسفند ملک ہاؤس روانہ ہو گئے تھے

"زر روکیں۔۔"

ذرام بھی سب سیکورٹی سیسٹم چیک کرتا ہوا جا رہا تھا ابھی وہ لاؤنچ کے دروازے پر تھا جب نور کی آواز پر روکا تھا مگر پلٹا نہیں کیوں کہ وہ اس سے خفا تھا اور وہ اسے روکتا دیکھ بھاگ کر اسکے سامنے آئی تھی

www.urdu novelsmania.com

"وہ آپ سے بات کرنی تھی زر۔۔۔"

وہ اسکی سوالیہ نظروں کو دیکھتی پھولتی ہوئی سانسوں کے درمیان بولی تو زرنے اسے بازو سے پکڑ کر ایک سائیڈ پر ہوا جہاں ان پر کسی کی نظر نہ پڑے اور اسکی کمر پر دونوں ہاتھ رکھتا اپنے بے حد نزدیک کیا تو وہ اسکی حرکت پر ایک دم بوکھلا گئی اور اسکی سانسوں کو اپنے چہرے پر محسوس کرتی گھبرانے لگی

"بولو کیا بات کرنی تھی۔۔۔"

زرام اسکے کان کے قریب جھکتا ہوا سرگوشی میں بولا تو نور کو اسے روکنے پر پھٹتا ہوا ہونے لگا نور اسکے کندھوں پر ہاتھ رکھتی خود سے دور کرنے لگی تو زرا اسے مزید قریب کر گیا اور اسکی گردن پر اپنی چھاپ چھوڑنے لگا وہ اسکے دھکتے لمس پر کانپ کر رہ گئی۔۔۔۔

"زر۔۔۔۔ صبح دودھ پلائی کی رسم ہونی ہے۔۔۔۔۔ اسکا نیگ لیا جاتا ہے۔۔۔۔۔ پلیز آپ ولی بھائی سے مجھے لے کر دینا مجھے انسے ڈر لگتا ہے اور۔۔۔۔۔ وہ کمرے میں جانے سے پہلے بھی نیگ لیا جاتا ہے۔۔۔۔۔ میں یہاں نہیں ہوں گی تو پلیز وہ بھی آپ نے لینا ہے۔۔۔۔۔ پلیز۔۔۔۔۔"

وہ اسے خود میں مصروف ہوتے دیکھ جلدی سے منمنائی تھی اور اسکی بات سن کر زرا اسکے بالوں سے چہرہ ہٹاتا اسے گھورنے لگا تو وہ اسکی گھوری پر گھبرانے لگی اور دل زور سے دھک دھک کرنے لگا۔۔۔

"میں ایسا کیوں کرنے لگا۔۔۔۔۔ مجھے کیا ملے گا اس سے۔۔۔۔۔"

وہ اسکے رخسار چھوٹا ہوا اپنی آواز کو بھاری بناتے ہوئے بولا تو نور اسکے تیردیکھ کر حیران ہوتی منہ بناتی ہوئی اپنے زہریلے ناگ کو دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

"آپ ایسے کیوں کر رہے ہیں۔۔۔۔۔ ناراض ہیں مجھ سے۔۔۔۔۔"

وہ اپنے دونوں ہاتھوں سے اسکی شرٹ کے کالر کو نرمی سے تھامتی ہوئی نم آواز میں استفسار کرنے لگی تو زرام کو اپنی سختی کا احساس ہوا۔۔۔۔۔

"تو نہیں ہونا چاہیے کتنی بار تمہیں منا کیا ہے شازل کو جانو بجائی مت کہا کرو۔۔۔ مگر تم سنتی ہی نہیں ہو۔۔۔۔۔"

وہ اسکی آنکھوں کو نرمی سے چھوٹا ہوا اپنی ناراضی کی وجہ بتانے لگا تو وہ سن کر مسکرا دی۔۔۔۔۔

"اوہ تو میرے زہریلے سے ہونے بیٹھے ناگ اس وجہ سے ناراض ہیں چلو اس بارے میں سوچیں گے
 --- پہلی میری ساری ڈیمانڈز پوری کریں جو ابھی میں نے کہیں ہیں ---"

وہ آنکھوں میں چمک لیے بولی تو زرام کو اسکی چالاکی پر حیران ہوا۔۔۔۔۔

"اے تو اب تم مجھ سے یعنی ایس پی سے چلا کی کر رہی ہو بہت اچھے۔۔۔"

وہ کچھ دیوار کے ساتھ ٹیک لگاتا ہوا اسے اپنے نزدیک کرتا داد دینے والی نظروں سے اسے دیکھا تو
 نور کو اسکی دھڑکن اپنے سینے میں سنائی دینے لگی تو وہ اسکی نظروں سے گھبراتی آنکھیں بند کرتی ہاں میں
 سر ہلا گئی زر تو اسکی ادا پر مسکراتا ہوا اس پر جھک آیا اور اسے سٹپٹانے پر مجبور کر دیا وہ اس حرکت پر
 گھبراتی ہوئی اسکی شرٹ کے کالر کو سختی سے تھامتی اسکے لمس کو محسوس کرنے لگی کچھ دیر بعد زرام کچھے
 ہٹا تو وہ لمبے لمبے سانس لیتی اپنا سرخ چہرہ اسکے سینے میں چھپا گئی تو وہ اسے سینے سے لگاتا اسکی کمر
 تھپتھپانے لگا۔۔۔۔۔

"آپ کو شرم نہیں آتی کہیں مرضی شروع ہو جاتے ہیں کوئی آ جاتا تو۔۔۔۔"

وہ شرم سے سرخ پڑتی اس سے الگ ہوتی اسے گھورنے لگی۔

"اب تمہاری اتنی منگی ڈیمانڈ پرایڈوانس میں کچھ تو مجھے لینا تھا اب اپنی بات پر برکرار رہنا۔۔"

وہ اسکے ماتھے کو چھوتا تنبیہ کرنے لگا تو وہ ہاں میں سر ہلاتی اپنے کمرے کی طرف بھاگی تھی اور زرام مسکراتا ہوا اسفند ملک ہاؤس کے لیے روانہ ہو گیا۔

جاناں آپنی پلیر اٹھ جاؤ نہ اور زوئی کی بچی تم بھی اٹھ جاؤ آج تمہاری بارات ہے ایسے سوئی ہوئی ہو جیسے دوبارہ تو تمہیں موقع نہیں ملے گا۔۔۔۔"

وہ پٹیلہ شلوار قمیض پہنے دوپٹے کو گلے میں ڈالے بالوں کا جوڑا کیے اپنے رف حلیے میں بھی بہت پیاری لگ رہی تھی اور اب ان دونوں کے سر پر کھڑی مسلسل انھیں اٹھا رہی تھی جو دنیا جہاں سے بے خبر سونے میں مصروف تھیں اب نور کو رونا آنے لگا تھا کیوں نہیں اٹھ رہی یہ دونوں۔۔۔۔۔

"یار سب باہر ڈانس کر رہی ہیں جن کے بہن بھائیوں کی شادی ہے وہ میری طرح ترس رہے ہیں ڈانس کرنے کو پلیر اٹھ جائیں مجھے ڈانس کرنا ہے کل مہندی میں بھی زرنے ڈانس کرنے نہیں دیا تھا پلیر اٹھ جاؤ۔۔۔۔"

وہ جاناں کے چہرے سے کمل ہٹاتی اداسی سے بولی وہ جھٹ سے اٹھ بیٹھی اپنی ادھ کھلی آنکھوں سے اسکی طرف دیکھا جو چہرے پر معصومیت سجائے منہ بنا رہی تھی اور آنکھوں میں ہلکی سی نمی بھی جھلک رہی تھی جیسے ابھی یہ دونوں نہ اٹھی تو رونے بیٹھ جانا۔۔۔۔۔

"ارے میری پیاری سی گڑیا کیوں اداس ہو رہی ہے۔۔۔۔۔ تم آج ڈانس ضرور کرنا زربھائی بھی یہاں نہیں ہیں تم نیچے چلو میں زونی کو اٹھا کر لاتی ہوں۔۔۔۔۔"

وہ اسکے گلابی روئی نما گال کھینچتی ہوئی محبت سے بولی تو وہ خوشی سے چمکتی اسکے گال چومتی نیچے بھاگی تھی تو جاناں اپنے بالوں کا جوڑا کرتی زویا کو اٹھانے لگی۔۔۔۔۔

"زونی یا راتھو نیچے چلتے ہیں سب لڑکیاں ڈانس کر رہی ہیں اپنی نور بھی کر رہی ہے فٹافٹ اٹھو ورنہ نور کا ڈانس دیکھنے سے محروم رہ جاؤ گی۔۔۔۔۔"

جاناں اسکے بال چہرے سے ہٹاتی اسے اٹھانے لگی اور ساتھ مسکراہٹ دبا کر وارننگ بھی دے ڈالی۔۔۔۔۔

"کیا سچ میں نور ڈانس کر رہی ہے پہلے کیوں نہیں بتایا جانا۔۔۔۔۔۔۔"

زویا بیڈ سے چھلانگ لگاتی اٹھ کھڑی ہوتی اور جاناں کو گھورتی جلدی سے واشروم میں بند ہوتی تو کچھ جاناں مسکرا کر رہ گئی وہ بہت ایکسائیٹڈ نظر آرہی تھی کیوں کہ پورے خاندان میں نور سب سے اچھا ڈانس کرتی تھی اسے ڈانس کا بہت شوک تھا جب بھی بورہوا کرتی تھی تو ڈانس پر یکٹس کر لیا کرتی تھی جس کی وجہ سے وہ پروفیشنل ڈانسر کی طرح ہر ایک موو کرتی تھی سب کی نظریں اس کے ہر ایک موو پر ہوتی تھیں اکثر اسے سب کی نظر لگ جاتی تھی تب ہی زرام نے اسے کل مہندی کے فمکشن میں سختی سے منع کیا تھا وہ اسکی سختی پر ڈر گئی تھی اور آج زرام یہاں نہیں تھا تو اسے موقع مل گیا تھا۔۔۔۔۔

"یہ کیا کر رہی ہو تم نوربال کیوں کھول رہی ہو؟ اور خبردار اگر تم نے ڈانس کیا تو۔۔"

لاؤنچ میں صوفیہ بیگم اسے بال کھولتے اور لڑکیوں کو سائیڈ پر کرتے دیکھ وہ اسے تنبیہ کرنے لگی۔۔۔۔۔

"پلیز ماما جان۔۔۔۔۔ جانو بھائی اور ولی بھائی کی شادی بار بار نہیں آئے گی۔۔۔۔۔"

وہ منت کرتی ہوئی بولی تو سب اس کی طرف متوجہ ہوئیں۔۔۔۔۔

"نہیں تم ڈانس نہیں کرو گی صوفیہ سہی کہہ رہی ہے۔۔۔"

آمنہ بیگم بھی اسے روکنے لگی تو وہ منہ بنا گئی۔۔۔۔

"ارے ماما جانی اور ممانی جان پلیز نہ ڈانس کرنے دیں اسے۔۔۔۔"

جاناں کے ساتھ زویا سیڑھیاں اترتی ہوئی جھٹ سے بولی تو نور کو اس پر رج کے پیار آیا۔۔۔۔۔

"ہاں ماما اور پھوپھو کچھ نہیں ہوتا کرنے دیں۔۔۔"

جاناں زویا کو ساتھ لیے صوفے پر اپنی ماؤں کے پاس بیٹھیں سب خواتین اور لڑکیاں انکا نکھرا نکھرا روپ مہوت سے دیکھنے لگی ان پر بہت روپ آیا تھا پیلے جوڑے میں وہ بہت پیاری لگ رہیں تھی دل میں سب نے ماشاء اللہ کہا تھا اور پھر وہ سب بھی نور کو ڈانس کرنے پر فورس کرنے لگیں تو صوفیہ اور آمنہ بیگم کو ہاں کرنی ہی پڑی تھی جس پر نور خوشی خوشی اپنی پسند کا گانا لگواتی لاؤنچ کے درمیان میں آئی اور گانے کے بول کے ساتھ ساتھ موو کرنے لگی۔

بول چوڑیاں بول کنٹنا

ہائے میں ہو گئی تیری ساجنا

تیرے بن جی نہیں لگا میں تے مر گئی آں
لے جا لے جا سونے
دل لے جا لے جا ہو ہو۔۔۔۔۔

ہائے ہائے میں مرجانواں مرجانواں تیرے بن
اب تو میری راتیں کٹتی تارے گن گن

بس تجھ کو پکارا کرے
میری بندیا اشارہ کرے

ہوئے لشکارا لشکارا تیری بندیا کا لشکارا
ایسے چمکے جیسے چمکے چاند کے پاس ستارہ

میری پائل بلالے تجھے، جو روٹھے منائے تجھے
 ہو سجن جی ہو سجن جی -----
 کچھ سوچو، کچھ سمجھو میری بات کو

بول چوڑیاں بول کنکنا
ہائے میں ہو گئی تیری ساجنا

تیرے بن جی نہیں لگا میں تے مر گئی آں
لے جا لے جا سو نیوے
دل لے جا لے جا ہو ہو۔۔۔۔۔

اپنی مانگ سہاگن ہو، سنگ ہمیشہ ساجن ہو
آ کے میری دنیا میں واپس نہ جانا
سہرا باندھ کے ماہی تو میرے گھر آنا۔

جیسے ہی میر رہاؤس کے لاونچ میں قدم رکھا سب خواتین نے مڑ کر اسے دیکھا تھا نظریں تو جیسے رک سی گئیں تھیں رکتی بھی کیوں نہ وہ نیو بیلو اور بلیک کھر کی شیر وانی پسنے بلا کا بینڈ سم لگ رہا تھا بلاشبہ نیلی آنکھوں والا ایس پی زرام اسفند ملک بلا کا حسین مرد تھا وہ ان سب کی نظروں کو نظر انداز کرتا سب کو سلام کرتا تیار بیٹھیں صوفیہ بیگم اور آمنہ بیگم کے پاس گیا تھا جو اسے یہاں اس وقت دیکھ کر حیران ہو رہیں تھیں کیوں کہ کچھ دیر بعد بارات آنے کا ٹائم ہو رہا تھا۔۔۔

"اسلام و علیکم موم اور پھوپو جان۔۔۔"

وہ انکے سامنے جھکتے ہوئے سلام کیا تو وہ اسکے سلام کا جواب دیتیں اسکا ماتھا چوما۔۔۔

بیٹا اس وقت تم یہاں سب ٹھیک تو ہے؟

صوفیہ بیگم پریشانی سے استفسار کرنے لگیں تو وہ ان دونوں کو دیکھ کر مسکرایا۔۔۔۔

"ارے خوبصورت لیڈی ڈونٹ ووری سب ٹھیک ہے میں ماہین بھابی کو لینے آیا ہوں وہاں انکی ضرورت ہے۔۔۔۔"

وہ مسکرا کر کہتا انکی پریشانی ختم کر گیا۔۔۔۔

"ہاں وہ زویا اور جاناں کو دیکھنے گئی ہے جاؤ لے آؤ مگر دھیان سے لے کر جانا اسے۔۔۔۔"

آمنہ بیگم اسے ہدایت کرتی ہوئیں بولیں تو وہ مسکراتا ہوا سیٹھیاں چڑھتا کمرے کی طرف گیا

وہ دروازہ ناک کرتا جیسے ہی کمرے میں داخل ہوا تو ایک دم رک گیا اور سامنے بیڈ پر بیٹھیں حوروں کو دیکھنے لگا۔۔

جاناں اور نور ڈیپ ریڈ کمر کے لہنگوں میں، برائیدل میک اپ کیے، ہیوی جیولری، دوپٹا سر پر سیٹ کیے، ہاتھوں میں چوڑیاں جو انکے مہندی والے ہاتھوں پر بہت چمک رہیں تھیں وہ دونوں سمان سے اتری پریاں لگ رہی تھیں پھر وہ مسکراتا ہوا اندر داخل ہوا اور شرارت سے بولا۔۔۔

"ارے واہ آج تو لگتا ہے پریاں آسمان سے سیدھا زمین پر بھیج دی گئیں ہیں۔۔۔۔"

اسکی بات پر جاناناں اور زویا مسکرائی اور دل میں اسے دیکھ کر بے ساختہ ماشاء اللہ کہا۔۔۔۔۔

"ارے دیور صاحب یہ کہو کہ میری بیوی پری لگ رہی ہے ہم برا نہیں منائیں گے۔۔۔۔"

ماہین نور کو دیکھ کر شرارت سے زرام کو بولی تو سب مسکرا دیں اور نور تو نظریں نیچے کیے اسکی نظروں کی تپش سے گھبرا گئی تھی۔۔۔

"ان کی تو کھول کے تعریف کروں گا جو کہ آپ سب کے سامنے ممکن نہیں ہے۔۔۔"

وہ اسے نظروں کے حصار میں لیے بے باکی سے بولا جو پرینٹ بھاری کڑھائی دار ملٹائی شیڈ لینگے کے ساتھ خوب صورت جیولری میں کوئی اپسر الگ رہی تھی اور غضب اسکی ڈیپ ریڈ لیمپٹیک زرام کا دل بار بار دھڑکا رہی تھی جاناں اور زویا تو اپنے زربھائی کو دیکھ کر حیران ہوئیں وہ تو اسے شریف سمجھتی تھیں یہ تو صرف انکی سوچ تھی نور تو اسکی بے شرمی پر اسے گھور بھی نہ سکی اور ماہین نے آگے بڑھ کر اسکے کندھے پر تھپڑ مارا تو وہ مسکراتا ہوا نور کو آنکھ مارتا ماہین کو لیے باہر چلا گیا وہ بے چاری تو اس کی طرف دیکھ کر پچھتائی تھی اور وہیں جاناں اور زویا اسے تنگ کرنے لگیں۔

زرام ماہین کو لے کر اسفند ہاؤس پہنچا تو لاؤنچ میں سب انکا انتظار کر رہے تھے کیوں کہ وہاں سہرا بندی اور کاجل کی رسم ہونا تھی وہ دونوں بلیک شیروانی میں بلا کے بیٹھ سم لگ رہے تھے آج تو شازل میران ملک کے چہرے سے مسکراہٹ جدا ہونے کا نام نہیں لے رہی تھی اسکے خوبصورت قاتل ڈیمپلز اٹکلیاں کھاتے شازل کے ساتھ وہ بھی بہت خوش تھے۔۔

ولی تو زرام کی بے فضول رسموں سے تنگ آچکا تھا جو صبح سے ناجانے کون کون سے رسموں سے اسے تنگ کیے ہوا تھا اور سب سے بڑھ کر کان پھاڑ دینے والا ساؤنڈ سسٹم جس نے صبح سے ولی کے سر

میں شدید ترین درد کر رکھا تھا کل رات سے زرام نے انکو سونے بھی نہیں دیا تھا جس کی وجہ سے وہ بلیک مگر پسے شدید ترین غصے میں اپنی مخصوص سحر انگیز پرسنلیٹی کے ساتھ لاؤنچ میں صوفے پر براجمان تھا جس کو دیکھ کر سب دل میں اسے کھڑوس کہتے خاموش کھڑے تھے۔

اور پھر ماہین نے آکر ان دونوں پر کچھ پڑھ کر پھونکتی انکے ماتھے پر بوسہ دیتی فیضان کے ساتھ جا کر بیٹھی جو اسے سجا سنورا دیکھ کر اسکے کان کے پاس جھکا تھا اور سرگوشی کی تھی جس پر وہ شرم سے سرخ ہوئی تھی اور اسے گھورنے لگی تو وہ سیدھا ہوا جہاں زرام اسے بلارہا تھا اور اسفند صاحب اور میران اپنی ہنسی روکے ہوئے تھے۔۔۔۔

"یار بھائی آپ کو پیسوں کی قیلت ہے کیا؟ میرے خیال سے ایک بزنس مین کو پیسوں کی کمی نہیں ہوتی تو اس حساب سے سہرا بندی کا نیک مجھے ملنا چاہئے جو ایک گورنمنٹ کا ملازم ہے جس کی انکم بہت کم ہے۔۔۔"

www.urdu novelsmania.com

وہ معصوم سی شکل بناتا فیضان کو آنکھوں سے کچھ اشارہ کرنے لگا۔۔۔۔

"کیا کہنا چاہتا ہے تو جلدی سے بول میری دولہن میرا انتظار کر رہی ہوگی بہت ہی کوئی فضول انسان ہے تو شادی کے نام پر تو ہمارا صبر آزما رہا ہے۔۔۔۔"

شازل اسکی پہلیوں سے تنگ آتا ہوا بولا تو میرا صاحب نے اپنے بیٹے کی بے تابانی پر اسے گھورا تو وہ ڈھیٹائی سے مسکرا دیا۔۔۔۔۔

"پہلے وعدہ کرو جو مانگوں گا وہ دو گے ورنہ بھول جاؤ کوئی بارات شرارت اور کوئی سہرا بندی۔۔۔"

وہ انکے سامنے کرسی کھینچ کر بیٹھتا ہوا ہاتھ آگے کیے بولا تو شازل نے فوراً سے اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ پر رکھ دیا مگر ولی اپنی ابرو اٹھائے اسے دیکھنے لگا انداز ایسا تھا کہ اب تو روکے گا مجھے بارات لے جانے سے۔۔۔۔۔

"یار مان جا کیا مسئلہ ہو رہا ولی میرے یار تو کیوں اپنی ہارٹ بیٹ کو انتظار کروا رہا ہے اور تو جانتا ہے یہ کتنا کینہہ اپنی شرط منوا کر رہے گا۔۔۔۔۔"

شازل نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا۔

"ہاں ولی مان جاؤ تمہیں کسی چیز کی کمی تھوڑی ہے دے دینا اسے جو مانگنا چاہ رہا ہے۔۔۔"

فیضان زرام کو آنکھ مارتا ہوا بولا تو وہ اپنی بستی پر بد مزہ ہوا اور اپنے بھائی کو گھورتے ہوئے ماہین کو مدد طلب نظروں سے دیکھا۔

"ولی مان جاؤ نہ یہ چھوٹا سا شہزادہ تو ہے ہمارا یہ تم لوگوں سے نہیں مانگے گا تو کس سے مانگے گا۔۔۔"

ماہین کے شرارت سے کہنے پر وہ دونوں میاں بیوی کو گھورنے لگا جن کی وجہ سے سب کزنز اس پر ہنس رہے تھے۔

"ہاں بتا کیا چاہیے۔۔۔۔"

بلا آخر ولی مان گیا تو وہ خوشی سے نہال ہوتا فیضان کو بلاتا سہرا بندی کی رسم کرنے لگا اور پھر اپنی خواہش کا اظہار کرتا سب کو حیران کر گیا۔۔۔۔

www.urdu novelsmania.com

"میں معصوم سا بندہ ہوں میں شازل سے زیادہ کچھ نہیں مانگوں گا میں آج ان کی شادی میں نور کی رخصتی چاہتا ہوں نکاح تو سب خاندان والوں کی موجودگی میں ہو گیا تھا تو اب میں رخصتی بھی چاہتا ہوں نور کی پڑھائی کا ذمہ میرا ہے اور ولی سے میں 1 لکھ کانگ لوں گا۔۔۔ بس اتنا ہی اور کچھ نہیں چاہیے مجھے۔۔۔۔"

وہ معصوم سی شکل بناتا ہوا اپنی چھوٹی سی خواہش کا اظہار کرتا سب کو گھورنے پر مجبور کر گیا۔۔۔۔۔

"یہ ممکن نہیں ہے۔۔۔۔۔ نور ابھی پڑھ رہی ہے 1 سال تک یہ سوچنا بھی مت۔۔۔۔۔"

شازل نے اسے کڑے تیوروں کے ساتھ گھورا تو وہ بھی اسے گھورنے لگا باکی سب تو حیران و پریشان تھے جب کے ولی اپنی مسکراہٹ دبانے لگا کیوں کہ اسے کوئی مسئلہ نہ تھا۔۔۔۔۔

اکیوں تجھے کیا مسئلہ ہے ایک تو سالے میں تجھے عزت دے رہا ہوں کہ تجھ سے اجازت لے لوں مگر کچھ لوگوں کو عزت راس نہیں آتی جن میں تو بھی شامل ہے۔۔۔۔۔ میں ہی غلط تھا جو تجھے عزت دینے چلا تھا میں میرا انکل سے پوچھتا ہوں۔۔۔۔۔"

وہ شازل کی اچھی خاصی کرتا میرا ان کی طرف گھوما جو اپنی مسکراہٹ روکے ہوئے تھے۔۔۔۔۔ اور اسفند صاحب تو اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھ رہے تھے ماہین تو سب جانتی تھی وہ اسے یہاں لایا ہی اسی لیے تھا باکی خاندان والے اتنا ولے ایس پی کو دیکھنے میں مصروف تھے اور کرنز تو بے ہوش ہونے کو ہو رہے تھے اس کے کانفیڈینس پر۔۔۔۔۔

'مجھے تو کوئی مسئلہ نہیں ہے زرتم بھائی صاحب سے پوچھ لو۔۔۔'

میران نے شرارت سے کہا تو زرام نے ماہین کو دیکھا جیسے کہنا چاہا رہا ہو بات کریں ڈیڈ سے۔۔۔

"بابا جانی مان جائیں نہ پلیز ہمارا زرنور کا بہت سارا خیال رکھے گا پوری ذمہ داری کے ساتھ اسکا خیال رکھے گا نکاح تو ہو چکا ہے۔۔۔۔"

ماہین اٹھ کر اسفند صاحب کے پاس گئی اور انکے ہاتھ تھامے تو ولی اور فیضان بھی اسکے حق میں بول پڑے تو سب کو ماننا پڑا شازل تو اس ایس پی مینے کو گھور کر رہ گیا کہ اس سالے نے مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا زرام تو ولی سے چیک لیتا خوشی سے ہسنگڑا ڈالنے لگا اور پھر سب لوگ بڑی تعداد میں ہائی سکیورٹی میں ڈھول کی تھاپ پر ہسنگڑا ڈالتے اپنی گاڑیوں میں بیٹھتے بارات لیے میرا ہاؤس روانہ ہوئے۔۔۔۔۔

پچھے باراتی آگے بینڈ باجا
آئے دولہے راجہ گوری کھول دروازہ

پچھے باراتی آگے بینڈ باجا
آئے دولہے راجہ گوری کھول دروازہ

لاج شرم کی ریکھا کو پار کر لے
نہ نہ کر ہاں تو پیار کر لے

لاج شرم کی ریکھا کو پار کر لے
نہ نہ کر ہاں تو پیار کر لے

ناچتے گاتے تیری گلی ہم آئیں گے
تجھ کو اٹھا کے گوری ہم لے جائیں گے

اپنی مرضی سے آجا دل میں سما جا
آئے دولہے راجہ گوری کھول دروازہ

مہندی لگا لے سولہ سنگار کر لے
دولہن بن جا خود کو تیار کر لے

مہندی لگا لے سولہ سنگار کر لے

دولہن بن جا خود کو تیار کر لے

کب سے نجانے تیرے کچھے پڑا ہوں
دیکھ تیرے گھر کے سامنے کھڑا ہوں

میں اندر آؤں یا باہر تو آجا
آئے دولہے راجہ گوری کھول دروازہ

پچھے باراتی آگے بینڈ باجا
آئے دولہے راجہ گوری کھول دروازہ

پچھے باراتی آگے بینڈ باجا
آئے دولہے راجہ گوری کھول دروازہ

میر رہاؤس میں بارات کی آمد کا شور اٹھا تھا زرام اسفند ملک خوبصورت گانے پر ڈانس کرتا اور پھر سب
ولی اور شازل کے ساتھ اندر داخل ہوئے تھے سب کی نظریں ان پر جم سی گئیں تھیں مگر انکو کہاں
پرواہ تھیں نور اپنی سب کزنز کے ساتھ انکا بہت خوبصورتی سے استقبال کیا تھا انکے بن مانگے دونوں

نے خوشی سے انکی سوچ سے بڑھ کر ننگ دیا تھا پھر وہ اپنے ماں باپ کے ہمرا سٹیج پر آئے تھے جولان میں بنایا گیا تھا کچھ دیر بعد دونوں دولہنوں کو سٹیج پر لایا گیا تو ولی اور شازل انکا ہاتھ تھامے ان کو اپنے ساتھ بیٹھایا تھا وہ دونوں تو آج پھر ان دونوں کو دیکھ کر کڑھ گئے تھے کیوں کہ آج بھی وہ دونوں گھونگٹ میں تھیں پھر کچھ دیر کے بعد دودھ پلائی کی رسم کے لیے نور اپنی کزنوں کے ساتھ سٹیج پر پہنچی۔۔۔۔۔

"جانو بھائی اور ولی بھائی چلیں اس خوبصورت سے گلاس کا دودھ پی کر اسے قیمتی ہونے کا شرف بخشیں۔۔۔۔۔"

نور مسکراتی ہوئی ان دونوں کے سامنے ٹرے میں سب سے دو گلاس کرتی ہوئی بولی تو وہ دونوں گلاس کو حیران نظروں سے دیکھنے لگے اور گھونگٹ میں بیٹھی جاناں اور زویا اپنی ہنسی روکنے لگی کیوں کہ دونوں نے ہی آج تک دودھ نہیں پیا تھا۔۔۔۔۔

"میں نہیں پی سکتا نور تم اس کو لے کر واپس جاؤ۔۔۔۔۔"

ولی جلدی سے اپنے تاثر سخت کرتے ہوئے بولا کیوں کہ نور اس سے دڑتی تھی۔۔۔۔۔

"ہاں اینجل اسے لے کر جاؤ ایسا کرو ہمارے حصے کا زر کو پلا دو۔۔۔ اسے بہت شوق ہے ان سب چیزوں کا۔۔۔"

شازل وہاں آتے زرام کو دیکھ کر جھٹ سے بولا ولی نے بھی جلدی سے گردن ہاں میں ہلائی۔

"میں کیوں پینے لگا؟ مجھے کوئی شوق نہیں ہے۔۔۔ میں تو خود لڑکی والوں کی طرف سے ہوں۔۔۔۔۔۔ دودھ تو پینا پڑے گا ساتھ ہی تم دونوں کو 1، 1 لاکھ کا چیک بھی دینا ہو گا۔۔۔۔۔۔"

نور زرام کو دیکھ کر مسکرائی تھی مگر یہ کچھ پل کی مسکراہٹ تھی اور ولی اور شازل تو اسکے دو گلے پن پر حیران ہو رہے تھے۔۔۔۔۔۔

"نہیں ہم دودھ نہیں پییں گے تم پیسے لے لو مگر نور اسنے تمہیں دھوکہ دیا ہے آج جاناں اور ہارٹ بیٹ کے ساتھ تمہاری بھی رخصتی ہے آج ہی اس نے شرط رکھی تھی۔۔۔۔۔۔"

ولی زرام کی گھوریوں کو نظر انداز کرتا نور کے سر پر دھماکہ کیا وہیں شازل اس کی شکل دیکھ کر اپنی ہنسی ضبط کرنے لگا زویا اور جاناں تو سن کر خوشی سے نہال ہو گئیں وہ دونوں گھونگٹ سے ہی نور کی شکل دیکھنے لگیں۔۔۔۔۔۔

"وہ بعد کی بات ہے آپ پہلے نیگ دیں۔۔۔۔"

نور اپنے آنسوؤں پر ضبط کرتی ہوئی مسکرا کر بولی تو سب کو حیران کر گئی زرام وہاں سے ہٹ گیا تھا اور اپنی پھوپھو اور موم کے پاس چلا گیا جہاں سب بڑوں میں رخصتی کی باتیں چل رہیں تھیں اور پھر وہ نور کو نیک دیتے اپنی دولہنوں میں مگن ہو گئے۔

وہ روتے ہوئی اپنے کمرے میں آئی اور بیڈ پر بیٹھ کر رونے لگی کہ ایک دم صوفیہ اور آمنہ بیگم دروازہ ناک کرتی کمرے میں داخل ہوئیں اور دائیں بائیں اسکے پاس بیٹھی تو نور نے اپنے آنسو صاف کیے وہ ایسے کر کے ذرا ماسفند ملک کی عزت کم نہیں کرنا چاہتی تھی وہ اپنے اور اپنے شوہر کی سب باتوں کو پردے میں رکھنا چاہتی تھی۔۔۔۔۔۔

نور بچے کیا تم اس فیصلے سے خوش نہیں ہو؟ کیا ہم غلط کر رہے ہیں؟ "جیسا تم کہو گی ویسا ہی ہوگا۔"

آمنہ بیگم اسکے ہاتھ تھا متی نرم لہجے میں استفسار کرنے لگیں۔۔۔۔۔

"مم جان آپ سب کے فیصلہ میرا فیصلہ ہے جیسا آپ سب کو ٹھیک لگے۔۔۔"

وہ صوفیہ بیگم کو دیکھتی نظریں جھکا کر بولی تو انہوں نے آگے بڑھ کر اس کا ماتھا چوما۔۔۔۔۔

کھانا کھانے کے بعد رخصتی کا شور اٹھا اور پھر سب روتیں بجھرتی اپنے مجازی خدا کے ہمارا رخصت
ہوئیں۔-----

گھر پہنچتے ہی سب کزنز نے انکا زبردست استقبال کیا اور پھر کچھ رسموں کے بعد ان کو کمرے میں بھیج دیا گیا۔۔۔۔۔

وہ مسکراتا ہوا اپنے پورشن میں آیا اور پھر دروازے پر کھڑے مسکراتے زرام کو دیکھ کر ماتھے پر ہزاروں بلوں کا اضافہ ہوا

"تو اس وقت یہاں کیا کر رہا ہے اس وقت تجھے اپنے کمرے میں ہونا چاہئے نہ کے میرے کمرے کے دروازے پر۔۔۔"

ولی سخت غصے میں استفسار کرنے لگا جس پر زرام کی مسکراہٹ میں ذرا بھی فرق نہ آیا۔۔۔۔۔

"مجھے اچھے سے پتا ہے مجھے اس وقت کہاں ہونا چاہیے اس لیے میں یہاں کھڑا ہوں۔۔۔ خیر میں یہاں نیک لینے آیا ہوں اس لیے تو نیک دیے بنا اندر نہیں جاسکتا۔۔۔"

وہ مسکرا کر بولا تو ولی استراہیم ہنسی ہنسا۔۔۔۔۔

"یہی میں بھی تیرے ساتھ کر سکتا ہوں آج تو تو بھی دو لہا ہے وہ بھی زبردستی کا۔۔۔۔"

ہاہاہاہاہا

ولی کی بات پر زرام نے قہقہہ لگایا۔۔۔۔۔

"اب بزنس ٹائیکون بقول تمہارے مجھ کیڑے مکوڑے سے پیسے مانگتا ہوا اچھا تھوڑی لگے گا میں تجھے دوست ہونے کی حیثیت سے فری کا مشورہ دیتا ہوں کہ 1 لاکھ مجھے دے اور آرام سے کمرے میں چلا جا ورنہ تو جانتا ہے یہ زبردستی کا بنا دو لہا کیا کچھ کر سکتا ہے اور تیری یہ فرسٹ نائٹ تو پھر سمجھ ہو گئی خراب۔۔۔"

وہ اس کے کان میں شرارت سے بولا تو ولی نے اسے دھکا دیا۔۔۔۔۔

"بہت ہی بڑا کینہ ہے تو۔۔۔۔۔ یہ پکڑ اور دفع ہو یہاں سے۔۔۔۔۔ شادی کے نام پر بہت لوٹا ہے تو نے۔۔۔ اور بیسٹ آف لک تیری لڑائی والی ویڈیو نائٹ۔۔۔۔۔"

وہ اسے اسکی ڈیمانڈ کے مطابق چیک دیتا ہوا اسکا مذاق بناتا کمرے میں چلا گیا تو وہ بھی کچھ سوچتا اپنے کمرے میں جانے لگا۔۔۔۔۔

جاناں اپنا گھونگٹ اٹھاتی ہوئی کمرے کا جائزہ لینے لگی جو اپنا عروسی جوڑا بیڈ پر پھیلائے اپنے مجازی خدا کا انتظار کر رہی تھی مگر کافی دیر انتظار کرنے کے بعد جب وہ نہیں آیا تو اسکے دل کی دھڑکنیں تیز تیز چلنے لگیں ہاتھ پیر کا نپنے لگے پورا کمرہ لاسٹوں، کینڈل اور گلاب کے پھولوں سے سجا ہوا تھا کارپٹ پر جگہ جگہ پھول بکھرے پڑے تھے ٹیبل، ڈریسنگ پر پھول کی پتیاں اور کینڈل سے سجا ہوا تھا کمرے میں پھولوں کی خوبصورت مہک پورے کمرے کو مہکا رہی تھی بیڈ پر بھی خوبصورتی سے پھولوں کی سجاوٹ کی گئی تھی پورا کمرہ رومانوی منظر پیش کر رہا تھا جس پر جانناں کی سانسیں پھولنے لگیں تھی دروازے پر پاؤں کی چاپ پر جلدی سے گھونگٹ لیا اور دل کی دھڑکنوں کو قابو کرنے لگی جو بہت مشکل تھا۔۔۔۔۔

شازل کمرے میں داخل ہوتا ہوا دروازہ بند کرتا اپنے چہرے پر مسکراہٹ سجاتا جانناں کی طرف دیکھا جو ہلکا ہلکا کانپ رہی تھی اسکی حالت دیکھ کر وہ محفوظ ہوا پھر اپنی شیروانی اتارتا ہوا صوفے پر اچھالی اب

وہ کرتا شلوار میں تھا اور دھیرے دھیرے قدم لیتا اس تک پہنچا اور اسکے قریب بیڈ پر بیٹھا پھر اسکو اپنی نظروں کے حصار میں لیتا گلا کھنگارا۔۔۔۔۔

"اسلام و علیکم جان"

"والیکم سلام"

کچھ دیر خاموشی کے بعد وہیمی مگر کا پتی آواز میں سلام کیا تو شاز اپنی جان کی حالت پر ہنسی آنے لگی مگر
ضبط کرتا رہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"جان تم گھبرا رہی ہو اپنے مسٹر واحیات سے۔۔۔"

وہ اسکا گھونگٹ ہٹاتا ہوا بولا مگر باکی کے الفاظ اسکے منہ میں رہ گئے وہ مہبوت سے اسے دیکھنے لگا
خوبصورتی سے سجدے میں اپ میں ، ڈیپ ریڈ لیپسٹیک میں وہ غضب ڈھا رہی تھی بے ساختہ اسکے منہ
سے ماشاء اللہ نکلا تھا جس پر خود میں سیٹی تھی تو شازل اسکے مزید قریب ہوا اور ٹھوڑی سے پکڑ کر اسکا
چہرہ اوپر اٹھایا تو وہ لرزتی پلکوں کو اوپر اٹھاتی ایک نظر اسے دیکھ کر واپس نظریں جھکا گئی تو شازل کا دل
زور سے دھڑکا تھا۔

"تم کچھ بولو گی نہیں جان ۔۔۔۔"

وہ اسکے سر سے دوپٹا آزاد کرتا اسکے کان میں جھک کر سرگوشی کرتا اسکے جھکے اتار کر سائیڈ ٹیبل پر رکھتا وہاں اپنا لمس چھوڑا تو وہ کانپ گئی اور ہاتھ بڑھا کر اسکے کرتے کے گریبان کو سختی سے جکڑا اسکی حالت کو دیکھ کر شازل نے اسے کمر سے پکڑ کر نزیک کیا اور ایک ایک کر کے ساری جیولری اتارنے لگا ان سب سے اسے آزاد کرتا اسکے بالوں کو جوڑے کی قید سے آزاد کیا اور پھر اسے بیڈ پر لیٹاتا اس پر جھکنے لگا۔۔۔۔

"شاز۔۔۔۔ میری منہ دیکھائی۔۔۔۔"

وہ اسکا کالر پکڑے پھولتی سانسوں کے درمیان بولی تو شازل اسکی بند آنکھوں پر لب رکھتا سرگوشی کرنے لگا۔۔۔۔۔

"صبح مل جائے گی جان۔۔۔۔۔ اس وقت مجھے صرف تمہیں محسوس کرنا ہے۔۔۔۔۔ اپنے درمیان تمام فاصلوں کو ختم کرنا ہے۔۔۔۔۔ کیا مجھے اجازت ہے۔۔۔۔۔ تمہاری اجازت میرے لئے بہت معینہ رکھتی ہے۔۔۔۔۔"

"میں آپ کی ہوں شاز۔۔۔۔۔ پھر اجازت کیسی۔۔۔؟"

وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتی سرخ انار ہوئی شازل اسکے جواب پر سرشار ہوتا سائیڈ ٹیمپ بند کرتا اس پر جھک آیا اور اپنی محبت کی برسات شروع کر دی جاناں اسکی جساتوں سے گھبراتی اسکے سینے میں منہ چھپاتی اپنا آپ اسے سپرد کر گئی

دروازہ بند کرتا جیسے ہی پلٹا تو نظریں ایک ہی منظر پر جیسے رک گئیں کمرے میں ہر چیز خوبصورت لگنے لگی اسکی ہارٹ بیٹ بغیر دوپٹے کے اسکے بیڈ پر استحقاق سے بیڈ کی بیک سے ٹیک لگائے معصومیت سے سوئی اسکے دل کو زور سے دھڑکانے لگی ڈیپ ریڈ کلر کے عروسی جوڑے میں برائیدل میکاپ میں معصومیت لیے ولی برہان ملک کا دل زور سے دھڑکانے لگی جو غصہ اسے کمرے میں آنے سے پہلے تھا وہ تو جیسے کہیں سو گیا تھا وہ مسکراتا ہوا دھیمے قدم لیتا اسکے پاس آیا اور جھک کر اسکی پیشانی پر اپنی مہر ثبت کرتا آہستگی سے پچھے ہٹا کہیں وہ اٹھ نہ جائے پھر ایک بھر پور نظر اس پر ڈالتا وارڈروب سے اپنا ٹراؤزر لیتا واشروم میں بند ہو گیا

جب باہر آیا تو اسکی ہارٹ بیٹ ایسے ہی سوئی ہوئی تھی ولی مسکراتا ہوا اسکے پاس آیا اور اسکی گود میں سر رکھتا لیٹ گیا اور پھر دو دشمن جاں کی طرف دونوں ہاتھ بڑھا کر اسکا مہیوی نیگیٹس اتارنے لگا جو اسکی گردن کو سرخ کر رہا تھا اور نظریں اس کے خوبصورت چہرے پر مرکوز تھیں اور پھر بھٹکتی ہوئیں اسکے سرخ ہونٹوں پر رک گئی اور دل نے چاہا اسے چھو لے۔۔۔۔۔

زویا کسی کی انگلیوں کے لمس کو اپنی گردن پر محسوس کرتی آنکھیں کھول گئی اور جب نظر اپنی گود میں سر رکھے سوئے شرٹ لیس ولی پر پڑی اس سے پہلے کہ وہ چیخ مارتی ولی اسکی گردن پر اپنا ہاتھ رکھتا نیچے جھکاتا اسکی چیخ کو اسکے منہ میں دبا دیا اور زویا اسکی حرکت پر پھڑپھڑاتی اپنے ہاتھوں کے ناخن اس کے سینے پر مارتی کچھے کرنے لگی مگر وہ ایک جھٹکے سے اسے بیڈ پر لیٹاتا اس پر جھک آیا۔۔۔۔۔

"بہت بد تمیز ہیں آپ ولی۔۔۔ میں سوئی ہوئی تھی۔۔۔۔۔ میری منہ دکھائی بھی نہیں دی میری تعریف بھی نہیں کی۔۔۔ میں ناراض تھی آپ سے آپ نے منایا بھی نہیں مجھے"

جب وہ پیچھے ہٹا تو وہ اسکے سینے میں منہ چھپاتی بیگڑے تنفس کے بیچ شکواہ کرنے لگی جس پر ولی نے اسے اپنی باہوں میں قید کیا تو اسکی خوشبو کو محسوس کرنے لگی۔۔۔۔۔

"ہارٹ بیٹ تمہیں تعریف کی ضرورت ہے تو میں اپنے عمل سے تمہاری تعریف کروں گا اور منہ دکھائی جب تم صبح اٹھو گی تو مل جائے گی اور رہی بات منانے کی تو وہ میں ابھی مناؤں گا جس پر تم شرما جاؤ گی۔۔۔۔۔"

وہ اسکے کان میں زو معنی سرگوشی کرتا ہوا اسے سرخ انار کرتا لائٹ آف کر دی اور اس پر جا بجا اپنی محبت ثبت کرنے لگا زویا بوکھلائی گھبرائی اسکی پناہوں میں چھپنے لگی۔۔۔۔۔

جانم کہاں ہو یار۔۔۔۔۔"

وہ اسے کمرے میں واش روم میں اور ڈریسنگ روم میں نہ پا کر پریشان ہوتا اسے پکارنے لگا اور اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتا شیروانی اتار کر صوفے پر اچھالی تو نظر ٹیرس کے کھولے دروازے پر گئی تو وہ جلدی سے اس طرف گیا۔۔۔۔۔

"جانم میں تمہیں کب سے ڈھونڈ رہا تھا یار۔۔۔۔۔ مانا کے زبردستی کا دولہا ہوں مگر یار میں تمہیں اپنے کمرے میں دیکھنا چاہتا تھا۔۔۔۔۔"

زرام نور کو کچھے سے ہگ کرتا ہوا اسکا دوپٹا اتار کر ریلینگ پر رکھا اور وہاں اپنا لمس چھوڑنے لگا تو وہ ایک دم بوکھلا گئی اور اسے کچھے کرتی اسکے سامنے آئی تو زرام اسے روتا دیکھ پریشان ہوا۔۔۔۔۔

"آپ ہر بار کیوں ہرٹ کرتے ہیں پھر میرا ریکشن آپ کو بہت برا لگتا ہے۔۔۔۔۔ کیا آپ ایک بار مجھ سے پوچھ کر یہ فیصلہ نہیں کر سکتے تھے کیوں آپ۔۔۔۔۔"

وہ اسکا گریبان اپنے نرم ہاتھوں میں جکڑتی اس سے استفسار کرنے لگی تو زرام نے اسے اپنے سینے سے لگایا تو وہ سسکتی اسکے سینے میں منہ چھپا گئی۔۔۔۔۔

"جانم مجھے یقین تھا تم میرے ہر فیصلے میں میرا ساتھ دو گی اس لیے تمہیں نہیں بتایا میرا کوئی ارادہ نہیں تھا تمہیں ہرٹ کرنے کا پلیز یا رونا بند کرو۔۔۔۔۔"

وہ اسکا چہرہ اپنے ہاتھوں کے پیالوں میں لیتا اس کی غلط فہمی دور کرنے لگا وہ بھی اسکی بات سن کر پرسکون ہوئی تھی اور جھک کر اسکی نم آنکھوں پر اپنے لب رکھے تو شرماء اس سے دور ہونے لگی تو زرام نے اسے اپنے اور قریب کر لیا۔۔۔۔۔

"نہیں جانم اب تم مجھ سے دور نہیں جا سکتی بہت دوری برداشت کر لی۔۔۔۔۔"

وہ اسکے چہرے کا ایک ایک نقش چھوتا اسے سرخ انار کر گیا۔۔۔۔۔

زرام۔۔۔۔۔ پلیز روکیں نہ۔۔۔۔۔

نور اسکے سینے پر ہاتھ رکھتی اسے روکنے لگی جو اس پر جھک رہا تھا۔۔۔۔۔

"ہم چھت پر ہیں۔۔۔۔۔ کہیں بھی شروع ہو جاتے ہیں۔۔۔۔۔"

نور اس کی گھورتی آنکھوں کو دیکھ کر بولی۔۔۔۔۔

"تو چلو جانم کمرے میں چلتے ہیں میں کب یہاں ہی شروع ہو رہا ہوں؟ ویسے بھی بہت خوبصورت لگ رہی ہو تو یہاں تعریف کرنا بہت مشکل ہے۔۔۔۔۔"

وہ اسے ایک چھٹکے سے اپنی باہوں میں اٹھاتا ہوا اسکی ناک سے ناک مس کرتا معنی خیزی سے بولتا کمرے میں جانے لگا وہ اسکی باتوں اور اپنے دل کی دھڑکنوں سے گہرائی اسکے سینے میں منہ چھپا گئی جس پر زرام کے ہونٹوں پر مسکراہٹ نمودار ہوئی۔۔۔۔۔

اس نے کسماتے ہوئی اپنی بند آنکھوں کو کھولا تو خود کو ولی کی باہوں کے حصار میں پایا تو نظریں اسکے شرٹ لیس وجود پر ٹپک گئیں جو اسکی طرف رخ کیے اپنے حصار میں جکڑے ہوئے تھا ماتھے پہ کالے سیاہ بال بکھرے ہوئے تھے سوتے ہوئے بھی چہرے پر مسکراہٹ کی بجائے غصہ تھا زویا کو دیکھ کر اس پر ڈھیر و پیار آیا اور پھر رات کا منظر یاد کرتی سرخ ہوئی اور ہونٹ خود بخود مسکراہٹ میں ڈھلے پھر وہ اسکی نیند سے جاگنے کے ڈر سے آہستہ سے اوپر کی جانب ہوئی اور دھڑکتے دل کے ساتھ اسکے ماتھے سے دو انگلیوں کی مدد سے بالوں کو کچھے کرتی وہاں اپنے لب رکھے اور پھر جلدی سے واپس نیچے

ہوئی مگر اس جلد بازی میں یہ نہ دیکھ سکی کہ اسکی اس ننھی حرکت پر ولی کے ماتھے پر بل غائب ہوئے تھے زویا کچھ دیر اپنی دھڑکنوں پر کا بو پاتی اسکے سینے پر ہاتھ رکھ کر اسکے چہرے کی طرف مہبت سی دیکھنے لگی۔۔۔۔

آپ بہت پیارے ہیں ولی۔۔۔۔۔ اتنے کہ میں نے آج تک اتنا خوبصورت کسی کو نہیں دیکھا۔۔۔۔۔ مگر آپ ہر وقت غصہ کرتے رہتے ہیں۔۔۔۔۔ آپ کے سر میں درد نہیں ہوتا۔۔۔۔۔ اور ایٹیوڈ اور روعب تو ایسے دکھاتے ہیں جسے سب آپ کے غلام ہوں۔۔۔۔۔ ایسے نہیں کرنا چاہئے آپ کو۔۔۔۔۔ اس طرح آپ زیادہ پیارے لگتے تبھی تو سب واحیات لڑکیاں آپ کو تاڑنے لگتی ہیں۔۔۔۔۔ ان کو تو کچھ نہیں کہتے مجھ پر بس روعب جھاڑتے رہتے ہیں۔۔۔۔۔ مگر مجھے بہت پیارے لگتے ہیں آپ۔۔۔۔۔ میں ہی آپ کی پہلی بیوی ہوں سمجھے آپ۔۔۔۔۔

www.urdu novelsmania.com

وہ دھیمی آواز میں سرگوشی کرتی ولی کی ہنسی ضبط کرنے کا امتحان لینے لگی مگر اسکی اگلی حرکت پر ولی کے دل پر گدگدی ہونے لگی اب اسے اپنے منہ زور جزباتوں کو کنٹرول کرنا مشکل لگنے لگا۔۔۔۔۔

وہ جھک کر اسکے دونوں گال چھوتی خود ہی شرم کر اسکے سینے میں منہ چھپا گئی۔۔۔۔۔

"بس اتنا سا پیار آیا تھا اپنے ولی پر۔۔۔ ابھی تو کہہ رہی تھی مجھے آپ بہت پیارے لگتے ہیں۔۔۔۔۔"

ولی اسے بیڈ پر لیٹاتا اس پر جھک آیا اور وہ اسے جاگتا دیکھ پریشان ہوئی۔۔۔۔۔

www.urdu novelsmania.com

"آپ۔۔۔ آپ جاگ رہے تھے۔۔۔۔۔" "آپ نے میری سب باتیں سنی۔۔۔۔۔ بہت غلط بات ہے یہ اس طرح کسی کی چھپ کر باتیں نہیں سنتے"

وہ اپنی خفت مٹاتی اسے گھور کر بولی۔۔۔

"اور چوری چھو پے کسی کو جی بھر کر دیکھتے نہیں ہیں۔۔ اور پھر اس کو محبت سے چھوتے بھی نہیں ہیں۔۔۔ اور محبت کا اظہار بھی ایسے نہیں کرتے۔۔۔۔۔"

وہ اسکی غصے بھری ناک کو چھوتا شرارت سے بولا تو وہ شرم سے سرخ ہوئی۔۔۔۔

"میں نے آپ کو ایسا کب کہا؟ میں تو اپنے شوہر کو بتا رہی تھی اور دیکھ بھی اسے رہی تھی۔۔۔"

زویا آنکھوں میں شرارت لیے اسکے بالوں کو کھینچا تو وہ اسکی چالاکي پر اسے گھور کر دیکھا۔۔۔۔

"اچھا اب پھر دیکھو میں کیا کرتا ہوں۔۔۔۔"

وہ کہتا اسکے ہاتھوں کو بیڈ کے ساتھ لگاتا گردن پر جھک آیا تو وہ ایک دم پھڑپھڑا آئی۔۔۔۔

www.urdu novelsmania.com

"ولی پلیز۔۔۔۔ نہیں۔۔۔۔ سب باہر کھانے پرویٹ کر رہے ہیں پیچھے ہٹیں۔۔۔۔۔ بہت ٹائم ہو گیا

ہے۔۔۔۔۔"

وہ اسے رات والی جسارتوں پر اترتا دیکھ جلدی سے ممننائی تو وہ ایک بھرپور جسارت کرتا کچھے ہٹا زویا نے جلدی سے بیڈ سے چھلانگ لگائی جس پر ولی مسکرایا۔۔۔۔۔

"بے شرم انسان۔۔۔۔۔ شرم ہی نہیں آتی انکو تو میں نے ایسے تھوڑی نہ کیا تھا۔۔۔۔۔"

وہ بڑبڑاتی ہوئی اپنے کپڑے نکالنے لگی اسکی بڑبڑاہٹ پر ولی کو شرارت سوجھی۔

"اب ہارٹ بیٹ تم ٹھہری بچی۔۔۔ میں تو نہیں ہوں نہ۔۔۔ میں ولی برہان ملک ہوں۔۔۔ ہر کام اپنے حساب سے کرتا ہوں۔۔۔ یہاں میرے قریب آؤ پھر تمہیں بھی سکھاتا ہوں تب شاید تمہارا شکوہ ختم ہو جائے"

وہ اسکی بات سن کر شرم سے دوہری ہوتی جلدی سے واشروم بھاگی جس پر ولی کا قہقہہ پورے کمرے میں گونجا۔۔۔۔۔

urdu
novels mania
www.urdu novelsmania.com

"افف ولی اٹھ بھی جائیں۔۔۔"

وہ پنک فراک اور کیپری میں بالوں کو ٹاول میں قید کیے جیسے ہی باہر نکلی ولی کو ایسے ہی بیڈ پر لیٹے دیکھ کر جھنجھلائی کچھ دیر پہلے والے شرم کے تاثر کہیں جاسوئے تھے۔۔۔

اسکی جھنجھلائی آواز پراٹھ کر اسے گہری نظروں سے دیکھنے لگا تو زویا اپنا رخ بدل گئی دل کی دھڑکنیں تیز رفتار سے بھاگنے لگی تھی وہ ولی کو اپنے رنگ میں رنگی اسکی قربت سے نکھری نکھری لگی وہ اسے اپنی نظروں کے حصار میں لیتا اٹھ کر اسکے پاس آیا اور بالکل اسکے چچے کھڑا ہوا اور ہاتھ بڑھا کر بالوں کو ٹاؤل سے آزاد کروایا تو زویا گھبرا گئی اور اسکی سانسیں اپنی گردن پر محسوس کرتی آنکھوں کو سختی سے بند کیا تو وہ اس کا اور اپنا عکس میر میں دیکھا اور اسکی سبز آنکھوں کو بند ہوتا اور اسکی لرزش پر مسکرا کر اسکا رخ اپنی طرف کیا اور پھر اسکی پیشانی پر اپنے لب رکھے زویا نے مسکرا کر آنکھیں کھولی تو وہ سائیڈ دراز سے کوئی غلی ڈبی نکالے اسے دیکھ رہا تھا ۔۔۔

"یہ کیا ہے ولی۔۔۔۔۔"

وہ تجسس لیے پوچھنے لگی۔۔۔

"تم بھول رہی ہو رات کو تم مجھ سے منہ دکھائی مانگ رہی تھی۔۔۔۔۔"

ولی اسکی خوبصورت سبز آنکھوں پر لب رکھتا ہوا بولا۔۔۔۔۔

"سچ ولی یہ میری منہ دکھائی ہے۔۔۔ دیں مجھے میں دیکھوں۔۔۔"

وہ ولی کے ہاتھ سے وہ ڈبی لیتی خوشی سے چمکی تو ولی مسکراتا ہوا اسے لا کے بیڈ پر بیٹھایا اور خود اسکے پاؤں میں بیٹھا تو وہ حیران نظروں سے اسے دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

اور اسکے پاؤں اپنے گھٹنوں پر رکھے وہ گھبراتی اپنے پاؤں کچھے کھینچنے لگی تو ولی نے اسے گھورا جس پر وہ بغیر مزاحمت کے اسکی کاروائی دیکھنے لگی جو ڈبی کو کھوتا اس میں سے خوبصورت پاتلیں نکالی اور اسکے پاؤں میں پہنانے لگا ان خوبصورت پاتلوں کو دیکھ کر زویا کی خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی بچپن سے اسے پاتلوں کا بہت شوق تھا

"ہائے ولی یہ تو بہت خوبصورت ہیں۔۔۔ تھینک یو سوچ پیارے سے ولی میں بہت خوش ہوں میں جاناں لوگوں کو دکھاؤں گی۔۔۔"

www.urdu novelsmania.com

وہ خوش ہوتی ولی کا گال چوم گئی جس پر ولی مسکرایا تھا۔

"چلو آب تم یہاں میرا انتظار کرو میں فریش ہو کر آتا ہوں پھر ساتھ چلیں گے۔۔"

ولی اسکا ماتھا چھوتا کپڑے لیتا واشروم میں بند ہو گیا اور کچھ زویا پائلوں کو چھو کر دیکھنے لگی آیا یہ اصلی ہیں میں کہیں خواب تو نہیں دیکھ رہی افٹ ولی کی معصوم ہارٹ بیٹ۔۔۔۔۔

اٹھ بھی جائیں شاز کب سے اٹھا رہی ہوں۔۔۔ میں تیار ہو چکی ہوں پلیز اٹھ جائیں۔۔۔۔۔"

novels mania
www.urdu novelsmania.com

وہ اس کے پاس بیٹھ کر اس کے بالوں میں اپنی انگلیاں چلاتی اٹھانے کو شش کرنے لگی جو کافی دیر سے اٹھی ہوئی تھی اب تو بالکل تیار تھی وہ جب صبح اٹھی تھی تو اسے اس کی منہ دکھائی مل گئی تھی کیوں کہ رات کو ہی نجانے کب شاز نے خوبصورت پینڈینٹ اسکو پہنا دیا تھا جاناں کو بہت پسند آیا تھا مگر ایک شاز تھا جو دنیا جہاں سے بیگانہ اسکی طرف چہرہ کیے سویا ہوا تھا مگر جاناں کی مسلسل آواز پر مندی

مندی آنکھیں کھولتا اسے دیکھنے لگا جو ریڈ فرائک پہنے لائٹ میک اپ میں بہت پیاری لگ رہی تھی اسے دیکھ کر شازل کے مسکراہٹ آئی تو ڈمپلز بھی جاگے تھے تو جاناں جھک کر ان ڈمپلز کو باری چھوتی اپنے دل کی خواہش پوری کرنے لگی اور پھر سیدھی ہوئی۔۔۔۔

"تھینک یو جان اتنی پیاری صبح کے لیے اور گزری رات کے لیے۔۔"

وہ اٹھ کر اسکے ماتھے پر بوسہ دیتا ہوا بولا تو جاناں شرمائی اور اسکے سینے میں منہ چھپایا۔۔۔۔۔

"چلیں جلدی سے اٹھ جائیں پلیز۔۔۔۔"

وہ اسکے گردن میں اپنے ہاتھوں کا حصار بناتی ہوئی پیار سے بولی تو شازل اسے ہگ کرتا اٹھ کھڑا ہوا اور
واٹر روم میں بند ہوا۔۔۔۔

کچھ دیر بعد وہ دونوں تیار ہوئے نیچے آئے شازل بلیک جینز پر بلوڈریس شرٹ پہنے بہت ہینڈسم لگ رہا
تھا سب مہمان انکو دیکھ کر مسکرائے وہ سب کو سلام کرتے اپنے موم ڈیڈ کے پاس گئے اور ان سے
ڈھیروں دعائیں لی اور پھر ناشتہ کرنے بیٹھ گئے۔۔۔۔

"زرچھے ہٹیں تنگ نہیں کریں۔۔۔ سب باہر کھانے پر انتظار کر رہے ہوں گے اور آپ کی مستیاں
ختم نہیں ہو رہیں۔۔۔"

وہ دونوں نیچے جانے کو تیار کھڑے تھے دونوں نے وائٹ اور گرے کمر کے کنٹر اس میں تھے اور
دونوں بہت پیارے لگ رہے تھے دونوں کے چہروں پر مسکراہٹ تھی نور دروازہ کھولنے ہی لگی تھی

جب زرام نے اسے اپنی جانب کھینچا تو وہ سیدھی اسکے سینے سے لگی تو زرام نے اسکی کمر پر دونوں ہاتھ رکھتا اپنے قریب تر کیا اور اسکے کان کے قریب جھکا۔۔۔

"بہت خوبصورت لگ رہی ہو جانم۔۔۔"

وہ اس کی گردن پر جھکتا اپنا لمس چھوڑنے لگا وہ خود میں سیمٹی تھی دھڑکن شرمچانے لگیں تھی وہ اسے کچھ کرنے لگی مگر وہ اسے مزید قریب کرتا بھرپور جسارت کرتا کچھ ہٹا نور تو سرخ ہوتی لمبے لمبے سانس لیتی اسکے سینے پر سر ٹکایا تو وہ اسے سینے سے لگا گیا۔۔

"تھینک یو جانم میری زندگی میں آنے کے لیے" تمہیں منہ دکھائی تو پسند آئی نہ؟

novels mania
www.urdu novelsmania.com

وہ اسکا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں لیتا استفسار کرنے لگا تو وہ شرم سے سر اثبات میں ہلایا۔۔۔

زرام نے نور کو خوبصورت ڈائمنڈ کی رنگ دی تھی صبح جب وہ اٹھی تھی تو اسکی انگلی میں وہ رنگ تھی یقیناً رات میں زرام نے اسے پہنائی تھی۔

پھر نور اپنا میک اپ درست کرتی اسکے ساتھ کمرے سے باہر نکلی وہ دونوں نیچے کھانے کی ٹیبل پر آئے تو ولی اور زویا اور باکی گھر والے سب موجود تھے پھر وہ دونوں ان سب سے ملے بیٹھے اور کھانا کھانے لگے نور اور زویا شرمائی گھبرائی گھر والوں کے چہروں پر مسکراہٹ آئی۔۔۔

گھر کی شادی تھی کوئی بھی دوسری رسم کر کے ٹائم زائے نہیں کرنا چاہتے تھے اس لیے کھانے کے بعد شازل جاناں کو اسفند ہاؤس میں چھوڑ کر خود میر ہاؤس چلا گیا جہاں ولیمہ ہونا تھا تمام مہمان میر ان مینشن میں ٹھہرے ہوئے تھے۔ ولی زرام اور ایونٹ ارگنائزر کی ٹیم میر ہاؤس میں اسکا انتظار کر رہے تھے کیوں کہ آج بڑی تعداد میں میڈیا کی شمولیت ہونا تھی جس کی اریجنمنٹ شازل نہیں کرنی تھی۔

زرام کے ذمہ سکیورٹی کی اریجنمنٹ کرنا تھی ایک ایس پی کی حثیت سے وہ بہت اچھی اور بہترین طریقے سے یہ ذمہ داری سرانجام دے سکتا تھا وہ لوگ کسی بھی قسم کا رسک نہیں لینا چاہتے تھے ابھی کچھ دن قبل خان ملک سے فرار ہو چکا تھا بہت کوشش کرنے کے باوجود وہ ان کے ہاتھ نہیں لگ سکا تھا

غیر قانونی کاموں میں اسکا بہت بڑا نام تھا ملک کے بہت بڑے وعدے داروں کی سپورٹ اسے حاصل تھی جس کی بنا پر وہ مجرم ہونے کے باوجود ایک ملک سے کسی دوسرے ملک میں جا چکا تھا۔

"اسلام و علیکم ماجان اور ماہین بھابی۔"

جاناں ریڈ فراک زیبتن کیے، بالوں کو کمر پر کھولا چھوڑے، لائٹ میک اپ میں، دوپٹے کو ایک سائیڈ پہ سیٹ کیے، ہاتھوں میں چوڑیاں، ساتھ ہائی ہیلز پہنے وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی اسکی آواز پر دونوں نے اس کی طرف دیکھا ماہین کا اٹھنا مشکل تھا آج کل اسے بہت کمزوری محسوس ہو رہی تھی اور آمنہ بیگم اٹھ کر اسکے پاس گئیں۔۔

جاناں میری بچی کیسی ہو؟ گھر میں سب کیسے ہیں؟ شازل نہیں آیا؟

آمنہ بیگم اسے گلے لگاتی ایک ہی سانس میں سارے سوال کر ڈالے جس پر وہ مسکرائی تھی۔۔۔

"ارے ماما جان اسے بیٹھنے تو دیں۔۔۔ پھر سب سوال کر لیجیے گا۔۔۔"

ماہین جلدی سے بولی تھی تو آمنہ بیگم اسکا ماتھا چومتی وہاں سے چلی گئیں تو وہ ماہین کی معنی خیز نظروں سے گھبراتی ان سے گلے میلی اور انکے سامنے رکھے صوفے پر بیٹھی۔۔۔۔۔

"اف بھابی ایسے تو نہیں دیکھیں ایسے تو شاز نے بھی کبھی نہیں دیکھا جیسے آپ دیکھ رہی ہیں۔۔۔"

وہ جھنجھلائی تو ماہین نے قہقہہ لگایا۔۔

"ارے پھر بتاؤ شازکیسے دیکھتے ہیں ویسے تم پر شازل کی محبت کا بہت اثر ہوا ہے بہت نکھری نکھری لگ رہی ہو۔۔"

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com

ماہین بھابی ایک بار پھر شرارت سے بولیں تو وہ شرم سے سرخ ہوئی۔۔۔۔

"پلیز بھابی بس کر دیں۔۔۔"

جاناں نے اپنا چہرہ دونوں ہاتھوں میں چھپایا تھا۔۔۔

"اچھا یہ بتاؤ۔۔۔" منہ دکھائی میں کیا ملا؟

ماہین بھابی کے سوال پر جاناں نے گلے میں پسے پیٹھ پیٹ کی طرف اشارہ کیا تو ماہین کے منہ سے بے اختیار ماشاء اللہ نکلا۔ ہارٹ شپ بنا پیٹ پیٹ بہت خوبصورت تھا پھر اس میں خوبصورتی سے لکھا ایس جے جو موتیوں سے جڑا ہوا تھا۔۔۔

"اچھا بھابی۔۔۔ یہ ہماری پٹا خا اور اور معصوم گڑیا نظر نہیں آرہیں۔۔۔" اور بابا اور بھابی کہاں ہیں؟

جاناں لاؤنچ میں اپنی نظریں دوڑاتی انکی غیر موجودگی کی وجہ پوچھنے لگی۔۔۔

"ہاں وہ دونوں اپنے ڈریسز چیک کر رہی ہیں ابھی ولی نے بھیجے ہیں تمہارا بھی وہیں زرام کے روم میں ہے ایک بار چیک کر لینا۔ اور بابا اور فیضی آفس گئے کچھ کام تھان کو"

ماہین کے بتانے پر اسنے اثبات میں سر ہلایا اور اپنی ماما جان کی طرف دیکھا جو ماہین کو جو س دے رہیں تھی اب وہ اسکو پکڑتی اسکے ساتھ بیٹھیں۔۔۔

"ماما جان میں خود لے لیتی آپ کیوں لے کر آئیں ہیں۔۔۔"

وہ ان سے خفا ہوئی تو انہوں نے اسے ساتھ لگایا

"کوئی بات نہیں میری جان ایسے خفا نہیں ہوتے۔۔۔"

شازکیوں نہیں آیا؟ "اسے اندر آنے کا تو کہتی بیٹا۔"

www.urdu novelsmania.com

آمنہ بیگم کے سوال پر وہ اور مابین مسکرائیں۔۔۔

"مما جان وہ میرا ہاؤس گئے ہیں ولی بھائی اور زرام بھائی ان کا انتظار کر رہے تھے۔۔"

وہ جواب دیتی جو س پینے لگی۔۔۔ اے میرے پکے سالے یہ ولی مجھے بدلہ بدلہ لگ رہا ہمارا ولی ایسے تو نہیں تھا یہ تو کب سے مسکرا رہا ہے مجھے کچھ گڑبڑ لگ رہی۔۔"

لاؤنچ میں رکھے صوفے پر زرام شازل کے ساتھ بیٹھتا ہوا بولا اور اسکی توجہ ولی کی طرف کروائی جو سامنے صوفے پر براجمان تھا نجانے مسکرا کر اپنے موبائل میں کیا دیکھ رہا تھا...

"پہلے تو تو یہ مجھے سالاکہنا بند کرورنہ میں نے تیرا منہ توڑ دینا ہے۔۔۔"

شازل نے اسے گھور کر دیکھا جس پر اس نے منہ بنایا۔۔

اب سالے کو سالانہیں کہوں گا تو کیا کہوں گا؟ "تو ہی بتا دے۔۔۔"

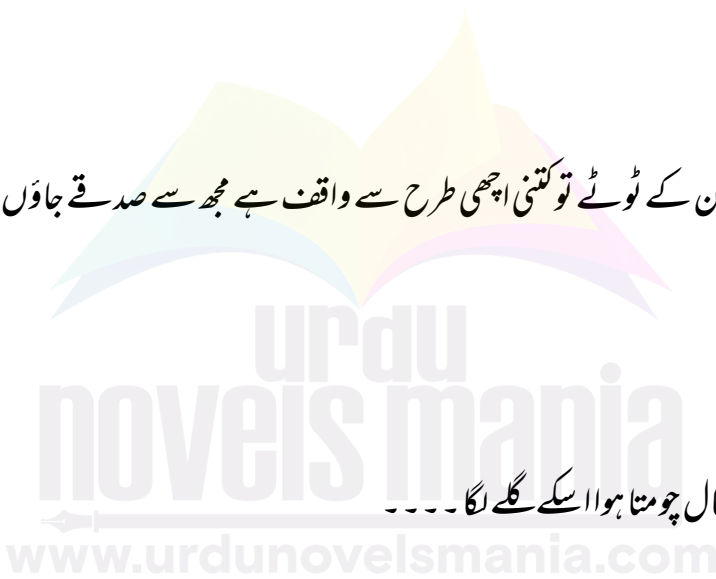
وہ معصوم سی شکل بناتا ہوا پوچھنے لگا تو وہ اسے دیکھ کر رہ گیا۔۔۔

www.urdu novelsmania.com

"بیٹا مجھے اچھے سے پتا ہے تو مجھے کون سے والا سالا کہتا ہے اس لیے معصوم بننے کی کوشش مت کر۔۔۔"

شازل اسکا گال تھپتھپاتا ہوا اسے گھور کر کہا۔۔۔۔۔

"ہائے میری جان کے ٹوٹے تو کتنی اچھی طرح سے واقف ہے مجھ سے صدقے جاؤں۔۔۔"



وہ اسکے دونوں گال چومتا ہوا اسکے گلے لگا۔۔۔۔۔

"میں تیری بیوی نہیں ہوں کمینے کچھے ہٹ اور تمیز سے رہا کر۔۔۔"

شازل اسے کچھ دھکا دیتا ہوا غصے سے بولا تو وہ منہ بنا کر رہ گیا۔۔۔۔

"اچھا غصہ چھوڑ ولی کو دیکھ یہ آج بہت مسکرا رہا ہے چل اسکو دیکھتے ہیں۔۔۔ یہ ضرور آج کچھ کر رہا ہے۔۔۔"

زرام نے اسکی متوجہ اسکی طرف کروائی اب تو شازل کو بھی ٹینشن ہونے لگی اس لیے وہ دونوں اٹھ کر اسکے پاس گئے۔۔۔

"ولی کمینے میرے یار تو اتنا کیوں مسکرا رہا ہے ہمیں بھی بتا ہم بھی مسکرائیں۔۔۔"

وہ دونوں اسکے دائیں بائیں جانب بیٹھے تو زرام نے اسکے کندھے پر ہاتھ پھیلا کر پوچھا تو وہ ان دونوں کو دیکھ کر کچھے ٹیک لگا گیا اور موبائل جیب میں رکھا۔۔۔۔

کیوں میں مسکرا نہیں سکتا؟ "صرف تم لوگ مسکرا سکتے۔"

urdu
novels mania
www.urdu novels mania .com

وہ دونوں کو گھورتا ہوا پوچھنے لگا۔۔۔۔

"مسکرا سکتا ہے۔ کیوں نہیں مسکرا سکتا؟ مگر تیرے جیسے کھڑوس مسکرانے لگیں تو بیٹا سمجھ جاؤ کچھ برا ہونے والا ہے اب جلدی سے شروع ہو جا کیا چھپا رہا ہے ہم سے۔۔۔"

شازل اپنی داڑھی پر ہاتھ پھیرتا اسے گھور کر دیکھنے لگا تو ولی کو اپنی ہنسی ضبط کرنا مشکل کام لگنے لگا۔۔۔

"ہاں سہی کہہ رہا ہے شازل۔۔ میں تجھے بہت اچھی طرح جانتا ہوں جب تو کسی سے بدلہ لیتا ہے تو تو ایسے ہی مسکراتا ہے۔۔ کیا کیا ہے تو نے کہیں تو ہم سے کسی چیز کا بدلہ تو نہیں لے رہا۔۔۔"

www.urdu novels mania.com

زرام پر سوچ انداز میں کہا تو ولی کے چہرے پر مسکراہٹ آئی وہ ان کے درمیان سے اٹھ کھڑا ہوا

"سوچ لو اگر میں نے بتایا تو تم لوگ یا تو صدمے میں چلے جاؤ گے یا میری جان لینے کے درپہ ہو جاؤ گے۔۔۔۔۔"

ولی اپنی جمیز کی پاکٹ میں ہاتھ ڈالتا ان دونوں کو غصہ دلایا۔۔۔۔۔

"دیکھ اگر تو نے ہمارے ساتھ برا کیا تو ہم نے تجھے چھوڑنا نہیں ہے۔۔۔۔۔"

شازل بھی اٹھ کھڑا ہوا تو زرام بھی ہاں میں سر ہلاتا کھڑا ہوا۔۔۔۔۔

"اب اس طرح غصہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے جو ہونا تھا سو ہو گیا۔۔ میں نے تجھ سے بدلہ اس دن کے پریک کا لیا ہے جو تو نے زرام کے ساتھ مل کر مجھے بیوقوف بنایا تھا اور اس کیڑے مکوڑے سے شادی کی ان تمام فضول رسموں کا بدلہ لیا ہے تم دونوں ہی بہت اچھے سے جانتے ہو ولی برہان ملک کبھی کسی کا ادھار نہیں رکھتا میں نے تو آج تک اپنی ہارٹ بیٹ کو نہیں بخشا پھر تم لوگ تو ٹھہرے میرے فضول سے یار۔۔۔"

وہ اپنی ہنسی ضبط کرتا صوفے کے کچھے جا کر کھڑا ہوا ان دونوں کو تو سد مہ ہوا تھا۔۔۔

www.urdu novelsmania.com

تو نے ہمیں فضول کہا؟ "ابے فضول ہم نہیں تو ہے جو ہر چھوٹی سی باتوں کا بدلہ لینے لگ جاتا ہے کھڑوس کہیں کا"

زرام ہوش میں آتا غصے سے بولا تو شازل نے ہمدردی سے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا۔۔

اب تو بتائے گا تو نے کیا کیا ہے؟

شازل تحمل سے پوچھنے لگا۔۔۔

"کچھ زیادہ نہیں اصل میں جو ڈریسز تم دونوں نے جاناں اور نور کے لیے آرڈر کیے تھے ان کو میں کینسل کروا چکا ہوں اسکے بدلے میں نے ریڈ گاؤن سلیکٹ کیے ہیں جو کہ گھر میں پہنچ چکے ہیں اور یہاں

تک کہ سب کو بہت پسند آئے ہیں میں ان سے ہی بات کر رہا تھا ویسے آپس کی بات ہے تم دونوں کو چوائس بہت بری ہے ہمارے بلیک سوٹس کے ساتھ ریڈ ہی سوٹ کرے گا۔۔۔"

وہ انکو پوری بات بتاتا آخر میں انکے فق چہروں کو دیکھ کر شرارت سے کہتا باہر کو بھگا۔۔۔

"کمینے ہر بار تو ایسے ہی کرتا ہے۔۔۔ اپنی ہی منواتا ہے اب تیری خیر نہیں۔۔۔"

novels mania

www.urdu novelsmania.com

وہ دونوں چیختے ہوئے اسکے کچھے بھاگے تھے۔۔۔ ولی آگے آگے اور وہ دونوں کچھے کچھے تھے پورا لان ولی کے قمتھوں اور زرام اور شازل کی چیخوں سے گونج رہا تھا ایونٹ ارگنا آئز کی ٹیم ولی برہان ملک دی کھڑوس کو قمتھے لگاتے دیکھ حیران پریشان ہو رہے تھے یقیناً وہ ہستے ہوئے بھی بہت ہینڈ سم لگ رہا تھا سب ملازم اپنے مالک کو مسکراتا دیکھ خود بھی مسکرا رہے تھے دل میں انہوں نے اپنے کھڑوس

مالک کو ڈھیروں دعائیں دی تھیں وہ ایسے ہی ہمیشہ مسکراتے رہیں اور تینوں دوست ایسے ہی ہمیشہ ساتھ رہیں۔۔ (آمین)

شام کا وقت تھا میر رہاؤس کو خوبصورتی سے سجایا گیا تھا خوبصورت وسیع لان لائٹوں سے جگمگا رہا تھا ہر طرف خوشی کا سماں تھا سب مہمان آچکے تھے بڑی تعداد میں میڈیا اپنے کمرے سیٹ کیے ہوئی جہاں سے دولہوں کے ساتھ ان کی دولہنوں کو آنا تھا گھر والے بھی بے صبری سے انکا انتظار کر رہے تھے کہ ایک دم پورے لان میں اندھیرا چھا گیا اور پھر سپاٹ لائٹس ان ہونیں تھیں سب میڈیا اور مہمانوں کی نظریں سامنے ٹک گئیں تھی جہاں سپاٹ لائٹ میں وہ تینوں ایک ساتھ اندر داخل ہوئے تھے۔۔۔

جاناں، زویا اور نور ریڈ گاؤن میں خوبصورت میک اپ کیے بالوں کا جوڑا بنائے ہائی ہیلز میں بہت خوبصورت لگ رہیں تھیں۔ شازل ولی اور زرام بلیک تھری پیس میں اپنی سحرانگیز پرنسپلیٹی میں بہت بہت ہینڈسم لگ رہے تھے سب کی نظریں تو ہٹنے سے انکار ہی تھی میڈیا والے اپنے کمرے ان کی دھڑادھڑانکی تصویریں بنانے میں مصروف تھے۔۔۔

وہ سب چلتے ہوئے سٹیج پر آئے اور دولہنوں کو سہارا دے کر اپنے ساتھ بیٹھایا مہین بھابی فیضان اسفند صاحب میران صاحب صوفیہ اور آمنہ بیگم انکے پاس آئے اور انکو ڈھیر و دعائیں دیتے مہمانوں کے پاس چلے گئے۔۔۔

کچھ دیر بعد انکا فوٹو سیشن ہوا تو جاناں نور اور زویا شرم سے سرخ ہونے لگیں مگر ان تینوں نے بھرپور انجوائے کیا۔۔

فوٹو سیشن کے بعد کھانے کا دور چلا کھانے کے بعد وہ تینوں اپنی دولہنوں کا ہاتھ تھامے ڈانس فلور پر گئے اور انکی نہ نہ کے باوجود اپنی پسند کے گانے پر ڈانس کرنے لگے

چل دیا دل تیرے کچھے کچھے

دیکھتا میں رہ گیا



کچھ تو ہے تیرے میرے درمیاں

جوان کما سارا گیا

میں جو کبھی کہہ نہ سکا

آج کہتا ہوں پہلی دفعہ

دل میں ہو تم آنکھوں میں تم

پہلی نظر سے ہی یارا۔۔۔۔



دل میں ہو تم آنکھوں میں تم

پہلی نظر سے ہی یارا۔۔۔۔

یہ عشق کی ہے سازشیں

لا آملے ہم دوبارہ

دل میں ہو تم آنکھوں میں تم

پہلی نظر سے ہی یارا۔۔۔۔۔

پہلی نظر سے ہی یارا۔۔۔۔۔

سہر پھر اسامیں مسافر

پاؤں کہیں ٹھہرے نہ میرے

پھر میری آوارگی کو

آنے لگے خواب تیرے



ہو ہو ہو سہر پھر اسامیں مسافر

پاؤں کہیں ٹھہرے نہ میرے

پھر میری آوارگی کو

آنے لگے خواب تیرے

یہ پیار بھی کیا قید ہے

کوئی ہونا نہ چاہے رہا



دل میں ہو تم آنکھوں میں تم

پہلی نظر سے ہی یارا۔۔۔۔۔

یہ عشق کی ہے سازشیں

لا آملے ہم دوبارہ

دل میں ہو تم آنکھوں میں تم

پہلی نظر سے ہی یارا۔۔۔۔

پہلی نظر سے ہی یارا۔۔۔۔

تیرے بن یہ سارے موسم

بے رنگ تھے بے مزہ تھے

شامل نہیں تھی تو جن میں

وہ سارے پل بے وجہ تھے



وہ زندگی ہے ہی نہیں

جو میں تیرے بن جی لیا

دل میں ہو تم آنکھوں میں تم

پہلی نظر سے ہی یارا۔۔۔۔

یہ عشق کی ہے سازشیں

لا آملے ہم دوبارہ



دل میں ہو تم آنکھوں میں تم

پہلی نظر سے ہی یارا۔۔۔۔

پہلی نظر سے ہی یارا۔۔۔۔

"بس اب تو اپنے پیارے پیارے بچوں کا انتظار ہے وہ بھی ایسے ہی عشقِ محبت میں مبتلا ہوں۔"

ہاھاھاھاھا

جہاں گانا ختم ہوا زرام کی بات پر سب نے قہقہہ لگایا تھا وہیں نور نے شرم سے زرام کے سینے میں منہ

چھپایا

